باسمہ تعالیٰ

خواتین کی مخصوص پاکی وناپاکی کے احکام

مؤلف

مفتی محمد یونس

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

باسمہٖ تعالیٰ

خواتین کی مخصوص پاکی وناپاکی کے احکام

حیض،نفاس اوراستحاضہ کے مفصل ومدلل مسائل واحکام

مؤلف
مفتی محمد یونس
(معین افتاء،ادارہ غفران،راولپنڈی)

ناشر
ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

نام کتاب: خواتین کی مخصوص پاکی وناپاکی کے احکام

مؤلف: مفتی محمد یونس

طباعتِ اول: ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ اکتوبر 2010ء

صفحات: ۱۶۴

ملنے کا پتہ

کتب خانہ ادارہ غفران چاہ سلطان گلی نمبر 17 راولپنڈی پاکستان

فون 051-5507270 فیکس 051-5780728

Idara Ghufran

www.idaraghufran.org

فہرست

شمار نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	**رائے گرامی و دعائیہ کلمات** حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت فیوضہم	۱۲
۲	**تأثرات** حضرت مولانا مفتی محمد امجد حسین صاحب زید مجدہم	۱۴
۳	**پیش لفظ**	۱۶
۴	**تعارف**	۱۷
۵	**تمہید**	۱۸
۶	چند اصطلاحی الفاظ کا مفہوم	۱۹
۷	فرج	//
۸	دمِ صحیح (حیض ونفاس)	//
۹	دمِ فاسد (استحاضہ)	۲۰
۱۰	عادت	//
۱۱	مبتدأہ	//
۱۲	معتادہ	//
۱۳	ناسیہ	//
۱۴	پہلا باب **حیض واستحاضہ کا بیان**	۲۱

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

۱۵	**حیض سے متعلق چند بنیادی باتیں**	۲۱
۱۶	حیض کی حقیقت	//
۱۷	حیض کی مدت	۲۲
۱۸	حیض کی قسمیں	//
۱۹	حیض کا رکن	۲۳
۲۰	حیض کے رنگ	//
۲۱	حیض آنے کی عمر	۲۴
۲۲	حیض ثابت ہونے کے لئے ضروری باتیں	//
۲۳	**طہر سے متعلق چند بنیادی باتیں**	۲۶
۲۴	طہر کی حقیقت	//
۲۵	طہر کی مدت	//
۲۶	طہر کی قسمیں	//
۲۷	**استحاضہ سے متعلق چند بنیادی باتیں**	۳۰
۲۸	استحاضہ کی حقیقت	//
۲۹	استحاضہ کی قسمیں	//
۳۰	استحاضہ کا حکم	۳۲
۳۱	**حائضہ (مبتدأہ ومعتادہ) اور مستحاضہ (مبتدأہ ومعتادہ) کی حقیقت**	۳۳
۳۲	**مبتدأہ کے حیض واستحاضہ کی صورتیں**	۳۶
۳۳	**معتادہ سے متعلق چند بنیادی باتیں**	۳۷
۳۴	عادت کی حقیقت	//

www.idaraghufran.org

۳۵	خواتین کو عادت یاد رکھنے کی اہمیت	۳۷
۳۶	عادت یاد رکھنے کا طریقہ	۳۸
۳۷	عادت کا بدلنا	//
۳۸	**معتادہ کے حیض واستحاضہ کی صورتیں**	//
۳۹	عادت تبدیل ہونے کی صورتیں	۳۹
۴۰	ایامِ عادت سے پہلے خون آنے کی مختلف صورتوں میں نماز کا حکم	۴۱
۴۱	دوسرا باب **نفاس واستحاضہ کا بیان**	۴۳
۴۲	نفاس سے متعلق چند بنیادی باتیں	//
۴۳	نفاس کی حقیقت	//
۴۴	نفاس کی مدت	//
۴۵	نفاس کی قسمیں	۴۴
۴۶	نفاس کا رکن	۴۵
۴۷	نفاس کے رنگ	۴۶
۴۸	نفاس ثابت ہونے کے لئے ضروری باتیں	//
۴۹	**نفساء (مبتدأہ ومعتادہ) کی حقیقت**	۴۷
۵۰	مبتدأہ کے نفاس واستحاضہ کی صورتیں	//
۵۱	معتادہ کے نفاس واستحاضہ کی صورتیں	۴۹
۵۲	حیض وطہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ کے نفاس اور استحاضہ کی صورتیں	۵۰
۵۳	**چند متفرق مسائل**	۵۱

www.idaraghufran.org

۵۴	حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم	۵۱
۵۵	جڑواں بچے پیدا ہونے کی حقیقت	۵۴
۵۶	جڑواں بچوں کی ولادت کے بعد نفاس کی تفصیل	//
۵۷	**تیسرا باب** **حیض ونفاس کے احکام**	۵۶
۵۸	**پہلی فصل: حیض ونفاس کی حالت کے مخصوص احکام**	//
۵۹	(۱)......نماز کے احکام	۵۷
۶۰	(۲)......روزہ کے احکام	۵۸
۶۱	(۳)......اعتکاف کے احکام	۵۹
۶۲	(۴)......قرآن پاک کو چھونے، اس کی تلاوت اور ذکر وغیرہ کے احکام	//
۶۳	(۵)......مسجد میں داخل ہونے کے احکام	۶۱
۶۴	(۶)......حج وعمرہ اور طواف کے احکام	۶۲
۶۵	(۷)......زوجین کے باہمی تعلقات کے احکام	۷۴
۶۶	(۸)......طلاق کے احکام	۷۶
۶۷	**فقط حیض سے متعلق احکام**	//
۶۸	(۱)......لڑکی کا بالغ ہونا	//
۶۹	(۲)......مطلقہ عورت کی عدت کا شمار ہونا	۷۷
۷۰	(۳)......کفارہ کے روزوں کے تسلسل میں حائل نہ ہونا	۷۸
۷۱	(۴)......احسن طریقہ پر تین طلاقیں دینے میں حائل ہونا	//
۷۲	**دوسری فصل: حیض ونفاس کے احکام جاری وختم ہونے کا بیان**	۷۹

Idara Ghufran

www.idaraghufran.org

۷۳	حیض ونفاس کے احکام جاری ہونے کی صورتیں	۷۹
۷۴	حیض ونفاس کے احکام ختم ہونے کی صورتیں	//
۷۵	پہلی صورت: حیض ونفاس کا خون اکثر مدت پوری ہونے پر بند ہونے کے احکام	۸۰
۷۶	دوسری صورت: حیض ونفاس کا خون اکثر مدت سے کم پر بند ہونے کے احکام	۸۲
۷۷	تیسری صورت: معتادہ کے حیض ونفاس کا خون گذشتہ عادت کی مدت سے کم پر بند ہونے کے احکام	۸۶
۷۸	چوتھی صورت: زچگی کے بغیر تین دن تین رات سے پہلے بند ہوجانے والے خون کے احکام	۸۹
۷۹	**چوتھا باب** **مسلسل خون جاری ہونے کی صورتوں اوران کے احکام کا بیان**	۹۲
۸۰	خون مسلسل جاری ہونے کا مطلب	//
۸۱	پہلی فصل: مبتدأہ کا خون مسلسل جاری ہونے کی صورتیں	۹۳
۸۲	دوسری فصل: معتادہ کا خون مسلسل جاری ہونے کی صورتیں	۹۹
۸۳	**پانچواں باب** **ناسیہ (عادت بھولنے والی) کے احکام کا بیان**	۱۰۱
۸۴	ناسیہ کسے کہتے ہیں؟	//
۸۵	ناسیہ کی تین اقسام	//
۸۶	عادت یادرکھنے کی اہمیت اوراس کا فائدہ	//
۸۷	عادت بھول جانے والی کیا کرے؟	۱۰۲
۸۸	گزشتہ عادت کی گنتی اوروقت میں شک کی صورت کے احکام	//
۸۹	ایک خاص صورت کا حکم	//
۹۰	**پہلی قسم (گنتی اوروقت بھولنے والی) کے احکام**	۱۰۳

www.idaraghufran.org

۹۱	گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے فرض نماز کے احکام	۱۰۶
۹۲	گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے ادا روزہ کے احکام	۱۰۷
۹۳	گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے قضاء روزہ کے احکام	//
۹۴	قضا روزے رکھنے کے اعتبار سے گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی چھ اقسام	۱۰۸
۹۵	مذکورہ چھ قسم کی خواتین کے لئے روزے قضا رکھنے کی صورتیں	۱۰۹
۹۶	پہلی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	//
۹۷	دوسری قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۱۱۲
۹۸	تیسری قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۱۱۴
۹۹	چوتھی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۱۱۷
۱۰۰	پانچویں قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	۱۱۸
۱۰۱	چھٹی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب	//
۱۰۲	گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۱۹
۱۰۳	گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے قسم کے کفارے کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۲۱
۱۰۴	گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے عدت کے احکام	۱۲۳
۱۰۵	رجوع کے حق میں عدت کی مدت	۱۲۴
۱۰۶	عورت کے دوسری جگہ نکاح کرنے کے حق میں عدت کی مدت	۱۲۵
۱۰۷	**دوسری قسم (فقط وقت بھولنے والی) کے احکام**	۱۲۶
۱۰۸	فقط وقت بھولنے والی خواتین کی دو اقسام	//
۱۰۹	**فقط وقت بھولنے والی خواتین کی پہلی قسم**	//
۱۱۰	اس قسم کی خواتین کے حق میں عمومی احکام	//
۱۱۱	اس قسم کی خواتین کے حق میں قضا روزے کے احکام	۱۲۷

Idara Ghufran

۱۱۲	فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۳۳
۱۱۳	فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے قسم کے کفارے کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۳۵
۱۱۴	فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام	۱۳۶
۱۱۵	**فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون**	۱۳۸
۱۱۶	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان کے ادا روزوں کا حکم	۱۴۱
۱۱۷	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان کے روزے قضاء رکھنے کا طریقہ	//
۱۱۸	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	//
۱۱۹	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے قسم کے کفارہ کے روزے رکھنے کا طریقہ	۱۴۲
۱۲۰	فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے عدت کا طریقہ	//
۱۲۱	**تیسری قسم (فقط گنتی بھولنے والی) کے احکام**	۱۴۳
۱۲۲	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے نماز کا حکم	۱۴۴
۱۲۳	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے ادا روزوں کا حکم	//
۱۲۴	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے قضاء روزوں کا حکم	۱۴۵
۱۲۵	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	۱۴۶
۱۲۶	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے کفارۂ قسم کے روزے رکھنے کی صورت	//
۱۲۷	فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام	۱۴۷
۱۲۸	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے نماز کا حکم	۱۴۸
۱۲۹	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے ادا روزوں کا حکم	//

www.idaraghufran.org

۱۳۰	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے قضاء روزوں کا حکم	۱۴۹
۱۳۱	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب	//
۱۳۲	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے کفارۂ قسم کے روزے رکھنے کی صورت	۱۵۰
۱۳۳	فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام	//
۱۳۴	**نفاس کی عادت بھولنے والی کے احکام**	۱۵۲
۱۳۵	نفاس کی عادت بھولنے والی کے حق میں رمضان کے روزے ادا وقضا کرنیکی تفصیل	//
۱۳۶	خاتمہ **استحاضہ کے احکام اور چند متفرق مسائل کا بیان**	۱۵٦
۱۳۷	استحاضہ کی بیماری میں خون مسلسل جاری رہنے کی حالت میں نماز کا حکم	//
۱۳۸	معذور کی تعریف	//
۱۳۹	معذور کا حکم	//
۱۴۰	آئسہ کسے کہتے ہیں؟	۱۵۹
۱۴۱	آئسہ کی قسمیں	//
۱۴۲	گدّی کسے کہتے ہیں؟	//
۱۴۳	گدی سے متعلق چند مسائل	//
۱۴۴	چند متفرق مسائل	۱٦۱
۱۴۵	مانع حیض تدابیر وادویات استعمال کرنے کا شرعی حکم	۱٦۲

www.idaraghufran.org

انتساب

میں اپنی اس کوشش کو اپنے شفیق ومربّی استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم کی طرف منسوب کرتا ہوں کہ جن کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی سے ہی اس قابل ہوا کہ ایسے نازک موضوع سے متعلق کچھ ضروری مسائل واحکام جمع کرسکوں۔

وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَيْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَيْہِ اُنِيْب

محمد یونس

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

رائے گرامی ودعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت فیوضہم (مدیرادارہ غفران راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نجاستِ حکمیہ کی بڑی قسم حدثِ اکبر کہلاتی ہے، جس کے احکام حدثِ اصغر سے زیادہ سخت ہیں، پھر مرد حضرات کے ساتھ تو حدثِ اکبر کی ایک ہی صورت پیش آتی ہے، یعنی جنابت کی ،اور خواتین کے ساتھ حیض ونفاس کی صورت میں حدثِ اکبر کی ایسی حالت بھی پیش آتی ہے کہ جس کے احکام مرد حضرات کی حالتِ جنابت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

چنانچہ حیض ونفاس کی حالت میں نہ صرف یہ کہ نماز پڑھنااورروزہ رکھنا حرام ہے، بلکہ خواتین پرحیض کی حالت میں نماز بھی معاف ہے، جبکہ مرد حضرات کے جنابت کی حالت میں نہ تو نماز معاف ہے، اورنہ ہی روزہ رکھنا حرام ہے۔

اس اعتبار سے خواتین کے حیض ونفاس کے مسائل واحکام کا معاملہ حدثِ اکبر کی دوسری صورتوں سے زیادہ اہم ونازک ہوا۔

مگر دوسری طرف حیض ونفاس کے احکام کا معاملہ خاصا پیچیدہ بھی ہے، جن کا سرسری طور پر سمجھ آنا مشکل ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود عرصہ سے دیکھنے میں آ رہا ہے کہ اولاً تو بہت سی خواتین حیض ونفاس کے مسائل کو خاطر خواہ اہمیت نہیں دیتیں، اور جو اہمیت بھی دیتی ہیں، وہ بھی صرف چند مشہور صورتوں کے درمیان تمام مسائل کا دائرہ محدود رکھتی ہیں۔

اوراگر کچھ خواتین کو بعض دوسری صورتوں کے احکام کی جستجو وتحقیق کی توفیق ہوتی بھی ہے، تو وہ خود سے ان صورتوں کا حکم معلوم کرنے میں دشواری کا سامنا کرتی ہیں، اور جب ان صورتوں کے حل کے لئے اہلِ علم حضرات کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، توان کی طرف سے صورتِ مسئولہ کا حکم بتلانے میں بعض اوقات دشواری پیش آتی ہے۔

www.idaraghufran.org

دوسری طرف اس موضوع پر مستقل تصانیف وتالیفات کی شکل میں مواد بھی بہت کم ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ حیض ونفاس اوران کے مقابلہ میں استحاضہ کے مسائل واحکام کو اصول وجزئیات کی شکل میں منقح ومنضبط کیا جائے۔

اس ضرورت کے لئے بندہ نے دارالافتاء ادارہ غفران کے رفیق ومعاون مولانا مفتی محمد یونس صاحب کو متوجہ کیا، اوراپنی بساط کی حدتک مشوروں میں بھی بخل سے کام نہیں لیا، بندہ کی ایماء وخواہش کے مطابق انہوں نے حیض ونفاس اوراستحاضہ کے مسائل واحکام کو اصول وفروع کی روشنی میں انتہائی محنت سے مرتب کیا، اور بندہ کے بار بار کے مشوروں کو عملی جامہ پہنانے میں بھی کوتاہی نہیں کی۔

ان کی یہ محنت اس وقت موجودہ رسالہ کی شکل میں آپ کے سامنے ہے، جس کو بندہ نے ملاحظہ کر کے مفید ومستند پایا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مؤمنین ومؤمنات کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں، اوراس محنت وسعی کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما کر باعثِ نجات بنائیں۔ آمین۔

فقط واللہ المستعان وعلیہ التکلان

محمد رضوان

۲۱/ رمضان المبارک/ ۱۴۳۱ھ یکم/ستمبر/2010ء بروز بدھ

ادارہ غفران، راولپنڈی

www.idaraghufran.org

تأثرات

حضرت مولانا مفتی محمد امجد حسین صاحب زید مجدہم

بسم الله الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلی و نسلم علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ اٰلهٖ واصحابهٖ واتباعهٖ اجمعین الیٰ یوم الدین.

مولانا مفتی محمد یونس صاحب حفظہ اللہ کی حیض ونفاس وغیرہ کے احکام پر مشتمل تالیف کے مطالعہ و ملاحظہ کا شرف حاصل ہوا۔ بلاشبہ آپ نے نہایت دقتِ نظر اور تحقیق و تدقیق کے ساتھ اس نازک و غیر معمولی اہمیت کے حامل موضوع پر کام کیا ہے، ان مسائل کے اصل مأخذ، فقہاء سابقین، اساطینِ علم کے کتب ورسائل کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوکر بڑے ناپید اور سچّے موتی نکال کر ان کو رائج الوقت فہم واسلوب کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ ع

دُرِّ مضمون کوئی یوں گوندھ لے اے شاد! مشکل ہے

سلیقہ انتہاء کا چاہئے موتی پرونے میں

اس قسم کے مسائل میں خواتین کی طرف سے بہت کثرت سے رجوع رہتا ہے۔لیکن کئی دفعہ ان مسائل کے متعلق ایسی صورتیں سامنے آجاتی ہیں کہ ان کے حل میں دقت محسوس ہوتی ہے، اسی احساس کے تحت مخدومنا المکرّم حضرت الشیخ سیدی مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم نے (جو تحقیقی وتالیفی کام کا خاصا ذوق رکھتے ہیں اور عملی زندگی سے متعلق زندگی کے اکثر شعبوں میں شریعت کے احکام پر آپ تالیفی کام فرما چکے ہیں، جس کو اہل علم میں حسن قبول اور عامۃ المسلمین میں قبولیت عامہ حاصل ہے) مفتی محمد یونس صاحب کو اس موضوع پر ایک خاص انداز میں تحقیقی کام کرنے کی طرف متوجہ فرمایا، سو یہ مجموعہ اسی فکر ومحنت کا ثمرہ ہے۔

موضوع کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ شریعت کے دسیوں ابواب کے احکام اس سے جُڑے ہوئے

Idara Ghufran

ہیں۔

طہارت، صلاۃ، قرأۃ القران، صوم، اعتکاف، حج، بلوغ، وطی، طلاق، عدت، استبراءِ رحم، ان سب ابواب کے متعلق کئی احکام کا مسائلِ حیض ونفاس سے تعلق ہے۔

یہی وجہ ہے کہ فقہائے اسلام وعلمائے امت نے اس موضوع کے مسائل کو غیر معمولی اہمیت دی ہے، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگرد اور فقہ حنفی کے شارح وترجمان امام ربانی محمد حسن شیبانی علیہ الرحمہ نے صاحبِ بحر کے بقول خاص اس موضوع پر دوسو صفحات پر مشتمل رسالہ تصنیف کیا تھا۔ بعض اہل علم نے اس رسالہ کو اس موضوع کا سب سے پہلا باضابطہ رسالہ وتصنیف قرار دیا ہے۔ اسی طرح بعد کے زمانوں میں احناف میں سے امام طحاوی صاحب شرح معانی الآثار، علامہ شامی، علامہ ابن العربی، امام نووی شافعی رحمہم اللہ جنہوں نے ''شرح مہذب'' میں اس باب سے متعلق مسائل پر دوسو صفحات استعمال کئے ہیں، متاخرین احناف میں سے دسویں صدی ہجری میں شیخ زین الدین ابن نجیم نے البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ان مسائل پر مفصل کلام کیا ہے اور علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔

ان بزرگوں نے آج سے صدیوں پہلے اپنے زمانے میں یہ شکوہ کیا ہے کہ علم کی کمی اور جہالت کے عمومی پھیلاؤ کی وجہ سے ان مسائل کو پوری اہمیت وتوجہ اب عموماً حاصل نہیں (درس ترمذی ۱/۳۰۸) اس سے آج کے دورِ جہالت وغفلت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

بندہ دعا کرتا ہے کہ یہ جامع ومختصر مجموعہ بارگاہِ صمدیت میں مقبول ہوکر عامۃ المسلمین میں حسن قبولیت پائے، اس سے ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں فیض یاب وشادکام ہوں اور حضرت مفتی محمد یونس صاحب حفظہ اللہ کے لئے توشۂ آخرت اور وسیلۂ نجات بنے۔

ایں دعاء از من واز جملہ جہاں آمین باد

بندہ محمد امجد حسین

دارالافتاء ادارہ غفران چاہ سلطان راولپنڈی

۹/ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۴/ فروری ۲۰۱۰ء یوم الاربعاء

www.idaraghufran.org

پیش لفظ

حضرت والا حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم ومدت فیوضاتہم کی سرپرستی و رہنمائی میں گذشتہ چند سالوں سے ادارۂ غفران کے دارالافتاء کی خدمات سے وابستگی ہے۔

خواتین کی مخصوص پاکی وناپاکی یعنی حیض ونفاس وغیرہ سے متعلق بہت سے مسائل انتہائی پیچیدہ ہونے کے باعث ان کے جوابات دقت طلب ہوتے ہیں، دوسری طرف ان کا حل نہ ہونے کی صورت میں اس عرصہ میں آنے والی نمازوں یا روزوں کے بارے میں فوری حل نہ ہونے میں خواتین کو دینی احکام میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، جس کے پیش نظر محسوس ہوا کہ خواتین کی رہنمائی کیلئے حیض ونفاس کے مخصوص مسائل کا گہرائی کے ساتھ حل نکالنا ضروری ہے۔ بندہ نے اسی غرض سے ادارہ غفران کے مخصوص طلباء کو ان مسائل کی تحقیق وحل میں مشغول کیا۔ حضرت والا مولانا مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم نے متعدد مرتبہ اس سلسلہ کو ملاحظہ فرمایا اور اپنے فہم وبصیرت کے تحت بندہ کو اس موضوع کے مسائل کو مفصل ومدلل انداز میں بحیثیت تخصص کے مقالہ کے جمع کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ بندہ اپنی کم علمی اور مضمون نویسی سے زیادہ مناسبت نہ ہونے کے باعث اس اہم ذمہ داری کا خود کو اہل نہیں سمجھتا تھا لیکن حضرت والا کی طرف سے بار بار توجہ دلانے پر یہ کام شروع کیا اور قدم قدم پر حضرت دامت فیوضہم کی مسلسل ہدایات، رہنمائی اور حوصلہ افزائی نے شرحِ صدر اور کام کو آگے بڑھانے اور اس کو منضبط ومرتبط ومنقح کرنے میں مہمیز کا کردار ادا کیا اور اس طرح بحمد اللہ تعالیٰ یہ کوشش موجودہ رسالہ کی شکل تک پہنچی۔

آخر میں بندہ مولانا مفتی محمد امجد حسین صاحب دامت برکاتہم اور مکرم جناب محمد زکریا صاحب دام اقبالہٗ اور جناب مولانا طارق محمود صاحب زید مجدہٗ سمیت اپنے ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے، جنہوں نے اس سلسلہ کے مختلف امور میں معاونت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائیں۔ آمین

محمد یونس / ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ، خادم الافتاء ادارہ غفران، چاہ سلطان راولپنڈی پاکستان

www.idaraghufran.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

یہ کتاب ،تمہید، پانچ ابواب اورایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

تمہید میں چنداصطلاحی الفاظ کامفہوم ذکرکیا گیا ہے۔

پہلے باب میں حیض ،طہراوراستحاضہ سے متعلق بنیادی باتیں ذکرکرکے حائضہ (مبتدأہ ومعتادہ) کی حیض واستحاضہ کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں،جن سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ کس قسم کی خاتون کے حق میں کس صورت میں کتنی مدت حیض کی شمار ہوگی؟ اورکتنی مدت استحاضہ کی؟ نیز اسی باب میں حیض سے متعلق ضروری باتیں ذکرکی گئی ہیں۔

دوسرے باب میں نفاس سے متعلق چند بنیادی باتیں ذکرکرکے نفساء(مبتدأہ ومعتادہ) کے نفاس واستحاضہ کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں،تاکہ معلوم ہوکہ کس قسم کی خاتون کے حق میں کس صورت میں کتنی مدت نفاس کی شمار ہوگی ،اورکتنی مدت استحاضہ کی، نیزاسی باب میں حمل ساقط ہونے کے بعد اورجڑواں بچوں کی ولادت کے بعدآنے والے خون کےنفاس واستحاضہ ہونے کی توضیح کی گئی ہے۔

تیسرے باب کی پہلی فصل میں حیض ونفاس کی حالت میں مبتلا ہونے کے مخصوص احکام بیان کئے گئے ہیں،اوراسی باب کی دوسری فصل میں یہ تفصیل بیان کی گئی ہے کہ حیض ونفاس کی حالت کے مخصوص احکام کس کس صورت میں کب شروع ہونگے ؟اورکب ختم ہونگے ؟

چوتھے باب میں خون مسلسل جاری ہونے کامفہوم ذکرکرکے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مبتدأہ ومعتادہ خواتین کے حق میں خون مسلسل جاری ہونے کی مختلف صورتوں میں سے کس صورت میں کتنی مدت حیض کی شمار ہوگی؟اورکتنی مدت استحاضہ کی؟

پانچویں باب میں ناسیہ خواتین کی مختلف اقسام اوران کے تفصیلی احکام بیان کئے گئے ہیں

خاتمہ میں استحاضہ کی حالت کے احکام ،لیکوریا کاحکم ،آئسہ کی وضاحت ، گدی رکھنے کے احکام اورمانعِ حیض ادویات استعمال کرنے کاحکم بیان کیا گیاہے۔

www.idaraghufran.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم

تمہید

دمِ مسفوح یعنی بہتا خون ناپاک ہے، اور مرد وعورت کے جسم کے جس حصہ سے بھی نکل کر اس جگہ تک پہنچ جائے جس جگہ کا دھونا غسل میں فرض ہے، تو اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے، پھر مرد کے جسم کے جس حصہ سے بھی خون نکلے تو وہ وضوٹوٹنے کا باعث ہے، اور عورت کی فرج (شرمگاہ) کے علاوہ کسی اور حصۂ جسم سے نکلنے والے خون کا بھی یہی حکم ہے، البتہ عورت کی فرج سے خارج ہونے والے خون کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)......حیض کا خون **(۲)**......نفاس کا خون **(۳)**......استحاضہ کا خون [۱]

ان تینوں خونوں کی حقیقت اور ان سے متعلق ضروری بنیادی باتیں آگے تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں البتہ اجمالی طور پر اتنا سمجھ لیا جائے کہ حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو کسی بیماری اور بچہ کی ولادت کے بغیر خواتین کو عموماً ہر ماہ آیا کرتا ہے۔

اور نفاس اس خون کو کہا جاتا ہے جو بچہ کی ولادت کے بعد آیا کرتا ہے۔

اور استحاضہ اس خون کو کہا جاتا ہے جو نہ تو حیض ہوتا اور نہ ہی نفاس ہوتا ہے بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے آیا کرتا ہے۔

یہ تینوں خون حدث یعنی ناپاکی کو واجب کرتے ہیں البتہ ان میں سے پہلے دو خون تو بڑی ناپاکی یعنی غسل کو واجب کرتے ہیں اور تیسرا خون چھوٹی ناپاکی یعنی وضو کو واجب کرتا ہے۔

گویا کہ اس تیسرے خون کا حکم جسم سے نکلنے والے عام خون کی طرح ہے۔ [۲]

چونکہ ان خونوں کے ساتھ خواتین کی پاکی وناپاکی کے مخصوص مسائل کا تعلق ہے اس لئے خواتین اور ان کے شوہروں وسرپرستوں پر ان کی حقیقت اور ان سے متعلق شریعت کے ضروری احکام کا جاننا

---

[۱] (اعلم ان الدماء المختصة بالنساء ثلاثة حیض ونفاس واستحاضة) (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۳)

[۲] وَدَمُ الْحَيْضِ ، وَالنِّفَاسُ ، وَدَمُ الِاسْتِحَاضَةِ لِأَنَّهَا كُلَّهَا أَنْجَاسٌ لِمَا يُذْكَرُ فِي بَيَانِ أَنْوَاعِ الْأَنْجَاسِ وَقَدْ انْتَقَلَتْ مِنْ الْبَاطِنِ إلَى الظَّاهِرِ فَوُجِدَ خُرُوجُ النَّجَسِ مِنْ الْآدَمِيِّ الْحَيِّ فَيَكُونُ حَدَثًا إلَّا أَنَّ بَعْضَهَا يُوجِبُ الْغُسْلَ ، وَهُوَ الْمَنِيُّ ، وَدَمُ الْحَيْضِ ، وَالنِّفَاسُ ، وَبَعْضُهَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ ، وَهُوَ الْمَذْيُ ، وَالْوَدْيُ ، وَدَمُ الِاسْتِحَاضَةِ لِمَا يُذْكَرُ إنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۳۹)

www.idaraghufran.org

لازم ہے۔ [1]

ان خونوں کے مسائل واحکام کے ذکر سے پہلے ان خونوں سے متعلق استعمال ہونے والے خاص خاص الفاظ کا مفہوم اور کچھ بنیادی باتیں ذکر کی جاتی ہیں، تاکہ بعد میں احکام کے سمجھنے میں آسانی رہے۔

چند اصطلاحی الفاظ کا مفہوم

چونکہ اس کتاب میں صرف تین طرح کے خونوں (حیض ونفاس واستحاضہ) سے متعلق صورتوں اور احکام کو بیان کرنا مقصود ہے، اور وہ تینوں طرح کے خون فرج (یعنی شرمگاہ) سے آتے ہیں، اس لئے جہاں جہاں بھی خون آنے کا ذکر ہوگا، وہ فرج (یعنی شرمگاہ) سے آنا ہی مراد ہوگا، لہٰذا اگر کسی جگہ فقط خون آنے کا ذکر ہو، فرج وغیرہ کی تصریح نہ ہو، تو بھی اسے فرج سے آنے والا خون سمجھا جائے۔

فرج

فرج سے مراد عورت کا عضوِ مخصوص ہے۔ عورت کے عضوِ مخصوص کے دو حصے ہیں ایک بیرونی حصہ جو مستطیل (لمبوتری) شکل کا ہے اس کے بعد کچھ گہرائی میں جا کر گول سوراخ ہے، اس گولائی سے اوپر کے حصہ کو فرج خارج اور اندرونی حصے کو فرج داخل کہا جاتا ہے۔ [2]

دمِ صحیح (حیض ونفاس)

فرج کے راستے آنے والے جس خون میں حیض کے ثبوت کیلئے بیان کردہ تمام ضروری باتیں پائی جائیں یا نفاس کے ثبوت کیلئے بیان کردہ تمام ضروری باتیں پائی جائیں وہ دمِ صحیح کہلاتا ہے۔

(حیض ونفاس کے ثبوت کے لئے ضروری باتیں آگے بیان کی جائیں گی)

پہلی صورت میں صحیح حیض کی حالت اور دوسری صورت میں صحیح نفاس کی حالت کہلائے گی، اور ان پر حیض ونفاس کے احکام جاری ہونگے، صحیح حیض والی عورت کو حائضہ اور صحیح نفاس والی عورت کو نفساء کہا جاتا ہے، اور جب عورت حیض ونفاس کی حالت سے پاک ہو، تو اس حالت کو طہر کی حالت کہا

---

[1] فمعرفة احكام الدماء المختصة بالنساء واجبة عليهن وعلى الازواج والاولياء (رسائل ابن عابدين ج ا ص ٦٩)

[2] اما الاول فعند ظهور الدم بان خرج من الفرج الداخل) الى الفرج الخارج والاول وهو المدور بمنزلة الدبر اوالاحليل والثانى وهو الطويل بمنزلة الاليتين او القلفة(رسائل ابن عابدين ج ا ص٨٠)

www.idaraghufran.org

جاتا ہے، حیض کو اردو زبان میں ’’ماہواری‘‘ اور انگریزی زبان میں ’’مینسز‘‘ کہا جاتا ہے۔ ۱؎

دمِ فاسد (استحاضہ)

فرج کے راستے آنے والے جس خون میں حیض و نفاس کے ثبوت کیلئے بیان کردہ تمام یا بعض ضروری باتیں نہ پائی جائیں، وہ دمِ فاسد کہلاتا ہے، اسی کو استحاضہ بھی کہتے ہیں۔

اسی طرح حیض ونفاس کے جس خون کے ساتھ استحاضہ کا خون شامل ہوجائے تو حیض ونفاس کا وہ سارا خون بھی دمِ فاسد کہلاتا ہے۔ ۲؎

خلاصہ یہ کہ استحاضہ کا خون خود بھی دمِ فاسد کہلاتا ہے اور حیض ونفاس کے جس خون کے ساتھ یہ خون مل جائے وہ بھی دمِ فاسد کہلاتا ہے۔

عادت

اب سے پہلے آخری مرتبہ جتنی دیر تک حیض کا خون آیا ہے، وہ حیض کی عادت ہے بشرطیکہ وہ دم صحیح ہو۔
اوراب سے پہلے آخری مرتبہ جتنی دیر تک نفاس کا خون آیا ہے وہ نفاس کی عادت ہے بشرطیکہ وہ دمِ صحیح ہو۔

مبتدأہ

مبتدأہ صرف وہ خاتون کہلاتی ہے، جس کو زندگی میں پہلی مرتبہ صحیح حیض کا خون آرہا ہو، پہلی مرتبہ کے اعتبار سے یہ خاتون مبتدأہ اور آئندہ کے اعتبار سے معتادہ کہلائے گی۔

معتادہ

جس خاتون کو اپنی گزشتہ عادت کے مطابق حیض ونفاس کا خون آرہا ہو، اسے معتادہ کہا جاتا ہے۔

ناسیہ

جوخاتون اپنے حیض وطہر دونوں کی یا صرف حیض کی عادت بھول جائے، اسے ناسیہ کہتے ہیں، اسی کو ضالہ، مضلہ اور متحیرہ بھی کہتے ہیں۔

۱؎ (والدم الصحیح ما لا ینقص عن ثلثة ولا یزید علی العشرة فی الحیض)اما حقیقة او حکما بان یزید علی عادتها مص ای فانه اذا زاد علی العادة حتی جاوز العشرة فانها ترد علیٰ عادتها ویکون ما رأته فی ایام عادتها دما صحیحا کانه لم یزد علی العشرة ویکون الزائد علی العادة استحاضة وهو دم فاسد والحاصل ان الدم اذا انقطع قبل مجاوزة العشرة فهو دم صحیح لانه لم یزد علیها حقیقة واذا جاوزها فما تراه فی ایام العادة حیض ویجعل کأن الدم انقطع علی العادة ولم یجاوز العشرة حکماً فلیتأمل(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۴)

۲؎ والاستحاضة ویسمی دمافاسدا(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۴)

www.idaraghufran.org

پہلا باب

حیض واستحاضہ کا بیان

چونکہ حیض واستحاضہ کی مختلف صورتوں کو سمجھنے اور حیض واستحاضہ کے خون میں فرق کرنے کے لئے حیض واستحاضہ کے علاوہ طہر سے متعلق بھی بنیادی باتیں معلوم ہونا ضروری ہیں اس لئے اس باب کے شروع میں حیض، طہر اور استحاضہ سے متعلق چند بنیادی باتیں بیان کی جائیں گی اور اس کے بعد حیض واستحاضہ کی مختلف صورتوں کو بیان کیا جائے گا۔

حیض سے متعلق چند بنیادی باتیں

حیض کی حقیقت

حیض کے معنیٰ لغت میں بہنے کے آتے ہیں چنانچہ عربی زبان میں کہا جاتا ہے **حاض الوادی** یعنی وادی بہہ پڑی اور شریعت کی زبان میں جو خون بالغہ عورت کے رحم (بچہ دانی) سے بغیر کسی بیماری اور بغیر ولادت کے جاری ہوکر شرمگاہ کے راستے سے ظاہر ہو جبکہ وہ عورت حمل کی حالت میں بھی نہ ہو اور بڑھاپے کی خاص عمر (یعنی مایوسی کی عمر) تک بھی نہ پہنچی ہو حیض کہلاتا ہے۔ [۱]

---

[۱] قال فی الدر :ھو لغة السیلان قال العلامة ابن عابدین الشامی تحت (قوله ھو لغة السیلان) یقال حاض الوادی :اذا سال ، و سمی حیضا لسیلانه فی أوقاته (در مختار مع شامی ج ۱ ص ۲۸۳)

وفی البحر قال اھل اللغة اصله السیلان یقال حاض الوادی ای سال فسمی حیضا لسیلانهٖ فی اوقاتهٖ......وشرعا.....ھو دم صادر من رحم خارج من فرج داخل ولو حکمابدون ولادة (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۳و ۷۴)

(فالحیض دم ینفضه) أی یدفعه بقوة (رحم بالغة)تسع سنین (لا داء بها) یقتضی خروج دم بسببه ......(ولم تبلغ سن الایاس) وھو خمس وخمسون سنة علی المفتی به وھذا تعریفه شرعاً واما لغة فاصله السیلان یقال حاض الوادی اذا سال (حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص ۷۴ و ۷۵)

www.idaraghufran.org

حیض کی مدت

حیض کی کم از کم مدت تین دن تین رات یعنی پورے بہتّر (۷۲) گھنٹے ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات یعنی پورے دوسو چالیس (۲۴۰) گھنٹے ہے۔

تشریح: ...... حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کا مطلب یہ ہے کہ حیض ۷۲ گھنٹے سے کم نہیں ہوسکتا اور ۲۴۰ گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اگر کسی خاتون کو فرج کے راستے سے مسلسل یا وقفہ وقفہ سے خون آ کر ۷۲ گھنٹے پورے ہونے سے پہلے بند ہوگیا (خواہ ۷۰ گھنٹے میں ہی کیوں نہ ہو) تو وہ خون شرعاً حیض نہیں کہلائے گا (بشرطیکہ اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک دوبارہ خون نہ آئے)

اسی طرح اگر کسی خاتون کو مسلسل یا وقفے وقفے سے مجموعی طور پر ۲۴۰ گھنٹے سے زیادہ خون آیا تو وہ سارا خون شرعاً حیض نہیں ہوگا بلکہ اس میں استحاضے کا خون بھی شامل ہوگا۔ لیکن کتنا اور کونسا خون حیض کا شمار ہوگا اور کتنا اور کونسا خون استحاضے کا شمار ہوگا یہ ایک الگ مسئلہ ہے (جو آئندہ درج ہونے والی تفصیل سے سمجھا جاسکتا ہے)۔ [1]

حیض کی قسمیں

حیض کے خون کا مسلسل جاری رہنا شرط نہیں ہے۔ اور نہ ہر دن خون آنا ضروری ہے۔

اس لئے اگر زمانۂ حیض کے بعض ایام یا بعض اوقات میں خون نہ آئے لیکن خون کی ابتدا اور انتہا تک کی مجموعی مدت کم از کم تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو اور زیادہ سے

---

[1] (اقل الحیض ثلاثة ایام وثلٰث لیال فی ظاهر الروایة هٰکذا فی التبیین) (عالمگیری ج ۱ ص ۳۶)
(واقل الحیض ثلاثة ایام ولیالیها وما نقص من ذالک فهو استحاضة واکثره عشرة ایام و الزائد استحاضة) (شرح البدایه ج ۱ ص ۲۶)
(اقل الحیض ثلاثة ایام ولیالیها اعنی اثنین وسبعین ساعة حتی لو رأت مثلاً عند طلوع شمس یوم الاحد ساعة ثم انقطع الی فجر یوم الاربعاء ثم رأت قبیل طلوعها ثم انقطع عند الطلوع او استمر من الطلوع الاول الی الطلوع الثانی یکون حیضاً ولو انقطع قبل الطلوع الثانی بزمان یسیر ولم یتصل به الدم ثم لم تردما الیٰ تمام خمسة عشر یوما لم یکن حیضاً واکثرهٗ عشرة کذالک) ای مقدرة مع لیالیها بالساعات اعنی مائتین واربعین ساعة (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۶و۷۷)

www.idaraghufran.org

زیادہ دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہوتو وہ ساری مدت حیض ہی شمار ہوگی۔

اور درمیان کے جن ایام یا اوقات میں بظاہر خون نہیں آیا وہ بھی حیض کے حکم میں ہوں گے۔

اسی سے حیض کی دو قسمیں معلوم ہوئیں۔

(۱)......حقیقی حیض: حقیقی حیض یہ ہے کہ حیض کے زمانے میں حقیقت میں خون آ رہا ہو۔

(۲)......حکمی حیض: حکمی حیض یہ ہے کہ حقیقت میں خون تو نہ آ رہا ہو لیکن حیض کا زمانہ ہونے کی وجہ سے شریعت نے اس زمانے پر حیض کا حکم لگایا ہو۔

حیض کا رکن

حیض کے خون کا فرجِ داخل سے باہر فرجِ خارج کی طرف ظاہر ہوجانا حیض کا رکن ہے۔ [۱]

لہٰذا جب خون شرمگاہ کے بیرونی حصے کی طرف ظاہر ہوگیا تو حیض کا آغاز ہوگیا خواہ بیرونی حصے کی کھال سے باہر نکلے یا نہ نکلے۔

اور جب تک خون شرمگاہ کے گول سوراخ کے اندر ہی رہے بیرونی حصے کی طرف نہ آئے اس وقت تک حیض کے احکام جاری نہ ہوں گے اگرچہ عورت کو خون کا گول سوراخ میں آنا محسوس ہوجائے (عورت کی شرمگاہ کے دو حصوں کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے)

حیض کے رنگ

حیض کا خون درجِ ذیل چھ رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کا ہوسکتا ہے:

(۱) سرخ **(۲)** سیاہ **(۳)** زرد **(۴)** سبز **(۵)** گدلا **(۶)** خاکی

پس حیض کے رنگ کا سرخ ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ سیاہ، زرد، خاکی، گدلا، سبز۔

ان میں سے ہر قسم کے رنگ کا حیض آ سکتا ہے جبکہ وہ ضابطے کی رو سے حیض بن سکتا ہو یعنی اس میں

---

[۱] (دم صادر من رحم خارج من فرج داخل)احترازعما لو احست بنزولہٖ الی الفرج الداخل ولم یخرج منہ فلیس بحیض فی ظاھر الروایۃ وبہٖ یفتیٰ (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۷۳)

www.idaraghufran.org

حیض کی تمام شرائط وغیرہ پائی جاتی ہوں۔ ۱؎

حیض آنے کی عمر

چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے لڑکی کی عمر نو سال پوری ہونے سے پہلے حیض کا خون نہیں آ سکتا۔ اور پچپن سال عمر ہو جانے کے بعد آنے والا خون اگر خوب سرخ یا سیاہ نہ ہو تو وہ بھی حیض کا خون نہیں ہو سکتا سوائے اس صورت کے کہ کسی خاتون کو پچپن سال سے پہلے بھی اسی رنگ کا حیض آتا ہو (۵۵ سال کی عمر ہو جانے کے بعد آنے والے خون کے حیض ہونے کی صورتیں صفحہ ۳۱ پر ملاحظہ فرمائیں) ۲؎

حیض ثابت ہونے کے لئے ضروری باتیں

فرج کے راستے آنے والے خون کے حیض بننے کیلئے درج ذیل گیارہ (11) باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(1)...... اس خاتون کی عمر شرعاً بلوغ کی عمر کو پہنچ گئی ہو یعنی چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے پورے نو سال یا اس سے زیادہ ہو۔ لہٰذا نو سال سے کم عمر بچی کو آنے والا خون حیض نہیں کہلائے گا۔

(2)...... وہ خاتون حاملہ نہ ہو لہٰذا حمل کی حالت میں آنے والا خون شرعاً حیض شمار نہ ہوگا۔

۱؎ (ان یکون علی لون من الالوان الستة السود والحمرة والصفرة والكدرة والخضرة والتربية هٰكذا فی النهاية)(هنديه ج ا ص ٣٦)

وما تراه المرأة من الحمرة والصفرة والكدرة فی ايام الحيض فهو حيض حتى ترى البياض خالصاً(قدوری مع التسهيل الضروری ص ٨٢)

۲؎ قال فی الدر(وما رأته بعدها) أی المدةالمذكورة(فليس بحيض فی ظاهر المذهب)الااذا كان دما خالصا فحيض .

قال العلامه ابن عابدين شامی رحمه الله تحت (قوله دما خالصا)أی كالاسود والاحمر القانی درر.قال الرحمتی وتقدم عن الفتح انه لو لم يكن خالصا وكانت عادتها كذلک قبل الاياس يكون حيضا(شامی ج ا ص ٣٠٤)

(منها)الوقت من تسع سنين الى الاياس هكذا فی البدائع، الاياس مقدرة بخمس و خمسين سنة وهو المختار كذا فی الخلاصة وهو أعدل الاقوال كذا فی المحيط وعليه الاعتماد كذا فی النهاية والسراج الوهاج وعليه الفتوىٰ هكذا فی معراج الدراية فما رأت بعدها لا يكون حيضا فی ظاهر المذهب والمختار ان ما رأته ان كان دما قويا كان حيضا كذا فی شرح المجمع لابن الملک (هنديه ج ا ص ٣٦)(ومثله فی حاشية الطحطاوی على المراقی ص ٧٤ و ٧٥)

(3)...... وہ خاتون ناامیدی کی عمر یعنی چاند کے اعتبار سے پچپن سال کو نہ پہنچی ہو اگر وہ خاتون ناامیدی کی عمر کو پہنچ چکی ہے تو تین صورتوں کے علاوہ یہ خون حیض نہ ہوگا

(ان تین صورتوں کی تفصیل استحاضہ کی اقسام کے ضمن میں صفحہ ۳۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

(4)...... یہ خون رِحم (بچہ دانی) سے آئے لہٰذا بچہ دانی کی بجائے کسی اور جگہ سے آنے والا خون بھی شرعاً حیض شمار نہ ہوگا۔

(5)...... یہ خون رِحم (بچہ دانی) میں کسی بیماری یا پھوڑا وغیرہ ہونے کی وجہ سے نہ آ رہا ہو ورنہ وہ شرعاً حیض شمار نہیں ہوگا۔ [1]

(6)...... یہ خون بچہ کی ولادت کی وجہ سے نہ آ رہا ہو ورنہ وہ شرعاً حیض شمار نہ ہوگا۔

(7)......اس خون کی شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک مجموعی مدت کم از کم تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو۔

لہٰذا تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم آنے والا خون بھی حیض نہ ہوگا اگر چہ اس عرصہ سے تھوڑا سا ہی کم کیوں نہ ہو۔

(8)......خون کا شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک کا عرصہ مجموعی طور پر دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو۔

لہٰذا ۲۴۰ گھنٹے سے زیادہ آنے والا خون بھی سارے کا سارا حیض نہ ہوگا بلکہ حیض واستحاضہ کا ملا جُلا خون ہوگا۔

(9)...... یہ خون فرج داخل (یعنی شرمگاہ کے گول سوراخ) سے باہر کھال کی طرف ظاہر ہو۔

لہٰذا جب تک خون فرج داخل (یعنی شرمگاہ کے گول سوراخ) سے باہر نہ نکلے حیض کا حکم نہ لگے گا۔

(10)......اس خون کے جاری ہونے سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم مدت پہلے فرج کے راستے کچھ خون نہ آیا ہو۔

لہٰذا اگر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم مدت پہلے بھی فرج کے راستے کچھ خون آیا ہو تو

---

[1] (قوله واحترز بقوله سليمة)عن دم الجرح من جراحة او دمل فى الرحم(تبيين الحقائق كتاب الطهارة باب الحيض)

www.idaraghufran.org

پھر یہ سارا خون حیض نہیں بنے گا بلکہ حیض اور استحاضہ کا ملا جُلا خون ہوگا۔

(11)...... یہ خون حیض کے خون کے بیان کردہ چھ رنگوں میں سے کسی رنگ میں ہو۔

لہٰذا اگر وہ خون بیان کردہ چھ رنگوں میں سے کسی رنگ میں نہ ہو تو شرعاً حیض شمار نہ ہوگا۔

جس خون میں مذکورہ بالا گیارہ باتیں پائی جائیں وہ خون شرعاً حیض کہلائے گا اور جس خون میں ان گیارہ باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ ہوگی وہ شرعاً حیض نہیں ہوگا۔

طہر سے متعلق چند بنیادی باتیں

طہر کی حقیقت

طہر کے معنیٰ لغت میں پاکی کے ہیں اور شریعت کی زبان میں حیض ونفاس کے مقابلے میں پاکی کی حالت کو طہر کہتے ہیں یعنی جب کسی عورت پر حیض ونفاس کی حالت نہ ہو، تو پاکی کی اس مدت کو شریعت کی زبان میں ''طہر'' کہا جاتا ہے۔ [1]

طہر کی مدت

طہر کی کم سے کم مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں اس لئے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے زیادہ جتنا عرصہ حیض ونفاس کا خون نہ آئے وہ پورا عرصہ طہر (پاکی) کا زمانہ شمار ہوگا۔ [2]

طہر کی قسمیں

طہر کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

(۱)......طہر صحیح **(۲)**......طہر فاسد

پھر طہرِ فاسد کی دو قسمیں ہیں:

---

[1] (والطهر المطلق) الشامل للاقسام الاربعة الآتية (مالا يكون حيضا ولا نفاسا)(رسائل ابن عابدين ج ا ص ۷۵)

[2] واقل الطهر خمسة عشر يوما ولا غاية لاكثره لانه يمتد الى سنة وسنتين فلا يتقدر بتقدير الا اذا استمر بها الدم(شرح البداية ج ا ص ۵۶)

www.idaraghufran.org

(۱)......طہر تام **(۲)**......طہر ناقص

چونکہ طہر فاسد کے پائے جانے کی دو ہی صورتیں ہیں، ایک یہ کہ طہر تام کی صورت میں پایا جائے دوسرے یہ کہ طہر ناقص کی صورت میں پایا جائے اور اسی طہر ناقص کو طہر متخلل بھی کہا جاتا ہے اس لئے طہر کے پائے جانے کی درج ذیل تین صورتیں ہی ممکن ہیں۔

(۱)......طہر صحیح: حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو اور پاکی کے ان دنوں کے شروع درمیان اور آخر میں استحاضہ کا خون نہ ہو تو پاکی کا ایسا زمانہ طہر صحیح کہلاتا ہے (اسی کو حقیقی پاکی بھی کہا جاتا ہے) [۱]

طہر صحیح کی مثال......: ایک خاتون کو چار دن خون آیا پھر سولہ دن تک کچھ خون نہیں آیا پھر چار دن خون آیا تو شروع اور اخیر کے چار چار دن حیض کے شمار ہوں گے اور درمیان کے سولہ دن طہر صحیح کے شمار ہوں گے۔

طہر صحیح کا حکم......: یہ ہے کہ اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار ہوتے ہیں۔ مسلسل ایک ہی خون شمار نہیں ہوتا۔ اور اس سے عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) بھی بن جاتی ہے۔

(۲)......طہر فاسد (تام): حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو لیکن پاکی کے ان دنوں کے شروع، درمیان یا آخر میں استحاضہ کا خون بھی ہو یا اس طہر سے پہلے اور بعد میں آنے والے دونوں خون یا دونوں میں سے کوئی ایک خون دم صحیح نہ ہو تو پاکی کا ایسا زمانہ طہر فاسد (تام)

---

[۱] **(والطهر الصحيح)في الظاهر والمعنى(ما)اى نقاء(لا يكون اقل من خمسة عشر يوما)بان يكون خمسة عشر فاكثر ....(ولا يشوبه) اى يخالطه (دم)اصلا لا فى اوله ولا فى وسطه ولا فى آخره مص.......(ويكون بين الدمين الصحيحين)(رسائل ابن عابدين ج ا ص ۷۵)**

(پاکی کے دنوں کے شروع، درمیان یا آخر میں استحاضہ کا خون ہونے کی وضاحت طہر فاسد کی بیان کردہ مثالوں کے ضمن میں اگلے صفحے پر آرہی ہے)

www.idaraghufran.org

کہلاتا ہے (اس کو حکمی پاکی بھی کہا جاتا ہے) ۱

مثال نمبر۱......: پاکی کے شروع کے دنوں میں استحاضہ کا خون ہو جیسے مبتدأہ (جس خاتون کو پہلی مرتبہ صحیح حیض کا خون آیا ہو اس) کو گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ دن خون نہیں آیا، اس صورت میں دس دن حیض کے ہوں گے اور سولہ دن پاکی کے جن کے شروع میں ایک دن استحاضہ کا ہے لہٰذا یہ سولہ دن کا طہر، طہر فاسد تام کہلائے گا۔

مثال نمبر۲......: پاکی کے دنوں کے درمیان میں استحاضہ کا خون ہو جیسے کسی خاتون کو پانچ دن خون آیا پھر پندرہ دن خون نہیں آیا، پھر ایک دن خون آیا، اس کے بعد پندرہ دن خون نہیں آیا تو اس صورت میں شروع کے پانچ دن کو حیض قرار دیا جائے گا اور باقی اکتیس دن کو طہرِ فاسد قرار دیا جائے گا، اس لئے کہ اس طہر کے درمیان میں استحاضہ کا خون ہے کیونکہ ایک دن کے خون کو حیض کی کم سے کم مدت (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم ہونے کی وجہ سے حیض شمار کرنا صحیح نہیں۔

لہٰذا یہ استحاضہ کا خون ہوگا اور اس خون کے شامل ہو جانے کی وجہ سے یہ ۳۱ دن کا پورا طہر فاسد (تام) شمار ہوگا۔

مثال نمبر۳......: پاکی کے دنوں کے آخر میں استحاضہ کا خون ہو، جیسے کسی خاتون کو پانچ دن حیض کا خون آنے کی عادت ہو اور چوبیس دن پاکی کی عادت ہو پھر اسے ایک مرتبہ پانچ دن خون آیا اور پھر اٹھارہ دن تک خون نہیں آیا، اس کے بعد اس کو گیارہ دن خون اس طرح سے آیا کہ پانچ دن عادت کے دنوں میں اور چھ دن عادت کے دنوں سے پہلے، تو اس صورت میں اخیر کے پانچ دن حیض کے شمار ہوں گے اور شروع کے چھ دن استحاضہ کے، اور ان چھ دنوں کی وجہ سے اٹھارہ دن کا طہر جو بظاہر مکمل اور صحیح معلوم ہوتا تھا فاسد (تام) سمجھا جائے گا اور طہر میں پچھلی عادت یعنی چوبیس دن باقی رہے گی۔

طہر فاسد (تام) کا حکم......: یہ ہے کہ اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی وجہ سے عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) نہیں بنتی یعنی یہ طہر اگلی

---

۱ (والطهر الفاسد ما خالفه) اى خالف الصحيح (فى واحد منه)اى مما ذكر فى تعريفه بان كان اقل من خمسة عشر او خالطه دم او لم يقع بين دمين صحيحين (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۶)

دفعہ کے لئے عادت اور معیار نہیں بن سکتا۔ ۱؎

(۳)......طہر متخلل (طہر فاسد ناقص): حیض کے دوخونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم ہوتو وہ طہر متخلل کہلاتا ہے (اس کو طہر فاسد ناقص بھی کہا جاتا ہے) ۲؎

طہر متخلل کی مثال......: ایک خاتون کو چار دن خون آیا پھر تیرہ دن تک خون نہیں آیا پھر پانچ دن خون آیا تو ایسی صورت میں شروع سے اخیر تک مسلسل بائیس دن خون جاری رہنا سمجھا جائے گا اور درمیان میں جن تیرہ دنوں میں بظاہر خون نہیں آیا وہ بھی خون جاری رہنے کے حکم میں ہوں گے لہٰذا اس صورت میں قاعدے کی رو سے دیکھا جائے گا کہ کتنے دن حیض کے بنتے ہیں اور کتنے دن استحاضہ کے اور اسی کے مطابق عمل ہوگا۔

طہر متخلل کا حکم......: یہ ہے کہ اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار نہیں ہوتے۔ بلکہ شروع سے اخیر تک ایک ہی خون کا مسلسل جاری رہنا سمجھا جاتا ہے۔ اور نہ ہی یہ طہر اگلی دفعہ کے لئے عادت اور معیار بنتا ہے۔

بلکہ اس کو طہر بھی مجازاً کہہ دیا جاتا ہے ورنہ شرعی اعتبار سے یہ دم متوالی (یعنی مسلسل خون) کے حکم

۱؎ وانما یجعل الطهر فی هاتین الصورتین عادة لها ترجع الیها فی زمن الاستمرار (لان الطهر) المذكور (وان كان) صحيحا ظاهرا لكونه (تاما) لكن (اوله دم) وهو اليوم الزائد على العشرة فانها (تصلى به) فيكون من جملة الطهر المتخلل بين الدمين (فيفسد) به لما مر فى المقدمة ان الطهر الصحيح مالا يكون اقل من خمسة عشر ولا يشوبه دم ويكون بين الدمين الصحيحين والطهر الفاسد ما خالفه وهذا طهر خالطه دم فى اوله (فلا يصلح لنصب العادة) (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۵ و ص ۹۶)

۲؎ قَالَ (وَالطُّهْرُ إذَا تَخَلَّلَ بَيْنَ الدَّمَيْنِ فِي مُدَّةِ الْحَيْضِ فَهُوَ كَالدَّمِ الْمُتَوَالِي) قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ : وَهَذِهِ إحْدَى الرِّوَايَاتِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَوَجْهُهُ أَنَّ اسْتِيعَابَ الدَّمِ مُدَّةَ الْحَيْضِ لَيْسَ بِشَرْطٍ بِالْإِجْمَاعِ فَيُعْتَبَرُ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ كَالنِّصَابِ فِي بَابِ الزَّكَاةِ ، وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَهُوَ رِوَايَتُهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَقِيلَ هُوَ آخِرُ أَقْوَالِهِ أَنَّ الطُّهْرَ إذَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا لَا يُفْصَلُ ، وَهُوَ كُلُّهُ كَالدَّمِ الْمُتَوَالِي لِأَنَّهُ طُهْرٌ فَاسِدٌ فَيَكُونُ بِمَنْزِلَةِ الدَّمِ ، وَالْأَخْذُ بِهَذَا الْقَوْلِ أَيْسَرُ ، وَتَمَامُهُ يُعْرَفُ فِي كِتَابِ الْحَيْضِ (وَأَقَلُّ الطُّهْرِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا) هَكَذَا نُقِلَ عَنْ إبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ إلَّا تَوْقِيفًا (وَلَا غَايَةَ لِأَكْثَرِهِ) لِأَنَّهُ يَمْتَدُّ إلَى سَنَةٍ وَسَنَتَيْنِ فَلَا يَتَقَدَّرُ بِتَقْدِيرٍ إلَّا إذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فَاحْتِيجَ إلَى نَصْبِ الْعَادَةِ ، وَيُعْرَفُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ الْحَيْضِ (العناية شرح الهداية باب الحيض)

www.idaraghufran.org

میں ہوتا ہے۔ [۱]

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوا کہ بعض اوقات خون جاری ہوتے ہوئے بھی پاکی کا زمانہ ہوسکتا ہے۔جیسا کہ بعض اوقات بظاہر خون نہ آتے ہوئے بھی حیض کا زمانہ ہوسکتا ہے جس کی وجہ سے حیض اور طہر کی دو دو قسمیں بن جاتی ہیں:

حقیقی حیض وحکمی حیض اور حقیقی طہر وحکمی طہر۔

استحاضہ سے متعلق چند بنیادی باتیں

استحاضہ کی حقیقت

عورت کی شرمگاہ سے آنے والا جو خون شرعاً حیض یا نفاس کا نہ ہو، وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔ [۲]

استحاضہ کی قسمیں

(۱)......نو سال سے کم عمر بچی کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اس لئے کہ کسی خون کے حیض ہونے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ بالغہ عورت کے رِحم (بچہ دانی) سے جاری ہو اور بچی شرعاً نو سال سے کم عمر میں بالغ نہیں ہوسکتی۔

(۲)......حمل کی حالت میں آنے والا خون بھی استحاضہ ہے کیونکہ حیض کے لئے یہ ضروری ہے کہ عورت کا رِحم حمل سے خالی ہو۔اس لئے کہ دورانِ حمل عورت کا رحم اور اس کا خون بچے کی نشو ونما میں مشغول ہوتا ہے اور حمل کی غذا بنتا ہے لہٰذا اس دوران آنے والے خون کے رحم کی بجائے کسی اور جگہ یا کسی بیماری (زخم وغیرہ) کی وجہ سے آنا ظاہر ہے۔

---

[۱] (والطهر الناقص)عن اقله (كالدم المتوالى)لانه طهر فاسد كما فى الهداية(لايفصل بين الدمين) بل يجعل الكل حيضا ان لم يزد على العشرة والا فالزائد عليها او على العادة استحاضة (رسائل ابن عابدين ج ا ص۷۸)

[۲] أما الثلاثة الأول فلأن الشرع لما بين اقل الحيض واكثره واكثر النفاس علم ان الناقص عن الاقل والزائد على الاكثر لايكون حيضا ولا نفاسا فيكون استحاضة بالضرورة (الدرر الحكام فى شرح غرر الاحكام ج ا ص۴۳)

لان الاستحاضة لاتكون الا على صفة لاتكون حيضا انتهىٰ،يعنى انهادم يتصف بصفة فيه لولاها كان حيضا كزيادة او نقص مثلاً تأمل (رسائل ابن عابدين ج ا ص۷۳)

www.idaraghufran.org

(۳)......عورت کے رِحم میں اگر کوئی بیماری ہو مثلاً رسولی یا زخم وغیرہ اور اس کی وجہ سے خون آئے تو وہ خون بھی استحاضہ کا خون کہلائے گا۔ [۱]

(۴)......فرج کے راستے آنے والا خون اگر حیض کی کم از کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم ہو، تو وہ بھی حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جیسے کسی خاتون کو تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم مثلاً اڑھائی دن، یا دو دن، یا ایک دن یا ایک دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا اور پھر طہر کی کم از کم مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک خون نہیں آیا تو یہ تین دن سے کم آنے والا خون استحاضہ کا خون کہلائے گا۔

(۵)......فرج کے راستے آنے والا خون اگر حیض کی اکثر مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ آئے، تو یہ بھی حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی خاتون کو دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ خون آیا ہو تو اس صورت میں مبتدأہ کو دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ اور معتادہ کو ایامِ عادت سے زیادہ آنے والا خون استحاضہ کہلائے گا۔

(۶)...... بچہ کی ولادت کے بعد آنے والا خون اگر نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ آئے تو وہ بھی استحاضہ ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی خاتون کو بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ خون جاری رہا۔ تو مبتدأہ کو چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ اور معتادہ کو پچھلی عادت سے زیادہ آنے والا خون استحاضہ کا خون کہلائے گا۔

(۷)...... چاند کے اعتبار سے پچپن (۵۵) سال کی عمر پوری ہو جانے کے بعد کسی خاتون کو خون آئے تو وہ بھی استحاضہ کا خون شمار ہوگا۔

البتہ ایسی عورت کے اس خون کے حیض شمار ہونے کی یہ تین صورتیں ممکن ہیں۔

(۱)...... خوب سُرخ رنگ کا خون آئے (۲)...... سیاہ رنگ کا خون آئے

(۳)......سرخ وسیاہ رنگ کے علاوہ کسی ایسے رنگ کا خون آئے، جس رنگ میں

---

[۱] (قوله واحترز بقوله سليمة)عن دم الجرح من جراحة او دمل فى الرحم(تبيين الحقائق كتاب الطهارة باب الحيض)

www.idaraghufran.org

پچپن(۵۵) سال کی عمر سے پہلے بھی اس عورت کو حیض آنے کا معمول تھا۔

(چاند کی تاریخوں کے حساب سے پچپن (۵۵) سال کی عمر ہوجانے پر آنے والا خون مندرجہ بالا تین صورتوں میں تب حیض بنے گا جبکہ حیض کے ثبوت کے لئے بیان کردہ دوسری ضروری باتیں پائی جاتی ہوں) مذکورہ تین صورتوں کے علاوہ باقی صورتوں میں ۵۵ سال کی عمر کے بعد حیض شمار نہ ہوگا بلکہ استحاضہ کا خون شمار ہوگا۔ [۱]

خلاصہ یہ کہ کسی بھی خاتون کو فرج کے راستے سے آنے والا خون اگر قواعد کی رو سے حیض یا نفاس کا خون نہ بن سکے تو وہ استحاضہ کا خون کہلاتا ہے۔

استحاضہ کا حکم

استحاضہ کے خون کا حکم شرعی اعتبار سے عام اُس خون کی طرح ہے، جو جسم کے کسی بھی حصے سے جاری ہو، جیسے نکسیر کا خون یا زخم وغیرہ سے نکلنے والا خون۔

---

[۱] (واما انتهاء الحيض)....(فببلوغها سن الاياس) ......وهو)......(في الحيض)...... (خمس وخمسون سنة)...... (فان رأت بعده) اى بعد هذا السن(دما خالصا) كالاسود والاحمر القانى (نصابا فحيض)......(فاستحاضة)(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص۸۳و ص ۸۴)

(الدماء الفاسدة المسماة بالاستحاضة سبعة الاول ما تراه الصغيرة اعنى من لم يتم له) ذكر الضمير مراعاة للفظ من (تسع سنين والثانى ما تراه الآئسة غير الاسود والاحمر والثالث ما تراه الحامل بغير ولادة والرابع ما جاوز اكثر الحيض والنفاس الى الحيض الثانى) فى المبتدأة فكل ما زاد على الاكثر واقعا بين حيضين او نفاس و حيض فهو استحاضة فقوله الى الحيض الثانى بيان لغاية المجاوزة لا لاشتراط الاستمرار(والخامس ما نقص من الثلاثة فى مدة الحيض والسادس ماعدا) اى جاوز (العادة الى حيض غيرها) يعنى ما تراه بين الحيضين مجاوزا ايام العادة فى الحيض الاول يكون استحاضة (بشرط مجاوزة) الدم(العشرة) وبشرط (وقوع النصاب) ثلاثة ايام فاكثر(فيها)اى فى ايام العادة......(والسابع ما بعد مقدار عدد العادة كذلک)اى الى حيض غيرها(بشرط مجاوزة العشرة وعدم وقوع النصاب فيها)كما لو رأت قبل خمستها يوما دما وطهرت خمستها او ثلاثة منها ثم رأت الدم سبعة او اكثر فهنا جاوزالدم العشرة ولم تر فى ايامها نصابا فترد الى عادتها فى العدد والزمان كما علمته فى الفصل الثانى فيكون مقدار عادتها وهو الخمسة حيضا وما سواه من اليوم السابق والايام الأخر الى الحيض الثانى استحاضة وقيد بالمجاوزة لانه لو لم يجاوز تنتقل العادة ويكون اليوم السابق وما بعده حيضا بالشرط الذى ذكر ناه و بعدم وقوع النصاب احترازا عن القسم السادس وبقى قسم آخر وهو ما زاد على العادة فى النفاس وجاوز الاربعين والله تعالىٰ اعلم(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص۹۸و ص ۹۹)

www.idaraghufran.org

لہٰذا استحاضہ کے خون سے صرف وضوٹوٹتا ہے، غسل لازم نہیں ہوتا اور جسم یا کپڑے پر جس جگہ بھی لگے تو صرف وہ جگہ ناپاک ہوتی ہے، اور وضو کر کے اور اُس جگہ کو پاک کر کے نماز پڑھنا ضروری اور درست ہے نیز اس حالت میں روزہ بھی فرض وصحیح ہوتا ہے (بہشتی زیور دوسرا حصہ ص ۶۱)

لہٰذا جہاں بھی استحاضہ کا ذکر آئے، وہاں اس کے مذکورہ شرعی حکم کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ [۱]

حائضہ (مبتدأہ ومعتادہ) اور مستحاضہ (مبتدأہ ومعتادہ) کی حقیقت

حیض والی عورت کو حائضہ کہا جاتا ہے اور استحاضہ والی عورت کو مستحاضہ کہا جاتا ہے۔

حائضہ اور مستحاضہ عورتیں بنیادی طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں:

(۱)......مبتدأہ **(۲)**......معتادہ

(۱)......حائضہ مبتدأہ: صرف وہ خاتون کہلاتی ہے جس کو زندگی میں پہلی مرتبہ صحیح حیض کا خون آ رہا ہو، پہلی مرتبہ کے اعتبار سے یہ خاتون مبتدأہ اور آئندہ کے لئے یہ خاتون معتادہ شمار ہوگی اور اسے پہلی مرتبہ جتنے وقت صحیح حیض کا خون آیا ہے وہ اس کی عادت کہلائے گی۔ [۲]

(۲)......حائضہ معتادہ: جس خاتون کو ایک یا زیادہ مرتبہ صحیح حیض آ چکنے کے ساتھ ساتھ ایک یا زیادہ مرتبہ صحیح طہر کی حالت بھی پیش آ چکی ہو اس کو معتادۃ الحیض والطہر (یعنی حیض وطہر دونوں اعتبار سے عادت والی) کہا جاتا ہے۔ [۳]

اسی طرح مستحاضہ عورتیں بھی بنیادی طور پر دو طرح کی ہوتی ہیں:

---

[۱] (ودم استحاضة) حكمه (كرعاف دائم) وقتا كاملا (لا يمنع صوما وصلاة) ولو نفلا (وجماعا) (در مختار مع الشامية ج ا ص ۲۹۸)

[۲] والمبتدأة من كانت في اول حيض او نفاس فاذا بلغت برؤية الدم او الولادة واستمر بها الدم فحيضها عشرة ونفاسها اربعون وطهرها عشرون (رسائل ابن عابدين ج ا ص ۷۶)

[۳] حائضہ معتادہ کی دو صورتیں اور بھی ہیں جو ایک لحاظ سے حائضہ بنتی ہیں اور دوسرے لحاظ سے مستحاضہ ان کی وضاحت اور حکم ان شاء اللہ عنقریب بیان کیا جائے گا۔

(والمعتادة من سبق منها) من حين بلوغها (دم و طهر صحيحان) لو بلغت فرأت ثلاثة دما و خمسة عشر طهرا فاذا استمر بها الدم فلها في زمن الاستمرار عادتها (او احدهما) بان رأت دما صحيحا

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

(۱)......مستحاضہ مبتدأہ **(۲)......مستحاضہ معتادہ**

(۱)......مستحاضہ مبتدأہ: جس خاتون کو پہلی مرتبہ فرج کے راستے خون آیا اور حقیقۃً یا حکماً حیض کی اکثر مدت یعنی دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے بڑھ گیا اس کو مستحاضہ مبتدأہ کہا جاتا ہے۔ [۱]

تشریح: حقیقۃً حیض کی اکثر مدت سے خون بڑھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کو مثلاً ۲۴۱ گھنٹے یا اس سے زیادہ وقت تک خون آیا۔

اور حکماً حیض کی اکثر مدت سے خون بڑھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کو بظاہر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) یا اس سے کم خون آیا لیکن خون بند ہونے کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی پھر خون آنا شروع ہوگیا۔تو چونکہ پاکی کی کم ازکم مدت پوری ہونے سے پہلے ہی دوبارہ خون آجائے تو پہلے خون سے لیکر دوسرے خون تک کی تمام مدت مسلسل خون جاری رہنے کے حکم میں ہوتی ہے، اس لئے ایسی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ حکماً حیض کا خون اکثر مدت سے بڑھ گیا۔

(۲)......مستحاضہ معتادہ: جو خاتون معتادہ ہو (خواہ حیض وطہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ ہو یا فقط حیض یا فقط طہر کے اعتبار سے معتادہ ہو) اس کو اگر استحاضہ کا خون آجائے تو وہ مستحاضہ معتادہ کہلاتی ہے۔اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱)...... وہ خاتون جو حیض اور طہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ ہو ایسی خاتون کو معتادۃ الحیض والطہر (یعنی حیض اور طہر دونوں کے اعتبار سے عادت والی) کہا جاتا ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وطھرا فاسدا کما لورأت خمسة دما واربعة عشر طهرا ثم استمر الدم فحيضها من اول الاستمرار خمسة لانها دم صحيح وطهرها بقية الشهر لان ما رأته طهر فاسد لا تصير به معتادة فلم يصلح لنصب العادة ايام الاستمرار او بالعكس كما لو رأت احد عشر دما و خمسة عشر طهرا ثم استمر الدم لكن الطهر هنا صحيح ظاهرا فقط لفساده بفساد الدم فلا تثبت به العادة كماقدمناه فحكمها حكم من بلغت مستحاضة فحيضها عشرة من اول الاستمرار وطهرها عشرون هو الصحيح كما فى المحيط(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۶)

[۱] (قال فى اقسام الدماء الفاسدة)(...والرابع ما جاوز اكثر الحيض والنفاس الى الحيض الثانى)فى المبتدأة فكلمازاد على الاكثر واقعا بين حيضين او نفاس و حيض فهو استحاضة فقوله الى الحيض الثانى بيان لغاية المجاوزة لا لا شتراط الاستمرار(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص۹۸)

www.idaraghufran.org

مثال: کسی خاتون کو ۵ دن حیض آیا پھر وہ ۲۰ دن پاک رہی تو یہ خاتون معتادۃ الحیض والطہر (یعنی حیض اور طہر دونوں کے اعتبار سے عادت والی) ہے، اگر اس خاتون کو استحاضہ کا خون جاری ہوجائے، تو اس کا حیض اور طہر عادت کے مطابق ہوگا، اس کے علاوہ باقی وقت استحاضہ کا شمار ہوگا۔

(۲)...... وہ خاتون جو فقط حیض کے اعتبار سے معتادہ ہو ایسی خاتون کو معتادۃ الحیض فقط (یعنی فقط حیض کے اعتبار سے عادت والی) کہا جاتا ہے۔ [۱]

مثال: کسی خاتون کو زندگی میں پہلی مرتبہ پانچ دن خون آیا پھر اسے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) خون نہیں آیا پھر ایک دن خون آیا پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) خون نہیں آیا پھر استحاضہ کا خون مسلسل جاری ہوگیا تو یہ خاتون فقط حیض کے اعتبار سے معتادہ ہے، لہٰذا اس کا حیض عادت کے مطابق ہوگا، اور حیض کے دنوں کے علاوہ ۳۰ دن پورے ہونے تک باقی دن طہر کے ہونگے، جب تک طہر صحیح کی حالت اسے پیش نہ آئے۔

(۳)...... جو خاتون فقط طہر کے اعتبار سے معتادہ ہو ایسی خاتون کو معتادۃ الطہر فقط (یعنی فقط طہر کے اعتبار سے عادت والی) کہا جاتا ہے۔ [۲]

مثال: کسی ایسی خاتون کے ہاں پہلی مرتبہ بچہ پیدا ہوا جس کو اس سے پہلے حیض کا خون ایک مرتبہ بھی نہیں آیا پھر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک خون آیا اس کے بعد کم از کم پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ وقت تک خون نہیں آیا پھر استحاضہ کا خون مسلسل جاری ہوگیا یہ خاتون فقط طہر کے اعتبار سے معتادہ ہے، لہٰذا اس کا طہر تو عادت کے مطابق ہوگا، اور حیض خون مسلسل جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات ہوگا۔ [۳]

---

[۱] (وان كان الدم صحيحا والطهر فاسدا يعتبر الدم) فى نصب العادة فترد اليه فى زمن الاستمرار (لا الطهر) بل يكون طهرها فى زمن الاستمرار مايتم به الشهر (رسائل ابن عابدين ج ا ص ۹۶)

[۲] (وان رأت طهرا صحيحا ثم استمر الدم ولم تر قبل ا لطهر حيضا اصلا كمراهقة بلغت بالحبل فولدت ورأت اربعين دما ثم خمسةعشر طهرا ثم استمر الدم فحيضها عشرة من اول الاستمرار وطهرها خمسةعشر) ردا الىٰ عادتها فيه (وذلک دأبها) ما دام الاستمرار (وكذا الحكم) وهو جعل مارأت من الطهر عادة لها (اذا زاد الطهر) على خمسة عشر (لانه صحيح يصلح لنصب العادة) (رسائل ابن عابدين ج ا ص۹۷)

[۳] (والمعتادة من سبق منها) من حين بلوغها (دم و طهر صحيحان) ...... (اواحدهما) بان رأت دما صحيحا و طهرا فاسدا (رسائل ابن عابدين ج ا ص۷۶)

www.idaraghufran.org

مبتدأہ کے حیض واستحاضہ کی صورتیں

پہلی صورت: جس خاتون کو پہلی مرتبہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) یا اس سے کم خون آئے لیکن حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم نہ ہو تو یہ تمام خون اس کا حیض شمار ہوگا (اور اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے یا اس سے زیادہ جتنے دن وہ پاک رہے گی وہ اس کا طہر شمار ہوگا) اور آئندہ کے لئے یہ خاتون معتادۃ الحیض والطہر کہلائے گی۔

دوسری صورت: مبتدأہ کا خون اگر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے تجاوز کر جائے تو دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض شمار ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔ [1]

تنبیہ: یاد رہے کہ طہر متخلل (پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے سے کم مدت کی پاکی) مسلسل خون کے حکم میں ہے پس اگر کسی مبتدأہ نے ایک لمحہ خون دیکھا پھر چودہ دن تک کچھ خون نہ دیکھا پھر ایک لمحہ خون دیکھا تو پہلی مرتبہ خون دیکھنے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک حیض ہوگا لہٰذا دس دن دس رات پورے ہونے پر یہ عورت غسل کرے اور اگر رمضان کے مہینے میں ایسی صورتحال پیش آئے اور کوئی عورت ان دنوں کے روزے رکھ چکی ہو تو ان کی قضا بھی کرے۔ [2]

تیسری صورت: مبتدأہ کو تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم خون آئے پھر وہ پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ وقت پاک رہے اس کے بعد پھر اسے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم خون آئے تو دونوں خونوں کے درمیان طہر تام (یعنی پندرہ دن پندرہ رات یا اس سے زیادہ مدت) کے حائل ہونے کی وجہ سے یہ دونوں خون الگ الگ شمار ہوں گے لہٰذا دو خونوں کی درمیانی مدت پاکی کی شمار ہوگی اور آگے پیچھے کے دونوں خون چونکہ حیض کی کم سے کم مدت

---

[1] (المبتدأة والمعتادة)......(اما الاولى فكل مارأت) اى كل دم رأته (حيض)ان لم يكن اقل من نصاب (ونفاس) الواو بمعنى او (الا ما جاوز اكثرهما) اى العشرة والاربعين(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۶)

[2] (ولاتنس).....(كون الطهر الناقص)......(كالمتوالى).....فان رأت المبتدأة ساعة).......(دما ثم اربعة عشريو ما طهرا ثم ساعة دما).....(فالعشرة من اوله) .... (حيض) ...... (فتغتسل) ...... (وتقضى صومها)(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۶)

www.idaraghufran.org

یعنی تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم ہیں لہٰذا وہ خون استحاضہ شمار ہونگے اور یہ عورت ابھی حائضہ نہیں کہلائے گی)

چوتھی صورت: مبتدأہ کو پہلی مرتبہ (مثال کے طور پر) پانچ دن خون آیا پھر مثلاً تیرہ دن تک اسے خون نہیں آیا اس کے بعد پھر کچھ دن خون آیا تو شروع کے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) حیض کے شمار ہوں گے اور بعد میں آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا۔ کیونکہ دو خونوں کے درمیان طہر تام (پندرہ دن پندرہ رات کی مدت) حائل نہیں ہے اس لئے درمیان کے یہ تیرہ دن مسلسل خون کے حکم میں ہوں گے۔ پس شروع کے دس دنوں میں پانچ دن حقیقی حیض کے کہلائیں گے اور باقی پانچ دن حکمی حیض کے کہلائیں گے۔

معتادہ سے متعلق چند بنیادی باتیں

معتادہ کے حیض واستحاضہ کی صورتیں سمجھنے سے پہلے معتادہ کے بارے میں چند بنیادی باتیں جان لی جائیں۔

عادت کی حقیقت

کوئی خاتون مبتدأہ ہو یا معتادہ اس کو فرج کے راستے آنے والا خون اگر دمِ صحیح ہے تو وہ اس کی عادت ہے۔

خواتین کو عادت یادرکھنے کی اہمیت

کوئی خاتون مبتدأہ ہو یا معتادہ اس پر لازم ہے کہ جب اسے فرج کے راستے خون آئے تو خون شروع ہونے کی تاریخ، وقت، بلکہ گھنٹے اور منٹ بھی خوب اہتمام سے نوٹ کرلے یا یادرکھے، اور جب خون آنا بند ہو تو خون بند ہونے کی تاریخ وقت بلکہ گھنٹے اور منٹ بھی خوب اہتمام سے نوٹ کرلے یا یادرکھے یہ اہتمام نہ کرنے کی صورت میں بسا اوقات مسائل میں بہت پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں، اور پاکی ناپاکی کے نازک شرعی احکام سخت مشکل ہوجاتے ہیں، جن کو حل کرنے اور سلجھانے میں بہت دشواری پیش آتی ہے۔ [1]

---

[1] اعلم انه يجب على كل امرأة حفظ عادتها فى الحيض والنفاس والطهر عددا ومكانا ككونه خمسة مثلا من اول الشهر او آخره مثلا واطلق المكان على الزمان تجوزا (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۹)

www.idaraghufran.org

عادت یاد رکھنے کا طریقہ

ہر خاتون کو خواہ وہ مبتدأہ ہو یا معتادہ اپنے حیض وطہر کی عادت کو اپنے پاس محفوظ رکھنا ضروری ہے۔اوراس کا طریقہ یہ ہے کہ مثال کے طور پر 3 رمضان بروز بدھ صبح 11 بجکر 20 منٹ پر (حیض کا) خون آنا شروع ہوااور 8 رمضان بروز پیر صبح 8 بجکر 25 منٹ پر خون آنا بند ہوگیا۔

اس کے بعد 25 رمضان بروز جمعرات صبح 10 بجے (حیض کا) خون آنا شروع ہوا جو 30 رمضان بروز منگل شام 6 بجکر 40 منٹ تک آتا رہا۔

گویا اس خاتون کے حیض کی عادت ۴ دن ۲۱ گھنٹے ۵ منٹ، اور طہر کی عادت ۱۷ دن، ا یک گھنٹہ، ۳۵ منٹ کہلائے گی۔

اس بیان کردہ مثال کے طریقے پر ہر خاتون کو خواہ وہ مبتدأہ ہو یا معتادہ اپنے حیض وطہر کی عادت کو اپنے پاس محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

عادت کا بدلنا

معتادہ کی عادت تبدیل ہونے کے لئے ایک مرتبہ عادت کے خلاف حیض آنا کافی ہے، پس ہر آنے والے حیض کے لئے اس سے گذشتہ حیض کی مدت عادت شمار ہوگی۔

معتادہ کے حیض واستحاضہ کی صورتیں

معتادۃ الحیض والطہر (حیض وطہر دونوں کے اعتبار سے عادت والی) عورت کو حیض کا خون گذشتہ عادت کے مطابق آتا رہے تو اس کا حکم ظاہر ہے کہ گذشتہ ایامِ عادت کے مطابق حیض ہوگا، باقی طہر ہوگا، لیکن اگر گذشتہ عادت کے خلاف حیض کا خون آنے لگے تو اس کا سمجھنا ضروری بھی ہے اور قدرے دشوار بھی ہے۔

ذیل میں عادت تبدیل ہونے کی صورتیں مثالوں سمیت تحریر کی جارہی ہیں، جن سے معتادہ کے حیض واستحاضہ کی عام طور پر پیش آمدہ صورتوں کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے اور چونکہ اکثر صورتوں میں عادت تبدیل ہو جاتی ہے اس لئے اس کو عادت تبدیل ہونے کی صورتوں سے

www.idaraghufran.org

موسوم کیا گیا ہے۔ [1]

عادت تبدیل ہونے کی صورتیں

پہلی صورت: معتادہ کا خون گذشتہ عادت کے خلاف آیا اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ ہوگیا، اور تمام ایامِ عادت میں خون آیا، تو اس صورت میں پچھلی عادت برقرار رہے گی، لہٰذا گذشتہ عادت کے مطابق حیض ہوگا، باقی استحاضہ ہوگا۔

مثال نمبر(۱)......: ۷دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادۃ الطہر کو خلافِ عادت ۱۷دن پاکی کے بعد ۱۲دن خون آیا، تو گذشتہ ایامِ عادت (یعنی ۲۱ تا ۲۷ = ۷دن) حیض ہوگا، اور ابتدائی ۳دن (۱۷تا ۲۰) اور آخری دو دن (۲۸۔۲۹) استحاضہ ہوگا۔

مثال نمبر(۲)......: ۷دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادۃ الطہر کو ۲۰ دن پاکی کے بعد خلافِ عادت ۱۱دن خون آیا، تو اس صورت میں گذشتہ عادت کے مطابق ابتدائی ۷دن حیض ہوگا، باقی ۴دن استحاضہ ہوگا۔

مثال نمبر(۳)......: ۷دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادۃ الطہر کو خلافِ عادت ۱۶دن پاکی کے بعد ۱۱دن خون آیا، تو اس صورت میں گذشتہ عادت کے مطابق آخری ۷دن حیض ہوگا، ابتدائی ۴دن استحاضہ ہوگا۔

دوسری صورت: معتادۃ کا خون گذشتہ عادت کے خلاف آیا، اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ ہوگیا، اور تمام ایامِ عادت میں خون نہیں آیا، بلکہ بعض ایامِ عادت میں آیا، مگر ایامِ عادت میں خون نصابِ حیض کے بقدر (یعنی ۷۲ گھنٹے یا اس سے زیادہ دیر تک) آیا تو اس صورت میں گنتی کے لحاظ سے عادت بدل جائے گی، زمانہ کے لحاظ سے باقی رہے گی، لہٰذا جو خون گذشتہ ایامِ عادت کے مطابق آیا، وہ حیض شمار ہوگا، باقی استحاضہ ہوگا۔

مثال......: ۵دن کی معتادۃ الحیض اور ۱۷دن کی معتادۃ الطہر کو ۱۸دن پاکی کے بعد ۱۱دن خون

[1] (واما) الثانیة وھی (المعتادۃ فان رأت مایوافقھا) ای یوافق عادتھا زمانا وعددا (فظاھر) ای کلہ حیض ونفاس (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۶و۸۷)

www.idaraghufran.org

آیا، تو اس صورت میں ابتدائی ۴ دن حیض ہوگا، اور باقی ۷ دن استحاضہ ہوگا، اور اس خاتون کی عادت آئندہ ۴ دن حیض اور ۱۸ دن طہر کی ہوگی۔

تیسری صورت: معتادہ کا خون گذشتہ عادت کے خلاف آیا، اور دس دن دس رات سے زیادہ ہوگیا، اور تمام ایامِ عادت میں خون نہیں آیا، بلکہ عادت کے کچھ دنوں میں خون آیا، اور ایامِ عادت میں آنے والا خون نصابِ حیض (یعنی کم از کم ۷۲ گھنٹے) کے برابر بھی نہیں ہے، بلکہ اس سے کم ہے، تو اس صورت میں زمانے کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، گنتی کے لحاظ سے باقی رہے گی۔

مثال نمبر(۱)......: ۶ دن کی معتادۃ الحیض اور ۱۶ دن کی معتادۃ الطہر کو ۲۰ دن پاکی کے بعد ۱۱ دن خون آیا، تو اس صورت میں ابتدائی ۶ دن حیض ہوگا، اور باقی ۵ دن استحاضہ ہوگا، اور آئندہ کے لئے عادت زمانہ کے لحاظ سے بدل جائے گی، گنتی کے لحاظ سے باقی رہے گی۔

مثال نمبر(۲)......: ۸ دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۲ دن کی معتادۃ الطہر کو ۲۸ دن پاکی کے بعد ۱۲ دن خون آیا، تو اس صورت میں شروع کے ۸ دن حیض ہوگا، اور آخر کے ۴ دن استحاضہ ہوگا۔

چوتھی صورت: معتادہ کا خون گذشتہ عادت کے خلاف آیا، اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ ہوگیا، اور ایامِ عادت میں کسی دن خون نہیں آیا، تو اس صورت میں بھی گنتی کے لحاظ سے عادت برقرار رہے گی، زمانہ کے لحاظ سے بدل جائے گی۔

مثال نمبر(۱)......: ۹ دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۱ دن کی معتادۃ الطہر کو ۳۲ دن پاکی کے بعد ۱۳ دن خون آیا، تو اس صورت میں شروع کے ۹ دن حیض ہوگا، آخر کے ۴ دن استحاضہ ہوگا، اور آئندہ کے لئے زمانہ کے لحاظ سے عادت بدل جائے گی۔

مثال نمبر(۲)......: ۳ دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۷ دن کی معتادۃ الطہر کو ۱۵ دن پاکی کے بعد ۱۱ دن خون آیا، تو اس صورت میں شروع کے ۳ دن حیض ہوگا، اور آخر کے ۸ دن استحاضہ ہوگا، اور زمانہ کے لحاظ سے عادت بدل جائے گی۔

پانچویں صورت: معتادہ کا خون گذشتہ عادت کے خلاف آیا، لیکن دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے زیادہ نہیں ہوا، تو وہ سارا خون حیض شمار ہوگا، بشرطیکہ یہ خون گذشتہ حیض سے کم از کم پندرہ

www.idaraghufran.org

دن پندرہ رات (یعنی پورے ۳۶۰ گھنٹے) کے بعد آئے، اور کم از کم تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک آیا ہو، تو آئندہ کے لئے اس خاتون کی عادت گنتی اور زمانہ دونوں کے لحاظ سے بدل جائے گی، یا فقط گنتی کے لحاظ سے بدل جائے گی؛ اور زمانہ کے لحاظ سے باقی رہے گی، یا فقط زمانہ کے لحاظ سے بدل جائے گی؛ اور گنتی کے لحاظ سے باقی رہے گی۔

مثال نمبر (۱)......: ۴ دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادۃ الطہر کو ۱۶ دن پاکی کے بعد ۳ دن خون آیا، تو اس صورت میں عادت زمانہ اور گنتی دونوں لحاظ سے بدل گئی۔

مثال نمبر (۲)......: ۴ دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادۃ الطہر کو ۲۰ دن پاکی کے بعد ۳ دن خون آیا، تو اس صورت میں فقط گنتی کے لحاظ سے عادت بدل گئی، زمانہ کے اعتبار سے باقی رہے گی۔

مثال نمبر (۳)......: ۴ دن کی معتادۃ الحیض اور ۲۰ دن کی معتادۃ الطہر کو ۲۵ دن پاکی کے بعد ۴ دن خون آیا، تو اس صورت میں گنتی کے لحاظ سے عادت برقرار رہے گی، زمانہ کے لحاظ سے بدل گئی (دلائل کے لئے ملاحظہ ہو رسائل ابن عابدین ج اص ۸۷ تا ص ۹۰)

ان میں سے جو صورت بھی منطبق ہو اس عورت کیلئے اسی صورت کے احکام جاری ہونگے۔

ایامِ عادت سے پہلے خون آنے کی مختلف صورتوں میں نماز کا حکم

طہرِ صحیح کے بعد اگر ایامِ عادت میں خون نظر آئے تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دینا ضروری ہے، عادت سے پہلے آئے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(۱) ایام عادت سے اتنے دن پہلے خون نظر آئے کہ اگر ان دنوں کو ایامِ عادت سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے بھی بڑھ جائے۔

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ ایامِ عادت سے قبل تک نماز پڑھے گی، مثلاً عادت حیض میں آٹھ دن اور طہر میں بائیس دن ہے۔ پندرہ دن طہر کے بعد خون دیکھا تو بائیس دن پورے ہونے تک نماز پڑھے گی، اس سے پہلے نماز چھوڑنا جائز نہیں۔

(۲) مجموعہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے نہ بڑھے۔

www.idaraghufran.org

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے، جیسے عادت حیض میں ۸ دن اور طہر میں ۲۲ دن ہے۔ بیس دن طہر کے بعد خون نظر آیا، تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، پھر اگر ایامِ عادت میں رُک جائے تو پورا حیض ہوگا، اگر اتنا بڑھ جائے کہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے بھی تجاوز کر جائے تو صرف ایامِ عادت کے آٹھ دن حیض کے ہوں گے اور عادت سے پہلے اور بعد کے دن استحاضہ کے ہوں گے۔

(۳) مجموعہ دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے اتنا بڑھے کہ اس خون اور ایامِ عادت کے خون کو مستقل حیض بنانا درست ہو، یعنی ایامِ عادت سے کم از کم اٹھارہ دن اٹھارہ رات (یعنی ۴۳۲ گھنٹے) پہلے آئے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے۔

مثلاً: عادت حیض میں سات دن اور طہر میں چالیس دن ہے پھر بیس دن طہر کے بعد خون دیکھا تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، کیونکہ شروع کے تین دن اگر مسلسل خون آ کر رُک جائے پھر دوبارہ ایامِ عادت میں آئے تو شروع کے تین دن کو مستقل اور ایامِ عادت کو مستقل حیض بنانا درست ہے، اس لئے کہ اس صورت میں دونوں خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) طہرِ صحیح پایا جانا ممکن ہے۔ [۱]

---

[۱] (او ابتداء) الدم(قبلها) ای قبل العادة فانها تترک الصلاة کما رأته لاحتمال انتقال العادة(الا اذا کان الباقی من ایام طهرها مالو ضم الی حیضها جاوز العشرةمثلا امرأة عادتها فی الحیض سبعة وفی الطهر عشرون رأت بعد خمسة عشر من طهرها دما تؤمر بالصلاة الی عشرین)لان الظاهر انها تری ایضا فی السبعة ایام عادتهافاذارأت قبل عادتها خمسة یزید الدم علی العشرة واذا زاد علیها ترد الی عادتها فلا یجوز لها ترک الصلاة قبل ایام عادتهاهذا ما ظهر لی وقال المص هکذااطلقوا لکن ینبغی ان یقید بمااذالم یسع الباقی من الطهر اقل الحیض والطهر والا فلا شک فی ان من عادتهاثلاثة فی الحیض واربعون فی الطهر اذا رأت بعد العشرین تؤمر بترک الصلاة انتهٰی ای لان ما تراه بعد العشرین لو استمر حتٰی بلغ ثلاثا یکون حیضا قطعا لانه تقدمه طهر صحیح وما بعد هذه الثلاث الی ایام العادة طهر صحیح ایضافیکون فاصلابین الدمین ولا یضم الی الدم الثانی وحینئذفلایکون الثانی مجاوزاللعشرةحتی تردلعادتها (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

www.idaraghufran.org

دوسرا باب

نفاس واستحاضہ کا بیان

اس باب کے شروع میں نفاس سے متعلق بنیادی باتیں بیان کی جائیں گی مگر چونکہ نفاس اوراستحاضہ کی مختلف صورتوں کو سمجھنے کے لئے نفاس واستحاضہ کے علاوہ طہر سے متعلق بنیادی باتیں معلوم ہونا بھی ضروری ہیں اس لئے یہاں بھی استحاضہ وطہر سے متعلق پہلے باب میں بیان کی گئی بنیادی باتیں ذہن میں حاضر رکھنا ضروری ہے۔

نفاس سے متعلق چند بنیادی باتیں

نفاس کی حقیقت

نفاس وہ خون کہلاتا ہے جو پورا یا اکثر بچہ پیدا ہونے کے بعد رِحم سے جاری ہوکر فرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے باہر نکلے۔ [۱]

جبکہ اس بچے کی ولادت سے چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی اور بچہ پیدا نہ ہو چکا ہو۔ [۲]

نفاس کی مدت

نفاس کی کم از کم مدت متعین نہیں ہے ایک لمحہ بھی ہوسکتا ہے اوراس سے زیادہ بھی اورزیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) ہے۔

---

[۱] اگرکسی خاتون کے پیٹ کے راستے (یعنی بڑے آپریشن کے ذریعے) بچہ پیدا ہوا تو جب تک بچہ کی ولادت کے بعد فرج (یعنی شرمگاہ) سے خون نہ نکلے اس وقت تک نفاس کا حکم نہ لگے گا اور جب خون فرج سے آنا شروع ہوگا تب نفاس کا حکم لگے گا۔ کیونکہ نفاس کا حکم فرج سے خروج کے ساتھ خاص ہے۔

(ولو خرج الولد من غير الفرج) كجرح ببطنها(ان خرج الدم من الفرج فنفاس والا فلا) (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۲)

[۲] (والنفاس كذالک عقيب خروج اكثر ولدلم يسبقه ولد مذ اقل من ستة اشهر)احترازاً عن ثانی التوأمين فانه لا يكون نفاسا فی الاصح (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۴)

www.idaraghufran.org

تشریح:...... یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ ہر خاتون کو ہر دفعہ بچہ کی ولادت کے بعد پورے چالیس دن تک خون آنا ضروری نہیں بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد تھوڑی دیر خون آ کر بند ہوجائے لہٰذا آج کل بچہ کی ولادت کے بعد بہت سی خواتین کا بہرصورت چالیس دن تک اپنے آپ کو ناپاک سمجھنا اور نماز روزہ چھوڑے رکھنا درست نہیں ہاں زیادہ سے زیادہ اس خون کی مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) ہے یعنی چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ یہ خون نہیں آ سکتا البتہ کم ہوسکتا ہے۔

یہاں تک کہ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد بالکل بھی خون نہ آئے۔ یا ایک لمحہ خون آ کر بند ہوجائے تو اس کا بہرحال چالیس دن پورے ہونے تک پاک ہونے کا انتظار کرتے رہنا درست نہیں ہوگا۔ [۱]

نفاس کی قسمیں

نفاس کے خون کا بھی حیض کے خون کی طرح مسلسل جاری رہنا شرط نہیں ہے۔ اور نہ ہر دن خون آنا ضروری ہے۔ اس لئے اگر زمانۂ نفاس کے بعض ایام یا بعض اوقات میں خون بالکل نہ آئے لیکن خون کی ابتدا اور انتہا تک کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) بن جائے تو وہ سارا عرصہ نفاس کا ہی شمار ہوگا۔ اور جن ایام یا اوقات میں بظاہر خون نہیں آیا وہ بھی نفاس کے حکم میں ہوں گے۔ [۲]

---

[۱] (واقل النفاس لا حدله)بل هو ما يوجد ولو ساعة (حتى اذا ولدت فانقطع الدم) عقب ذلک(تغتسل و تصلى) فليس له نصاب ...... (واكثره) اى النفاس(اربعون يوما)(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص۷۷)

[۲] (وكذا الطهر الفاسد)المتخلل بين الدمين (فى النفاس) لايفصل بينهما ويجعل كالدم المتوالى حتى لو ولدت فانقطع دمها ثم رأت آخر الاربعين دما فكله نفاس كما مر(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۷۹)

(ولو ولدت) اى المبتدأة (فانقطع دمها) بعد ساعة مثلا(ثم رأت آخر الاربعين) اى فى آخر يوم منها (دما فكله نفاس) لما مر فى المقدمة ان الطهر المتخلل فى الاربعين قليلاً كان او كثيراً كله نفاس لان الاربعين فى النفاس كالعشرة فى الحيض و جميع ما تخلل فى العشرة حيض فكذا فى الاربعين(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۶)

www.idaraghufran.org

اسی سے نفاس کی دو قسمیں بھی معلوم ہو گئیں۔

(الف)...... حقیقی نفاس: حقیقی نفاس یہ ہے کہ نفاس کے زمانے میں حقیقت میں خون آ رہا ہو

(ب)...... حکمی نفاس: حکمی نفاس یہ ہے کہ حقیقت میں خون تو نہ آ رہا ہو لیکن نفاس کا زمانہ ہونے کی وجہ سے شریعت نے اس زمانے پر نفاس کا حکم لگا دیا ہو۔

لہٰذا اگر کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد آنے والے خون کی ابتداء سے لیکر انتہا تک کی مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) ہو تو وہ ساری مدت نفاس کی شمار ہوگی، اگرچہ درمیان میں کئی دن اور کئی گھنٹے خون بالکل نہ آیا ہو (رسائل ابن عابدین ج۱ص۸۶)

تنبیہ: نفاس کی مدت میں دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) فاصل نہیں بنتے لہٰذا کسی خاتون کو بچہ کی ولادت کے بعد آنے والے خون کی ابتداء سے لے کر انتہاء تک کی مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو تو وہ ساری مدت نفاس کی شمار ہوگی اگرچہ درمیان میں کچھ دن خون بالکل نہ آیا ہو اور خواہ جن دنوں میں خون نہیں آیا وہ پندرہ دن سے کم ہوں یا زیادہ مثلاً دو دن خون آیا پھر بیس دن تک کوئی خون نہیں آیا پھر پانچ دن خون آیا تو یہ درمیان والے بیس دن نفاس کے شمار ہوں گے۔ اور یہ نفاس حکمی کہلائے گا۔ اور شروع کے دو دن اور اخیر کے پانچ دن حقیقی نفاس کہلائے گا۔ ہاں اگر مجموعی طور پر دونوں خونوں کی مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے بڑھ جائے تو وہ سارا عرصہ نفاس نہیں کہلائے گا۔ بلکہ قاعدے کی رو سے دیکھا جائے گا کہ کتنے دن نفاس کے ہیں اور کتنے دن استحاضہ کے ہیں۔ [1]

نفاس کا رکن

نفاس کا رکن بھی وہی ہے جو حیض کا رکن ہے یعنی بچے کی ولادت کے بعد خون کا فرجِ داخل سے

---

[1] قال أبو حنيفة رحمه الله :الطهر المتخلل بين الاربعين فى النفاس لا يعتبر فاصلا بين الدمين، سواء كان أقل من خمسة عشر أو خمسة عشر أو أكثر منها، ويجعل احاطة الدمين بطرفيه كالدم المتوالى.وفى الخلاصة وعليه الفتوى (فتاوىٰ تاتارخانيه ج ا ص ۳۹۰)

(وكذاالطهر الفاسد)المتخلل بين الدمين (فى النفاس)لا يفصل بينهما ويجعل كالدم المتوالى حتى لوولدت فانقطع دمهاثم رأت آخر الاربعين دمافكله نفاس كما مر (رسائل ابن عابدين ج ا ص ۷۹)

www.idaraghufran.org

فرج خارج کی طرف ظاہر ہوجانا۔ [1]

نفاس کے رنگ

حیض کے رنگ کی طرح نفاس کے رنگ کا سرخ ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ سُرخ، سیاہ، زرد، خاکی، گدلا، سبز۔ان میں سے ہر قسم کے رنگ کا نفاس آ سکتا ہے جبکہ وہ ضابطے کی رو سے نفاس بن سکتا ہو یعنی اس میں نفاس کے ثبوت کی تمام ضروری باتیں پائی جاتی ہوں (امدادالاحکام ج۱ص۳۶۴)

نفاس ثابت ہونے کے لئے ضروری باتیں

بچہ کی ولادت کے بعد کسی خاتون کوفرج کے راستے آنے والے خون کے نفاس بننے کے لئے درج ذیل چھ باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

(1)...... پورا یا اکثر بچہ پیدا ہونے کے بعد خون آئے لہٰذا اکثر بچہ پیدا ہونے سے پہلے جوخون آئے وہ نفاس نہیں کہلائے گا۔

(2)...... چونکہ بچہ سے مراد یہ ہے کہ نومولود کے سب اعضاء یا بعض اعضاء (مثلاً بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ) ظاہر ہوچکے ہوں اس لئے اگر کسی خاتون کا حمل ساقط ہوگیا اور ایسی حالت میں ساقط ہوا کہ ابھی تک اس کا کوئی ایک عضو بھی ظاہر نہیں ہوا تو اس کے بعد سے آنے والا خون نفاس نہیں کہلائے گا بلکہ حیض یا استحاضہ کا خون کہلائے گا اسی طرح اگر کسی خاتون کا چار ماہ (۱۲۰دن) سے کم کا حمل ایسی حالت میں ساقط ہوا ہے کہ اس کے اعضاء کا ظاہر ہونا نہ ہونا معلوم نہ ہوسکے تب بھی وہ نفاس کا خون شمار نہ ہوگا۔

(3)...... فرج کے راستے سے خون آئے لہٰذا اگر کسی خاتون کے آپریشن سے بچہ پیدا ہوا تو جب تک ولادت کے بعد فرج کے راستے خون نہ آئے گا نفاس کا حکم نہ لگے گا۔

(4)...... ولادت کے بعد آنے والے خون کا فرج داخل سے فرج خارج کی طرف ظاہر ہوجانا بھی ضروری ہے۔لہٰذا جب تک خون فرج داخل سے باہر نہ نکلے نفاس کا حکم نہ لگے گا۔

---

[1] یجب ان یعلم بان حکم الحیض والنفاس والاستحاضة لا یثبت الا بخروج الدم وظهوره وهٰذا هو ظاهر مذهب اصحابنا رحمهم الله وعليه عامة مشائخنا(فتاویٰ تاتارخانية ج ۱ ص ۳۳۰)

(5)...... نفاس بننے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس خون کی مدت ، ولادت کے بعد شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک زیادہ سے زیادہ مجموعی طور پر چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو، لہٰذا چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ آنے والا خون بھی سارے کا سارا نفاس نہ ہوگا بلکہ نفاس واستحاضہ کا ملاجُلا خون ہوگا۔ [۱]

(6)...... اس بچے کی ولادت سے چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی بچہ اس خاتون کے ہاں پیدا نہ ہو چکا ہو۔ لہٰذا اگر کسی خاتون کے ہاں چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی بچہ پیدا ہو چکا ہے تو اس دوسرے بچے کی ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا۔ [۲]

جس خون میں مذکورہ بالا چھ باتیں پائی جائیں وہ خون نفاس کہلائیگا اور جس خون میں ان چھ باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ ہوگی وہ نفاس نہیں ہوگا۔

نفساء (مبتدأہ ومعتادہ) کی حقیقت

نفاس والی عورت کو عربی زبان میں نفساء کہا جاتا ہے نفساء عورتیں بنیادی طور پر دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(الف)...... مبتدأہ (ب)...... معتادہ

(۱) نفساء مبتدأہ:...... جس خاتون کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون آئے اس کو نفساء مبتدأہ کہا جاتا ہے۔

(۲) نفساء معتادہ:...... جس خاتون کو اس سے پہلے بھی ایک یا زیادہ مرتبہ شرعی قاعدے کے مطابق نفاس کا خون آچکا ہو اس کو نفساء معتادہ کہا جاتا ہے۔

مبتدأہ کے نفاس واستحاضہ کی صورتیں

پہلی صورت: جس خاتون کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون آئے تو چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک کم یا زیادہ مسلسل یا وقفے وقفے سے جتنی دیر خون آئے وہ سب نفاس شمار ہوگا (اور

---

[۱] (واقل النفاس لا حد له حتى اذا ولدت فانقطع الدم تغتسل وتصلي واكثره اربعون يوما)(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص۷۷)

[۲] (واقل الطهر فى حق النفاسين ستة اشهر)لانه ادنى مدة الحمل فلو فصل اقل من ذلک كانا توأمين والنفاس من الاول فقط كما مر وياتي(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص۷۸)

www.idaraghufran.org

آئندہ کیلئے اس عورت کی عادت نفاس میں اتنی ہی مدت ہوگی جتنی دیر اسے اس مرتبہ خون آیا ہے)

دوسری صورت: اگر کسی خاتون کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ آئے تو چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) نفاس شمار ہوگا اور باقی استحاضہ شمار ہوگا

(اور آئندہ کیلئے اس عورت کی عادت نفاس میں چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے معتبر ہوگی)

تیسری صورت: اگر کسی خاتون کو پہلی مرتبہ نفاس کا خون مثلاً تیس دن تک آیا پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون آ گیا تو ایسی صورت میں بچے کی ولادت سے چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک نفاس شمار ہوگا اور بعد میں آنے والا خون استحاضہ کا شمار ہوگا۔ اس لئے کہ حیض ونفاس کے درمیان طہر تام (پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کا وقفہ ہونا ضروری ہے۔

چوتھی صورت: اگر اس (مذکورہ تیسری) صورت میں پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے کے بعد دوسرا خون آیا تو نفاس کے فقط تیس دن ہوں گے اس کے بعد دوسرے خون کی ابتداء تک تمام وقت پاکی کا شمار ہوگا اور دوسرے خون میں اگر حیض کے ثبوت کے لئے بیان کردہ تمام ضروری باتیں پائی جائیں تو حیض ہوگا ورنہ استحاضہ ہوگا یا حیض واستحاضہ ملا جلا ہوگا۔ [1]

نوٹ: طہر متخلل نفاس میں بھی ممکن ہے چنانچہ اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) کے دوران دو خونوں کے درمیان پاکی آ جائے تو یہ پاکی بھی نفاس کے حکم میں ہوگی خواہ یہ پاکی پندرہ دن ہو یا اس سے کم یا زیادہ یعنی یوں سمجھا جائے گا کہ پہلے خون سے دوسرے خون تک مسلسل خون جاری رہا جیسے ولادت کے بعد ایک دن خون آیا پھر بند ہو گیا اور ۳۸ دن تک

---

[1] (وان انقطع فی آخر ثلاثین ثم عاد قبل تمام خمس واربعین)من حین الولادة (فالاربعون نفاس)لجواز ختمه بالطهر كالحيض ويكون الدم الثانی استحاضة لما مرانه لا يتوالى حيض ونفاس بل لابد من طهر تام بينهما ولم يوجد (وان عاد بعد تمام خمس واربعين فالنفاس ثلاثون فقط) لان الطهر هنا تام بلغ خمسة عشر يومافيفصل بين الدمين لا يمكن جعله كالمتوالی بخلاف المسئلة التی قبله وحينئذ فان بلغت الدم الثانی نصابا فهو حيض والا فاستحاضة ولا ينافی ذالک ما مر من ان الطهر لا يفصل بين الدمين فی النفاس وان كان خمسة عشر فاكثر لان ذاک فيما اذا كان كل من الدمين فی مدة النفاس وهنا الدم الثانی وقع بعد الاربعين وحينئذ فان كان الطهر تاما فصل والا فلا كما اوضحناه آخر المقدمة(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۶)

www.idaraghufran.org

بند رہا پھر ایک دن یعنی چالیسویں دن خون آیا تو طہر متخلل کو مسلسل خون سمجھ کر چالیس دن تک سارا وقت نفاس شمار ہوگا۔ [1]

معتادہ کے نفاس واستحاضہ کی صورتیں

پہلی صورت: اگر کسی خاتون کو نفاس کا خون گذشتہ عادت کے مطابق آیا (یعنی جتنا وقت پچھلی مرتبہ نفاس کا خون آیا تھا اتنا ہی اس مرتبہ بھی آیا) تو اس خاتون کی نفاس کی عادت برقرار رہے گی۔ یعنی فقط گذشتہ عادت کے مطابق نفاس کا وقت شمار ہوگا۔

دوسری صورت: اگر کسی خاتون کو اس مرتبہ کے نفاس کا خون گذشتہ عادت کے مطابق نہ آیا تو اگر پورے چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) یا اس سے کم ہو تو تمام خون نفاس شمار ہوگا اور گذشتہ عادت بدل جائے گی خواہ اس مرتبہ کا خون گذشتہ عادت سے کم ہو یا زیادہ۔

مثال نمبر۱: ایک خاتون کی عادت نفاس میں تیس دن تھی اس مرتبہ اسے نفاس کا خون بیس دن آیا اور پھر بند ہو گیا تو اس مرتبہ کا نفاس بیس دن ہی شمار ہوگا (بشرطیکہ اس کے بعد نفاس کی اکثر مدت پوری ہونے تک بالکل خون نہ آئے) اور آئندہ کیلئے اس کی عادت نفاس کے اعتبار سے بدل گئی۔

مثال نمبر۲: ایک خاتون کی عادت نفاس میں تیس دن تھی اس مرتبہ اسے نفاس کا خون پینتیس دن آیا اور پھر بند ہو گیا تو اس مرتبہ کا نفاس پینتیس دن شمار ہوگا (بشرطیکہ اس کے بعد نفاس کی اکثر مدت پوری ہونے تک بالکل خون نہ آئے) اور آئندہ کیلئے اس کی عادت نفاس کے اعتبار سے بدل گئی۔

تیسری صورت: اگر کسی خاتون کو نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے زیادہ آئے تو اس خاتون کی نفاس کے اعتبار سے جو عادت پہلے تھی اتنا نفاس شمار ہوگا اور باقی دنوں کا خون استحاضہ شمار ہوگا۔

مثال: ایک خاتون کو پچھلی مرتبہ پندرہ دن نفاس کا خون آیا تھا اور اس مرتبہ نفاس کا خون پچاس دن

---

[1] (ولو ولدت) ای المبتدأة (فانقطع دمها) بعد ساعة مثلا (ثم رأت آخر الاربعين) ای فی آخر یوم منها (دما فكله نفاس) لما مر فی المقدمة ان الطهر المتخلل فی الاربعين قليلا كان او كثيرا كله نفاس لان الاربعين فی النفاس كالعشرة فی الحيض وجميع ما تخلل فی العشرة حيض فكذا فی الاربعين (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۸۶)

www.idaraghufran.org

آیا تو پہلے پندرہ دن نفاس شمار ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔ ؎۱

حیض وطہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ کے نفاس اور استحاضہ کی صورتیں

حیض وطہر دونوں کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) خاتون کو اگر نفاس کے بعد خون مسلسل جاری ہوگیا تو اس کے حیض وطہر گذشتہ عادت کے مطابق ہوں گے اگر نفاس پہلی مرتبہ آیا ہے تو چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹٦۰ گھنٹے) تک ہوگا اور اگر اس سے پہلے بھی ایک یا زیادہ مرتبہ نفاس کا خون آچکا ہے تو اس سے پچھلی مرتبہ جتنی دیر تک نفاس کا خون آیا تھا اس مرتبہ بھی اتنا ہی نفاس کا خون شمار ہوگا۔

پہلی مثال: عادت حیض میں چھ دن اور طہر میں چوبیس (۲۴) دن تھی اور پہلے نفاس کے بعد خون جاری ہوگیا۔

حکم: اس صورت میں نفاس چالیس دن چالیس رات ہوگا اور اس کے بعد چوبیس (۲۴) دن طہر کے اور پھر چھ (٦) دن حیض کے شمار ہوں گے۔

دوسری مثال: حیض میں عادت پانچ دن اور طہر میں پچیس (۲۵) دن تھی اور نفاس کی عادت تیس (۳۰) دن تھی اور اس دفعہ نفاس کے بعد مسلسل خون جاری ہوگیا، اور چالیس دن کے بعد بھی جاری رہا۔

حکم: اس صورت میں نفاس تو گذشتہ عادت کے مطابق تیس (۳۰) دن ہوگا پھر پچیس (۲۵) دن پاکی کے اور اس کے بعد پانچ (۵) دن حیض کے ہونگے۔

؎۱ (امثلة النفاس امرأة عادتها فی النفاس عشرون ولدت)بعد ذلک(فرأت عشرة دما وعشرین طهرا واحد عشر دما) تمثیل لقوله فان جاوز الاربعین لان الطهر فیها کالدم المتوالی لوقوعه بین دمین کما مر فعشرون من اول ما رأت نفاس وان ختم بالطهر ردا الی عادتها والباقی وهو احد و عشرون استحاضة (اورأت یوما دما و ثلاثین طهرا ویوما دما واربعة عشر طهرا و یوما دما) فنفاسها عشرون ایضا ردا الی عادتها للمجاوزة فان الطهر الثانی ناقص لا یفصل بین الدمین فهو کالدم المتوالی کالطهر الاول (او رأت خمسة دما واربعة وثلاثین طهراو یوما دما) تمثیل لقوله وان لم یجاوز انتقلت الی مارأته فالکل نفاس(اورأت ثمانیة عشر دما واثنین و عشرین طهرا ویوما دما) ظاهر کلامه انه تمثیل ایضا لقوله وان لم یجاوز وعلیه فالدم الاول نفاسها والاخیر استحاضة ولو بلغ نصابا کان حیض فقد انتقلت عادتها بنقصان یومین لعدم المجاوزة لان الطهر معتبرهنا لکونه تاما صحیحا لم یقع بین دمی نفاس لان الدم الثانی وقع بعد الاربعین واذا وقع بعدها لا یفسد الطهر التام بجعله کالدم المتوالی بخلاف الطهر الناقص لانه فاسد فی نفسه وبخلاف ما اذا وقع الدم الثانی فی الاربعین فانه یفسد الطهر مطلقا کما لو ولدت فرأت ساعة دما ثم رأت فی آخر الاربعین ساعة دما کما او ضحنا ہ فی النوع الاول من المقدمة هذا ما ظهر لی(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۸)

www.idaraghufran.org

چند متفرق مسائل

حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والے خون کا حکم

حمل ساقط ہونے کی تین صورتیں ہیں، جو مع احکام کے مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... مستبین الخلقۃ: اگر حمل ایسی حالت میں گرا ہے کہ اس کے سارے اعضاء یا کوئی ایک عضو (جیسے بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ) بن چکا ہو۔ تو اس کو مستبین الخلقۃ کہتے ہیں۔

حکم: اس کا حکم زندہ بچے جیسا ہے یعنی اس کے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہوگا۔

(۲)...... غیر مستبین الخلقۃ: اگر حمل ایسی حالت میں گرا ہے کہ اس کا کوئی ایک عضو بھی نہ بنا ہو تو اس کو غیر مستبین الخلقۃ کہتے ہیں۔

حکم: ایسا حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا بلکہ حیض یا استحاضہ کا خون ہوگا یعنی اگر وہ خون حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو اور طہر تام (یعنی پندرہ دن پندرہ رات ۳۶۰ گھنٹے) کے بعد آیا ہو تو حیض ہوگا ورنہ استحاضہ ہوگا۔

(۳)...... مشتبہ الخلقۃ: اگر حمل ایسی حالت میں گرا ہے کہ اس کے اعضاء کے بننے نہ بننے کا کچھ علم نہ ہو سکے، اور دونوں صورتوں میں اشتباہ رہے، تو اس کو مشتبہ الخلقۃ کہتے ہیں۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اگر حمل چار ماہ (ایک سو بیس دن) یا اس سے زیادہ کا ہو تو اسقاط کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا اس سے کم مدت کا ہو تو حیض یا استحاضہ ہوگا۔

یعنی اگر یہ آنے والا خون حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو اور طہر تام (یعنی پندرہ دن پندرہ رات ۳۶۰ گھنٹے) کے بعد آیا ہو تو حیض ہوگا ورنہ استحاضہ ہوگا۔ [۱]

---

[۱] (والسقط) بالحركات الثلاث الولد يسقط من بطن امه ميتا وهو مستبين الخلق والا فليس بسقط كذا فى المغرب فقوله (ان استبان بعض خلقه) لبيان انه لا يشترط استبانة الكل بل يكفى البعض (كالشعر والظفر) واليد والرجل والاصبع (فولد) اى فهو ولد تصير به نفساء وتثبت لها بقية

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور اگر گرنے والے حمل کی مدت کا علم نہ ہو تو اس کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ جس عورت کی عادت حیض میں دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) ہو اور طہر میں بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) ہو اور نفاس میں چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹٦۰ گھنٹے) ہو اور اس کا حمل اتفاق سے ایام حیض کے پہلے دن ساقط ہو کر خون جاری ہو جائے تو خون جاری ہونے کی ابتداء سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک یہ عورت ناپاک شمار ہوگی۔

کیونکہ ان دنوں میں صرف دو ہی احتمال ہیں کہ یہ دن یا حیض کے ہوں گے یا نفاس کے، اس لئے کہ اگر بچہ مستبین الخلقۃ ہوتا تو یہ دن نفاس کے ہوتے اور اگر غیر مستبین الخلقۃ ہوتا تو یہ دن حیض کے ہوتے اور ان دونوں حالتوں (یعنی حیض ونفاس کی حالت) میں عورت پر نماز پڑھنا نہ فرض ہوتا ہے اور نہ صحیح ہوتا ہے، جب دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہو جائے تو یہ عورت غسل کرلے اس لئے کہ اب حیض کی اکثر مدت پوری ہو چکی ہے اور اب اس بات کا امکان ہے کہ یہ عورت پاک ہو چکی ہو اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) تک صرف وضو کر کے نماز پڑھے گی، مگر یہ نمازیں شک کے ساتھ ہونگی کیونکہ ان دنوں میں طہر کے ساتھ ساتھ نفاس کا بھی امکان ہے۔

اس کے بعد دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) یقیناً نماز چھوڑے گی، کیونکہ ان دنوں میں دو ہی امکان ہیں کہ یہ دن حیض کے ہوں گے یا نفاس کے ہونگے۔

اس کے بعد غسل کرلے اس لئے کہ اب (اس دوسرے) حیض اور نفاس دونوں کی اکثر مدت پوری ہو چکی ہے اور بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) تک نماز پڑھے گی اور اگر مسلسل خون جاری رہے تو اسی طرح دس دن دس رات حیض اور بیس دن بیس رات طہر کا حساب کیا جاتا رہے گا۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الاحكام من انقضاء العدة ونحوها مما علمته آنفاوزاد فى البحر عن النهاية ولا يكون مارأته قبل اسقاطه حيضا اى لانها حينئذ حامل والحامل لا تحيض كما مر(والا) يستبن شئى من خلقه (فلا) يكون ولدا ولا تثبت به هذه الاحكام(ولكن ما رأته من الدم) بعد اسقاطه(حيض ان بلغ نصابا) ثلاثة ايام فاكثر(وتقدمه طهرتام)ليكون فاصلا بين هذا الحيض وحيض قبله (والا)يوجد واحد من هذين الشرطين او فقد احدهما فقط (فاستحاضة) (رسائل ابن عابدين الفصل الاول ج ا ص ۸۲)

www.idaraghufran.org

اور اگر اتفاق سے یہ حمل حیض کے تمام دن (دس دن دس رات) گزرنے کے بعد فوراً ہی ساقط ہوا، توحمل ساقط ہونے کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) تک صرف وضوکر کے نماز پڑھے گی، کیونکہ ان دنوں میں دو ہی امکان ہیں کہ یہ دن یا طہر کے ہوں گے یا نفاس کے ہوں گے۔

پھر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک یقیناً نماز روزہ نہیں کرے گی اس لئے کہ ان دنوں میں دو ہی امکان ہیں یہ دن حیض کے ہونگے یا نفاس کے ہوں گے۔

اس کے بعد غسل کر لے اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک صرف وضوکر کے نماز پڑھے اس لئے کہ ان دنوں میں دو ہی امکان ہیں کہ یہ دن یا طہر کے ہوں گے یا نفاس کے ہوں گے۔

پھر غسل کرلے اور دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک یقین کے ساتھ صرف وضوکر کے نماز پڑھے۔

اس کے بعد دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک شک کے ساتھ نماز پڑھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جن دنوں میں نفاس یا حیض کا یقین ہو ان میں نماز نہیں پڑھے گی اور جن میں حیض و طہر یا نفاس وطہر میں شک ہو ان میں شک کے ساتھ نماز پڑھے گی، اور طہر کے یقین کی صورت میں یقین کے ساتھ نماز پڑھے گی۔ [1]

---

[1] وان اسقطت سقطا ولم تدر انه مستبین الخلق اولا بان اسقطت فی المخرج مثلا وكان حیضها عشرة وطهر ها عشرین ونفاسها اربعین وقد اسقطت)فی اول یوم (من اول ایام حیضها تترک الصلاة عشرة) لانها فیها اما حائض او نفساء لان السقط ان كان مستبین الخلق فهی نفساء والا فهی حائض فلم تكن الصلاة واجبة علیها بكل حال محیط (ثم تغتسل) لاحتمال الخروج من الحیض (وتصلی) بالوضوء لكل وقت (عشرین) یوما(بالشک) لتردد حالها فیها بین الطهر والنفاس(ثم تترک الصلاة عشرة) بیقین لانها فیها اما حائض او نفساء (ثم تغتسل) لتمام مدة الحیض والنفاس(وتصلی عشرین بیقین ثم بعد ذلک دأبها حیضها عشرة وطهرها عشرون ان استمر الدم ولو اسقطت بعد مارأت الدم فی موضع حیضها عشرة) یعنی رأت الدم عشرة علی عادتها ثم اسقطت (ولم تدران السقط مستبین الخلق او لا تصلی من اول مارأت) قبل الاسقاط(عشرة بالوضوء بالشک) لان تلک العشرة اما حیض ان كان السقط غیر مستبین اما استحاضة ان كان مستبینا فلا تترک الصلاة فیها قلت وهذا ان علمت بعلوقها ظاهرو الاتترک الصلاة لرؤیتها الدم فی ایامها ثم اذا اسقطت ولم یتبین حاله یلزمها القضاء للشک المذكور(ثم تغتسل) لاحتمال الخروج من حیض (ثم تصلی بعد السقط عشرین یوما بالوضوء بالشک) لتردد حالها بین النفاس والطهر تاتارخانیة (ثم تترک الصلاة عشرة بیقین) لانها اما نفساء او حائض

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

جڑواں بچے پیدا ہونے کی حقیقت

کسی خاتون کے ہاں دو یا دو سے زیادہ بچوں کا اس طرح سے پیدا ہونا کہ ہر دو بچوں کی پیدائش کے درمیان چھ ماہ سے کم مدت کا وقفہ ہو تو شرعاً وہ بچے جڑواں کہلاتے ہیں۔

اور اگر دو بچوں کی پیدائش کے درمیان چھ ماہ یا اس سے زیادہ مدت کا وقفہ ہو تو وہ دونوں بچے شرعاً جڑواں بچے نہیں کہلائیں گے۔ ہاں اگر کسی خاتون کے ہاں تین بچوں کی ولادت اس طرح سے ہوئی کہ پہلے اور دوسرے بچے کی ولادت کے درمیان چھ ماہ سے کم وقفہ ہے اسی طرح دوسرے اور تیسرے بچے کی ولادت کے درمیان بھی چھ ماہ سے کم وقفہ ہے البتہ پہلے اور تیسرے بچے کی ولادت کے درمیان چھ ماہ یا اس سے زائد کا وقفہ ہے تو ایسی صورت میں یہ تینوں بچے جڑواں بچے ہی کہلائیں گے (ملاحظہ ہو عمدۃ الفقہ ج۱ص۲۴۵)

جڑواں بچوں کی ولادت کے بعد نفاس کی تفصیل

اگر کسی خاتون کے ہاں دو یا دو سے زیادہ بچے جڑواں پیدا ہوں تو نفاس پہلے بچے کی ولادت کے وقت سے شمار ہوگا۔

پھر اگر دوسرا بچہ پہلے بچے کی پیدائش کے بعد سے چالیس دن، چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) کے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

تاترخانية(ثم تغتسل) لاحتمال الخروج من حيض(وتصلى عشرة بالوضوء بالشک) لترددها بين الطهر والنفاس تاترخانية(ثم تغتسل) لاحتمال خروجها من نفاس بتمام الاربعين (ثم تصلى عشرة بالوضوء بيقين) لتيقن الطهر تاترخانية(ثم تصلى عشرة بالشک) لتردد حالها فيها بين الحيض والطهر ثم تغتسل وهكذا دأبها ان تغتسل فى كل وقت تتوهم انه وقت خروجها من الحيض او النفاس تاترخانية ثم اعلم انه نقل بعضهم عن الخلاصة فى تقرير هذه الصورة ان عليها الصلاة من اول مارأت عشرة ايام بالوضوء بالشک ثم تغتسل ثم تصلى بعد السقط عشرين يوما بالوضوء بالشک ثم تترک الصلاة عشرة بيقين ثم تغتسل وتصلى عشرة بالوضوء باليقين انتهى وانت ترى ان فى آخر العبارة مخالفة لما فى المتن ونقصانا وعن هذا والله اعلم قال فى الفتح وفى كثير من نسخ الخلاصة غلط فى التصوير هنا من النساخ فاحترز منه انتهى لكن الذى رأيته فى نسخة الخلاصة التى عندى موافق لما ذكره المص فى متنه بلا حذف شىء سوى قول المص آخرا ثم تصلى عشرة بالشک والله تعالىٰ اعلم(رسائل ابن عابدين الفصل الخامس قبيل الفصل السادس ج ١ ص١٠٨ و ١٠٩)

www.idaraghufran.org

اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے بچے کی پیدائش کے بعد سے چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) تک نفاس ہے پھر استحاضہ ہے۔

اور اگر پہلے بچے کی پیدائش کے وقت سے چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) کے بعد دوسرا بچہ پیدا ہوا تو اس دوسرے بچے کی ولادت کے بعد جو خون آئے گا وہ استحاضہ ہوگا نفاس نہیں ہوگا مگر دوسرے بچے کے پیدا ہونے کے بعد بھی عورت کو نہانے کا حکم ہے یعنی دوسرا بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت غسل کر کے نماز پڑھے (ملاحظہ ہو عمدۃ الفقہ ج ا ص ۲۴۵) [1]

بذریعہ آپریشن ولادت کے بعد آنے والے خون کا حکم:...... اگر کسی خاتون کے ہاں آپریشن کے ذریعہ پیٹ کے راستے بچہ پیدا ہو، تو ولادت کے بعد رحم سے آنے والا خون نفاس شمار ہوگا۔

اور اگر صرف زخم (یعنی آپریشن) والی جگہ سے خون آئے، رحم سے نہ آئے، تو وہ نفاس کا خون شمار نہیں ہوگا، بلکہ زخم کا خون کہلائے گا، اور اس عورت سے نماز وغیرہ معاف نہ ہوگی (ملاحظہ ہو: خیر الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۴۶، وفتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۵۶۳) [2]

---

[1] (ان ولدت ولدين او اكثر فى بطن واحد بان كان بين كل ولدين اقل من ستة اشهر فالنفاس من الاول فقط)(رسائل ابن عابدين الفصل الاول ج ا ص ۸۳)

[2] (والنفاس) لغة :ولادة المرأة .وشرعا (دم) فلو لم تره هل تكون نفساء ؟ المعتمد نعم (ويخرج) من رحمها فلو ولدته من سرتها إن سال الدم من الرحم فنفساء وإلا فذات جرح(ردالمحتار على الدرالمختار، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ا ص ۲۹۹)

قال الشيخ السيد احمد الطحطاوى:(قوله فلو ولدته من سرتها)بان كان بها جرح فانشقت وخرج الولد منها (قوله فنفساء) لانه وجد خروج الدم من الرحم عقب الولادة (قوله الا فذات جرح) يعنى لاتعطى حكم النفساء (طحطاوى على الدرالمختار ج ا ص ۱۵۳، باب الحيض)

www.idaraghufran.org

تیسرا باب

حیض ونفاس کے احکام

اس باب کے تحت دوفصلوں کے ذیل میں حیض ونفاس کے احکام ذکر کئے جارہے ہیں، جن میں سے پہلی فصل میں حیض ونفاس کی حالت کے مخصوص احکام، اور دوسری فصل میں حیض ونفاس کے احکام جاری وختم ہونے کے مسائل ذکر کئے جائیں گے۔

پہلی فصل

حیض ونفاس کی حالت کے مخصوص احکام

حیض ونفاس کا خون جاری ہونے پرعورت جس خاص حالت میں مبتلا ہوتی ہے اس کو حدثِ اکبر (یعنی بڑی حکمی ناپاکی) یاجنابت کہا جاتا ہے۔

اور جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا، کسی طرح کا کوئی سجدہ کرنا، مسجد میں داخل ہونا، قرآن مجید کو چھُونا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، بیت اللہ کا طواف کرنا وغیرکام ناجائز ہوتے ہیں۔

لہٰذا حیض ونفاس والی خاتون کے لئے یہ تمام کام ممنوع ہیں اور چونکہ جب تک حیض ونفاس کی حالت میں مبتلا ہونے کا مخصوص حکم شرعی اصولوں کے مطابق ختم نہ ہوجائے اس وقت تک عورت غسل کرنے سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ لہٰذا حیض ونفاس کے زمانے میں کسی خاتون کوغسل کرکے بھی درج بالا کام انجام دینادرست نہیں۔

اسی وجہ سے حیض ونفاس کی حالت میں چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضاء کرنا بھی خواتین پرلازم نہیں کیونکہ اپنے وقت پرتو خواتین نماز اس لئے ادانہیں کرسکتیں کہ وہ ایسی ناپاکی میں مبتلا ہیں جس کا دور کرنا ان کے اختیار میں نہیں اور پاک ہونے کے بعدان نمازوں کی قضالازم کرنے میں خواتین کیلئے حرج ہے اس لئے قضا کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معاف فرمادیا۔ اور روزہ کی قضا

www.idaraghufran.org

کرنے میں چونکہ حرج نہیں اس لئے کہ رمضان کا مہینہ سال کے بعد آتا ہے اور دس گیارہ دن کی قضا (اور بصورت نفاس زیادہ سے زیادہ تیس دن کی قضاء) گیارہ مہینوں میں کر لینا کچھ مشکل نہیں،اس لئے رمضان کے وہ روزے جو حیض یا نفاس کی وجہ سے رہ جائیں پاک ہونے کے بعد ان کی قضا عورت پر لازم ہے۔

پھر چونکہ رمضان شریف کے آخری عشرے کے سنت اعتکاف کے صحیح ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط ہے اس لئے حیض و نفاس والی خاتون کے لئے روزہ درست نہ ہونے کی وجہ سے آخری عشرے کا سنت اعتکاف کرنا بھی درست نہیں۔

پھر یہ بات بھی جان لی جائے کہ شریعت کے کچھ احکام ایسے ہیں جو حیض و نفاس دونوں حالتوں سے متعلق ہیں جیسے نماز روزہ وغیرہ کہ حیض و نفاس دونوں حالتوں میں ان کا حکم ایک جیسا ہے کوئی فرق نہیں اور چند احکام ایسے ہیں جن کا تعلق فقط حیض سے ہے نفاس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے جیسے لڑکی کا بالغ ہونا،عدت کا شمار کرنا وغیرہ کہ یہ فقط حیض سے متعلق ہیں،نفاس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

پہلے وہ احکام ذکر کئے جا رہے ہیں جو حیض و نفاس دونوں سے متعلق ہیں اور دونوں حالتوں میں ان کا حکم یکساں ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱)......نماز کے احکام

حیض و نفاس کی حالت میں عورت پر نماز پڑھنا فرض نہیں حیض و نفاس سے پاک ہونے پر ان نمازوں کی قضا پڑھنا بھی لازم نہیں جو حیض و نفاس کی حالت میں چھوٹ گئی ہیں۔

اگر فرض یا واجب نماز پڑھتے ہوئے کسی عورت کو حیض آ گیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی پاک ہونے کے بعد اس کی قضا پڑھنا بھی ضروری نہیں۔

اگر کسی نماز کا وقت شروع ہوگیا تھا اور کسی عورت نے عذر کی وجہ سے یا بلا عذر نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے ذرا پہلے اسے حیض آ گیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی۔

حیض و نفاس کی حالت میں فرض،نفل،ادا،قضا کسی طرح کی کوئی نماز پڑھنا درست نہیں۔

www.idaraghufran.org

حیض والی عورت کا حیض کی حالت میں نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لینا مستحب ہے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے۔ (بہشتی زیور دوسرا حصہ ص ۶۳، خیر الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۴۴)

لیکن یاد رہے کہ حیض ونفاس کے دوران غسل یا وضو کرنے سے عورت شرعاً پاک شمار نہیں ہوتی اس لئے کہ حیض ونفاس کی حالت طہارت حاصل ہونے میں مانع (رکاوٹ) ہے (عمدۃ الفقہ ج ۱ ص ۱۳۴)

اسی طرح حیض ونفاس کی حالت میں کوئی عورت سجدہ والی آیت خود تلاوت کرے یا کسی سے سنے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا (مگر اس حالت میں قرآن پاک کی کسی آیت کی تلاوت کرنا منع ہے) نیز حیض ونفاس کی حالت میں سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کرنا جائز نہیں۔

(۲)......روزہ کے احکام

حیض ونفاس کی حالت میں خواتین کو روزہ رکھنا جائز و درست نہیں خواہ رمضان کا فرض روزہ ہو یا نفل روزہ۔ البتہ رمضان کے جتنے روزے حیض یا نفاس کی وجہ سے چھوٹ گئے ہوں پاک ہونے کے بعد ان کی قضا رکھنا ضروری ہے۔

روزہ کے دوران کسی عورت کو حیض یا نفاس کا خون جاری ہو گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا خواہ فرض روزہ ہو یا نفل اور خواہ صبح صادق کے تھوڑی دیر بعد ہی حیض ونفاس آجائے یا سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے بہر صورت روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی۔

اگر رمضان شریف میں دن کے وقت کسی عورت کا حیض ونفاس کا خون ختم ہوا تو رمضان شریف کے احترام کی وجہ سے سورج غروب ہونے تک روزہ داروں کی طرح کھائے پیئے بغیر رہنا واجب ہے۔ لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا اگر چہ صبح صادق کے تھوڑی دیر بعد ہی خون ختم ہو جائے اور عورت نے صبح سے کچھ کھایا پیا بھی نہ ہو اور روزہ کی نیت بھی کر لے تب بھی اس دن کا روزہ درست نہ ہوگا۔

البتہ اگر عورت کا حیض ونفاس صبح صادق سے پہلے ختم ہو گیا، لیکن ابھی تک اس نے غسل نہیں کیا، تو اس دن اس کو روزہ رکھنا درست ہے، غسل صبح صادق کے بعد کرنے میں بھی حرج نہیں۔

(مزید تفصیل دوسری فصل میں حیض ختم ہونے کی صورتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

www.idaraghufran.org

(۳)......اعتکاف کے احکام

چونکہ عورت کے اعتکاف کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض (ماہواری کے ایام) اورنفاس (بچے کی ولادت کے بعد والے مخصوص ایام) سے پاک ہو۔لہٰذا عورت کو اعتکاف مسنون شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں اس کو حیض کا خون جاری ہونے والا تونہیں ہے۔

اگر رمضان کے آخری عشرہ میں حیض آنے والا ہوتو مسنون اعتکاف نہ کرے۔ہاں حیض شروع ہونے سے پہلے تک نفلی اعتکاف کرسکتی ہے۔

اور اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کردیا پھر اعتکاف کے دوران حیض شروع ہوگیا تو اس پر واجب ہے کہ حیض شروع ہوتے ہی فوراً اعتکاف چھوڑ دے۔

اس صورت میں جس دن اعتکاف چھوڑا ہے صرف اس ایک دن کی قضا اس کے ذمہ واجب ہوگی، جس کا طریقہ یہ ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اعتکاف کرلے۔

اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں بھی قضا کرسکتی ہے۔

اس صورت میں رمضان کا روزہ ہی کافی ہوجائے گا۔لیکن اگر پاک ہونے پر رمضان ختم ہوجائے تو رمضان کے بعد کسی دن خاص طور پر اعتکاف ہی کے لئے روزہ رکھ کر ایک دن اعتکاف کی قضا کرلے،خواہ نفلی روزہ رکھ کر یا رمضان کا قضا روزہ رکھ کر۔

اگر رات کو (یعنی سورج غروب ہونے کے بعد اور صبح صادق ہونے سے پہلے کسی وقت) حیض جاری ہونے سے اعتکاف ٹوٹا ہے تو پھر دن رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کی قضاء کرنی ہوگی اور اگر دن میں (یعنی صبح صادق ہونے کے بعد اور سورج غروب ہونے سے پہلے کسی وقت) ٹوٹا ہے تو صرف دن کی قضاء (صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک) واجب ہوگی۔

(۴)......قرآن پاک کو چھونے،اس کی تلاوت اور ذکر وغیرہ کے احکام

حیض ونفاس کی حالت میں قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں لیکن اگر قرآن شریف ایسے غلاف میں ہو جو قرآن شریف سے جدا ہو جیسے تھیلی یا رومال یا چمڑے یا ریگزین وغیرہ کا ایسا کور ہو جو قرآن شریف سے پیوست نہ ہو تو اس غلاف کے اوپر سے قرآن پاک کو چھونا جائز ہے۔اور جو غلاف یا کور وغیرہ

www.idaraghufran.org

متصل اور جڑا ہوا ہو، تو ایسے غلاف کے اوپر سے قرآن کو چھونا جائز نہیں البتہ اس حالت میں قرآن شریف کو دیکھنا جائز ہے۔

قرآن مجید کے اوراق کے اوپر نیچے اور دائیں بائیں کی وہ جگہ جہاں قرآن مجید کے الفاظ لکھے ہوئے نہیں اس کو چھونا بھی صحیح قول کے مطابق جائز نہیں (خیر الفتاویٰ ج۲ص ۶۷)

حیض ونفاس والی عورت نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں جیسے قمیص وغیرہ یا اوڑھے ہوئے ہیں جیسے دوپٹہ وغیرہ ان سے قرآن شریف کو چھونا جائز نہیں۔ جو کپڑا حیض ونفاس والی عورت نے اپنے جسم پر پہنا یا اوڑھا ہوا نہیں اور نہ ہی وہ قرآن پاک کے ساتھ پیوست ہے بلکہ الگ ہے مثلاً رومال وغیرہ اس کے ساتھ قرآن پاک کو چھونا درست ہے۔

حدیث، فقہ وغیرہ کی کتابوں کا چھونا جائز ہے لیکن خلافِ اولیٰ ہے اور ان کتابوں میں جہاں آیت لکھی ہو وہاں ہاتھ لگانا جائز نہیں (خیر الفتاویٰ ج۲ص ۱۳۹)

تفسیر کی کتابوں میں اگر تفسیر زیادہ ہو اور آیات کم ہوں تو چھونا جائز ہے ورنہ نہیں (احسن الفتاویٰ ج۲ ص ۳۶، بہشتی رہبر ج۲ص ۱۲۷)

کاغذ یا کپڑے یا پلاسٹک وغیرہ کے ٹکڑے پر یا دیوار وغیرہ کسی اور چیز پر قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو تو اس خاص لکھی ہوئی جگہ کا چھونا بھی حیض ونفاس کی حالت میں جائز نہیں۔

حیض ونفاس کی حالت میں قرآن شریف کا لکھنا جائز نہیں البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھا جائے تو ضرورت کے وقت جائز ہے لیکن بہتر ہے کہ نہ لکھے (احسن الفتاویٰ ج۲ص ۳۶)

حیض والی عورت کو قرآن شریف تلاوت کی نیت سے پڑھنا حرام ہے چاہے پوری آیت ہو یا کچھ حصہ۔

اگر تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے بلکہ دعاء ثناء یا کام شروع کرنے کے ارادے سے پڑھے تو مضائقہ نہیں۔ مثلاً شکر کے ارادے سے الحمد للہ کہنا یا کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا یا دعا کے ارادہ سے دعا کے مفہوم والی کوئی آیت مثلاً رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً الی آخرہٖ پڑھنا۔

اسی طرح ایسی چھوٹی آیت پڑھنا کہ بات کرنے میں زبان پر آجاتی ہے حرام نہیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ اور لَمْ يُولَدْ وغیرہ۔

www.idaraghufran.org

ایسی عورت اگر کلی کر کے قرآن پڑھے تو حلال نہ ہوگا یہی صحیح ہے۔

اگر معلّمہ یعنی قرآن پڑھانے والی کو حیض آ جائے تو اس کو چاہئے کہ بچوں کو رواں پڑھاتے وقت پوری آیت نہ پڑھے بلکہ ایک ایک کلمہ پڑھائے اور دو کلموں کے درمیان میں توقف کرے اور سانس توڑ دے البتہ قرآن شریف کے ہجے کرانا مکروہ نہیں۔

قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ قرآن شریف کو ہاتھ نہ لگائے۔

دعائے قنوت یا کوئی اور مسنون یا غیر مسنون دعا پڑھنا مکروہ نہیں۔

اذان کا جواب دینا اور اس طرح کی اور چیزیں مثلاً کلمہ شریف اور درود شریف اور اللہ تعالیٰ کا نام، استغفار، لاحول ولاقوۃ الا باللہ یا کوئی ذکر (مثلاً سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، وغیرہ) کرنا بھی جائز ہے۔ البتہ ان تمام اذکار وغیرہ کو وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور اگر ویسے بھی پڑھ لیا تب بھی جائز ہے۔

اذکار و درود شریف وغیرہ کی کتابوں کو اپنے پاس رکھنا بھی درست ہے۔

(۵)......مسجد میں داخل ہونے کے احکام

حیض ونفاس والی عورت کو کسی مسجد کے اس حصے میں جو خاص طور پر نماز پڑھنے کے لئے وقف ہے کسی بھی مقصد کے لئے داخل ہونا جائز نہیں خواہ حرمین شریفین کی مساجد ہوں یا کوئی اور مسجد۔

مسجد میں داخل ہونا خواہ اس میں بیٹھنے کے لئے ہو یا اس سے گزرنے کے لئے ہو یا کسی اور مقصد کے لئے ہو بہر حال ناجائز ہے۔

حیض ونفاس والی عورت مسجد سے باہر کھڑی ہو کر اندر سے کوئی چیز مثلاً مصلّٰی وغیرہ اٹھالے تو جائز ہے کیونکہ حیض ونفاس والی عورت کو صرف مسجد کے اندر جانا منع ہے نہ کہ مسجد کے اندر ہاتھ داخل کرنا۔

مسجد کا وہ حصہ جو خاص طور پر نماز پڑھنے کے لئے وقف نہیں ہے لیکن مسجد کے وقف شدہ احاطہ کے اندر ہے مثلاً مسجد کے بڑے دروازے کے پاس والی نماز کی مخصوص جگہ سے خارج جگہ، وضو خانے والی جگہ، استنجا خانے کی جگہ، امام اور خادم وغیرہ کی ملحقہ رہائش گاہ وغیرہ، ایسی جگہوں میں جانا حیض ونفاس والی عورت کیلئے جائز ہے۔

www.idaraghufran.org

مسجد البیت یعنی جو جگہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کی ہوئی ہے اس میں حیض ونفاس والی عورت کو داخل ہونا جائز ہے۔

مسجد کی چھت کا وہی حکم ہے جو مسجد کا ہے خواہ اوپر کمرہ بنا ہوا ہو یا نہ بنا ہوا ہو دونوں حالتوں میں حیض ونفاس والی عورت کا مسجد کی چھت پر چڑھنا حرام ہے۔

(۶)......حج وعمرہ اور طواف کے احکام

حیض ونفاس کی حالت میں عورت حج کے تمام کام کرسکتی ہے مگر بیت اللہ کا طواف اس حالت میں کرنا جائز نہیں، کیونکہ طواف کیلئے پاکی شرط ہے۔ نیز طواف مسجد میں ہوتا ہے اور حیض ونفاس والی عورت کو مسجد میں جانا جائز نہیں۔

اگر حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے کسی خاتون کو حیض کا خون آنا شروع ہو جائے تو کچھ حرج نہیں غسل یا وضو کر کے حج کا احرام باندھ لے مگر احرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں وہ نہ پڑھے۔

یاد رہے کہ حج یا عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے وضو یا غسل کرنے سے مقصود پاکی حاصل کرنا نہیں اور نہ ہی حیض ونفاس کی حالت میں مبتلا خاتون غسل کرنے سے پاک ہوتی ہے، بلکہ صفائی حاصل کرنا مقصود ہے، اس لئے حیض ونفاس والی عورت کے لئے بھی اس موقع پر غسل کرنا مسنون ہے (عمدۃ الفقہ ج۴ص۱۱۹)

اور ایسی صورت میں یہ عورت برابر احرام کی حالت میں رہے گی جب تک کہ پاک ہو کر حج یا عمرہ جس عبادت کا بھی احرام باندھا ہے اس کے فرائض وواجبات ادا کر کے حلال نہ ہو جائے یہاں تک کہ اگر کسی خاتون کو حج یا عمرہ کرنے کا موقع نہ ملے اور اسے اسی حالت میں مدینہ منورہ جانا پڑے تب بھی اس کا احرام نہ صرف یہ کہ برقرار رہے گا بلکہ اسے اسی احرام کے ساتھ مدینہ منورہ سے واپس آ کر حج یا عمرہ کی عبادت ادا کرنا ضروری ہے دوسرا احرام باندھنا جائز نہیں۔

اگر کسی عورت کو طواف کے دوران حیض شروع ہو جائے تو وہ فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے باہر نکل جائے، پھر حیض سے پاک ہونے کے بعد پورا طواف نئے سرے سے کرے، یا اسی طواف کے

بقیہ چکر پورے کرلے،اس بارے میں وہی تفصیل ہے، جو مسائلِ حج کی کتابوں میں دورانِ طواف وضوٹوٹنے کے سلسلے میں مذکور ہے۔

اگر کسی خاتون کوطواف کرنے کے بعد حیض آنا شروع ہوگیا،تو وہ طواف کا دوگانہ ابھی نہ پڑھے، جب حیض سے پاک ہوجائے، تب پڑھے،لیکن پاک ہونے پر فوراً پڑھ لے، تاخیر نہ کرے، بشرطیکہ وہ وقت نماز کی ادائیگی کے لئے مکروہ نہ ہو،اس تاخیر کی وجہ سے اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا (ملاحظہ ہو:عمدۃ الفقہ ج۴ص۱۷۴،وص ۵۳۸،و۵۳۹)

طوافِ قدوم کے بعض مسائل:......جس عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں حج افراد کا احرام باندھا اوراسی حالت میں مکہ شریف پہنچ گئی تو وہ طوافِ قدوم نہ کرے ہاں اگر حیض ونفاس سے پاک ہونے کے بعد حج کے افعال شروع ہونے میں وقت باقی ہوتو یہ طواف کرلے اوراگر وقت نہ ہواور حج کے افعال شروع ہوگئے ہوں تو یہ طواف معاف ہوگیا۔

اگر کسی خاتون نے طوافِ قدوم پورا یااس کا اکثر حصہ (یعنی چار یا چار سے زیادہ چکر) حیض یا نفاس کی حالت میں کیا،تواس پر حدودِ حرم میں بطورِ دم ایک بکرا ذبح کروانا واجب ہے،لیکن اگراس نے طہر کی حالت میں اس طواف کا اعادہ کرلیا،تواس سے دم ساقط ہوجائے گا۔

اور اگر طوافِ قدوم کا اکثر حصہ طہر کی حالت میں کیا، اورکم حصہ حیض یا نفاس کی حالت میں کیا،تو ایسی صورت میں ہر چکر کے بدلے پونے دوکلوگندم صدقہ کے طور پر دینا ہوگی،لیکن اگراس نے طہر کی حالت میں ان چکروں کا اعادہ کرلیا،تو یہ صدقہ ساقط ہوجائے گا۔

اگر کسی خاتون نے نفلی طواف حیض یا نفاس کی حالت میں کرلیا،تواس کے بارے میں یہی تفصیل ہے، جو اوپر طوافِ قدوم حیض یا نفاس کی حالت میں کرنے سے متعلق تحریر کی گئی ہے (ملاحظہ ہو:عمدۃ الفقہ ج۴ص۵۳۴،وص۵۳۵)

طوافِ زیارت کے بعض مسائل:......طوافِ زیارت حج کا رکن ہے، اوراس کا وقت شرعاً (تین روز ۱۰،۱۱،۱۲ذی الحجہ) متعین ہے،لہٰذاان دنوں میں جوعورت حیض کی حالت میں ہو،اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ حیض سے پاک ہوکرطواف زیارت کرے، ورنہ اس کا حج نہیں ہوگا،اورنہ

www.idaraghufran.org

ایسی عورت کا اپنے شوہر سے ہمبستر ہونا حلال ہوگا۔

اگر کوئی عورت حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ ۱۲ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے میں اتنی دیر باقی ہے کہ وہ عورت پھرتی سے غسل کر کے مسجد میں جا کر پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) کرسکتی تھی لیکن اس نے اتنا وقت مل جانے کے باوجود پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ اس وقت یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے نہیں کیا تو اس عورت پر طواف زیارت کو مقررہ وقت سے مؤخر کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔ اور اگر کوئی عورت ۱۲ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے پاک ہوئی اور اس کو اتنا وقت نہ ملا کہ وہ فوراً غسل کر کے جلدی سے مسجد میں جا کر غروب سے پہلے طواف کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) کرسکے تو اس پر طواف زیارت کو مقررہ وقت سے مؤخر کرنے کی وجہ سے کچھ واجب نہ ہوگا (ملاحظہ ہو معلّم الحجّاج ص ۱۸۰)

البتہ بعض علماء کی تحقیق کی رُو سے ایسی عورت (غسل کر کے) طواف کے مقررہ وقت میں طواف کے جتنے چکر (تین یا دو یا ایک) کرسکتی تھی اتنے بھی نہ کئے تو اس پر ہر چکر کے بدلے ایک صدقۂ فطر کی مقدار صدقہ کرنا ضروری ہوگا (ملاحظہ ہو عمدۃ الفقہ ج ۴ ص ۵۲۵ وص ۵۲۶)

اگر کسی عورت کو اپنی گذشتہ عادت کے مطابق معلوم ہو کہ اسے عنقریب حیض آنے والا ہے اور ابھی حیض آنے میں اتنا وقت باقی ہے کہ وہ عورت حیض کا خون جاری ہونے سے پہلے پہلے پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) کرسکتی ہے لیکن اس نے کاہلی اور غفلت سے ایسا نہیں کیا اور حیض آ گیا۔ پھر ایّام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) گزرنے کے بعد وہ عورت پاک ہوئی تو اس پر پاکی کی حالت میں پورا طواف یا طواف کا اکثر حصہ نہ کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا اور اگر حیض شروع ہونے سے پہلے اتنا وقت باقی ہے کہ وہ ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) میں طواف کا اقل حصہ یعنی تین یا دو یا ایک چکر کرسکتی تھی اور وہ ادا نہیں کیے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے اور قیاس یہ ہے کہ اس پر صدقہ واجب ہوگا (ملاحظہ ہو عمدۃ الفقہ ج ۴ ص ۵۲۶)

اس لئے ایسی صورت میں عورت کو چاہئے کہ وہ جتنے چکر (ایک یا دو یا تین) پاکی کی حالت میں کر سکتی ہے اتنے چکر اسے کر لینے چاہئیں اور نہ کرنے کی صورت میں ہر چکر کے بدلے ایک صدقۂ

www.idaraghufran.org

فطر کی مقدار صدقہ کردے۔

اوراگراس صورت میں اس خاتون نے پاکی کی حالت میں طواف شروع کردیا مگر چار چکر پورے نہ کرسکی بلکہ اس سے پہلے ہی حیض کا خون جاری ہوگیا تو اسے چاہئے کہ وہ خون جاری ہوتے ہی طواف ختم کرکے فوراً مسجد سے باہر نکل جائے ایسی صورت میں اس پر کچھ واجب نہ ہوگا (ملاحظہ ہو معلّم الحجّاج ص ۱۸۰)

اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں پورا طواف زیارت یا طوافِ زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار چکرادا کئے تو اس پر ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور طواف کرنے کے گناہ سے توبہ کرنا اوراس طواف کو پاکی کی حالت میں دوبارہ کرنا واجب ہے۔اوراگر اس خاتون نے پاکی کی حالت میں طواف نہ لوٹایا اور یوں ہی (حج کے بقیہ افعال پورے کرکے) اپنے وطن واپس آگئی تب بھی اس کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ واپس جاکر پاکی کی حالت میں طواف کا اعادہ کرے اور واپس جاکر طواف کا اعادہ نہ کرسکنے کی صورت میں اس پر بُدنہ یعنی مکمل اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم ہے (ملاحظہ ہو: عمدۃ الفقہ ج۴ ص ۵۲۰، وص ۵۲۱)

تنبیہ: اگر مذکورہ صورت میں اس عورت نے پاکی کی حالت میں طوافِ زیارت کو دوبارہ نہ کیا اوراس کے بغیر ہی وطن واپس آگئی تو بھی اس پر واپس مکہ مکرمہ جاکر اس طواف کا لوٹانا واجب ہے، پھر اگر وہ عورت میقات سے باہر چلی گئی ہے،تو وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر جائے، جب مکہ مکرمہ پہنچے تو پہلے عمرہ کا طواف کرے اس کے بعد طواف زیارت کرے،اوراگر میقات سے باہر نہیں گئی،تو احرام باندھے بغیر ہی مکہ مکرمہ جاکر طوافِ زیارت کا اعادہ کرلے،اگر مذکرہ صورت میں یہ خاتون واپس نہ گئی بلکہ بُدنہ (یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ) حرم شریف کی حدود میں کسی سے ذبح کروادیا تو بھی درست ہے اوراس کے بعد اس کا شوہر سے ہمبستر ہونا حلال ہوجائے گا (حوالۂ بالا)

اگر کسی خاتون نے حیض کی حالت میں دسویں تاریخ کو طواف زیارت کیا پھر گیارہویں تاریخ کو یا بارہویں کی صبح کو پاک ہوئی لیکن پاک ہوکر طواف زیارت کو نہ لوٹایا پھر ایام نحر گزرنے کے بعد اس طواف کو لوٹایا تو اس لوٹا لینے کی وجہ سے بُدنہ یعنی پوری گائے کا دم دینا تو ساقط ہوجائے گا لیکن طواف زیارت کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم واجب ہوگا۔البتہ اگر بارھویں

www.idaraghufran.org

کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اس طواف کو لوٹا لیا تو بُدنہ بھی ساقط ہو جائے گا اور بکرے کا دم دینا بھی واجب نہ ہوگا۔

اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کے تین یا اس سے کم چکر ادا کیے تو اس پر حیض یا نفاس کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور طواف کرنے کی وجہ سے توبہ استغفار کرنا، اور پاکی کی حالت میں ان چکروں کو لوٹانا ضروری ہے۔ اور پاک ہو کر ان چکروں کو نہ لوٹانے کی صورت میں دم (یعنی ایک بکرا) دینا لازم ہے۔

اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے پورا طواف زیارت یا اکثر چکر چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی تو اس پر فرض ہے کہ اسی احرام سے واپس جا کر طواف زیارت کرے۔ اونٹ اور گائے کے دم دینے سے یہ فرض ادا نہ ہوگا۔

تنبیہ: اس صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔ طواف زیارت نہ کرنے کی وجہ سے جو احرام باقی ہے اسی کے ساتھ جانا لازم ہے (ملاحظہ ہو: عمدۃ الفقہ ج ۴ ص ۵۲۳)

اگر کوئی خاتون حیض یا نفاس کی وجہ سے طوافِ زیارت کے تین یا تین سے کم چکر چھوڑ کر وطن واپس چلی گئی تو اس پر واجب ہے کہ واپس آ کر اسے پورا کرے اگر واپس نہ آئی اور اس جنایت کے بدلے ایک بکرے کا دم دے دیا تو بھی جائز اور کافی ہے۔ البتہ اگر واپس آ کر طواف کی تکمیل کرنا چاہتی ہے، اور وہ میقات سے باہر جا چکی ہے، تو اس پر واجب ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر آئے، اور آ کر پہلے عمرہ ادا کرے پھر طواف زیارت کے چکر پورے کرے، اور اگر میقات سے باہر نہیں گئی، تو احرام باندھے بغیر ہی طواف کی تکمیل کر لے۔

گر کسی عورت کو ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) سے پہلے حیض شروع ہوا اور ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) ختم ہونے کے بعد بند ہوا اس وجہ سے وہ ایام نحر (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) میں طوافِ زیارت نہ کر سکی تو اس پر اس تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں جب پاک ہو جائے تو طواف زیارت کر لے (عمدۃ الفقہ ج ۴ ص ۵۲۵)

طوافِ زیارت حج کا رکن ہے، اور اس میں نیابت جائز نہیں، بلکہ ہر حج کرنے والے مرد و عورت پر

www.idaraghufran.org

بذاتِ خود اس طواف کو کرنا فرض ہے،اسی طرح اس کا کوئی بدل بھی نہیں ہے کہ طواف چھوڑ کر اس کی بجائے اس کا بدل (دم یا صدقہ وغیرہ کی صورت میں) دے دیا جائے ، بلکہ خود اس طواف کا کرنا ہی ضروری ہے،اور یہ طواف معاف بھی نہیں ہوتا ، بلکہ ساری عمر ذمہ میں باقی رہتا ہے،اوراس کے بغیر حج بھی نہیں ہوتا ، نیز جب تک یہ طواف نہ کرلیا جائے ،اس وقت تک کوئی حج کرنے والا (خواہ مرد ہو یا عورت) پوری طرح احرام کی حالت سے نہیں نکلتا ، چنانچہ جب تک کوئی حاجی یا حاجن یہ طواف نہ کرلے، اس وقت تک (خواہ کتنا ہی عرصہ گزر جائے) اس کے لئے میاں بیوی والے تعلقات اختیار کرنا جائز نہیں ہوتا ، اگر چہ وہ رمی ،قربانی ،اور حلق وقصر وغیرہ کرا کے احرام کھول بھی چکا ہو۔

پھر ہر قسم کے طواف کی طرح اس طواف کے لئے بھی حیض ونفاس، جنابت اور حدثِ اصغر (یعنی بے وضو ہونے سے پاک ہونا ضروری ہے۔

جنابت اور حدثِ اصغر سے پاک ہونے میں تو کوئی مشکل نہیں،اس لئے کہ ان سے پاک ہونا آدمی کے اختیار میں ہے،لیکن حیض ونفاس ایک غیر اختیاری عذر ہے،کسی عورت کو اس بات پر بھی قدرت نہیں ہے کہ وہ حیض ونفاس کی مخصوص ناپاکی کو اپنے اوپر طاری نہ ہونے دے،اوراس بات پر بھی کسی عورت کو قدرت نہیں ہے کہ وہ حیض ونفاس کی مخصوص حالت سے جب چاہے پاکی حاصل کرلے،اسی لئے شریعت میں عورتوں کو اس خاص مجبوری کی وجہ سے طوافِ زیارت کو اس کے مقررہ وقت (۱۰،۱۱،۱۲ذی الحجہ) سے مؤخر کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے (جس کی تفصیل اوپر مذکور ہے)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں تو خوتین کی اس خاص مجبوری کی وجہ سے ان پر کوئی تنگی یا مشکل نہیں ،مگر آج کل چونکہ بین الاقوامی قوانین کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں آنے جانے اور ٹھہرنے میں غیر ملکیوں کو عموماً پورا اختیار نہیں ہوتا،خصوصاً حج کے دنوں میں حاجیوں کی پروازوں کا نظام الاوقات اور وہاں قیام کی مدت پہلے سے طے ہوتی ہے،اور جن ہوٹلوں میں قیام ہوتا ہے، وہاں بھی ٹھہرنے کی مدت پہلے سے طے ہوتی ہے، اور پھر ہر حاجی کسی نہ کسی گروپ میں شامل ہوتا ہے،خصوصاً

www.idaraghufran.org

عورت آنے جانے اور ٹھہرنے کے اعتبار لازماً کسی نہ کسی (محرم یا غیر محرم) مرد کے ساتھ ہوتی ہے، دوسری طرف کسی عورت کے لئے یا اس کے محرم وغیرہ کے لئے اولاً تو اپنے وہاں کے قیام کے اجازت نامے (یعنی ویزہ) کی مدت میں توسیع کرانا مشکل، پھر ہوائی جہاز میں اپنی طے شدہ (کنفرم) سیٹ کو بدلوانا مشکل، پھر اپنے گروپ والوں یا محرم کو اپنے لئے وہاں ٹھہرنے پر آمادہ کرنا مشکل، خصوصاً جبکہ احکام کی اہمیت بھی لوگوں کے دل میں نہ ہو، اور اگر کوئی عورت ہمت کر کے یہ تمام مراحل طے کر لے، تو پھر نہ معلوم اسے اگلی پرواز کے لئے کتنی مدت ٹھہرنا پڑے، اور اس کا انتظام وہ کر سکے یا نہ کر سکے۔

تو سوال یہ ہے کہ ان تمام حالات کے پیشِ نظر آیا اس بات کی اجازت ہے کہ ایسی عورت حیض ونفاس کی حالت میں ہی طوافِ زیارت کر لے، اور اس جنابت کی وجہ سے وہ ایک بدنہ (سالم گائے یا سالم اونٹ) بطورِ دم کے حدودِ حرم میں ذبح کروا دے؟

شریعت کے عام قواعد کے مطابق تو اس کا جواب یہی ہے کہ ان مجبوری والے حالت میں بھی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہی طوافِ زیارت کر لے، اس لئے کہ حیض ونفاس کی حالت میں مسجدِ حرام میں داخل ہونا، اور اس ناپاکی کی حالت میں بیت اللہ کا طواف کرنا (جس میں کافی دیر مسجد میں ٹھہرنا پایا جاتا ہے) بہت سنگین گناہ ہے، اگرچہ بعد میں بصورتِ بدنہ دم بھی دے دیا جائے، پھر بھی یہ گناہ معاف نہیں ہوگا، جب تک سچے دل سے توبہ استغفار نہ کی جائے (ملاحظہ ہو: فتاویٰ رحیمیہ ج ۸ ص ۹۷، وص ۸۷، وص ۸۸، زبدۃ المناسک ص ۲۰۶، و ۲۰۷)

لہٰذا ایسی عورت کو اگر طوافِ زیارت کے دنوں میں حیض جاری ہو جانے کا اندیشہ ہو، اور حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرنا بھی مشکل ہو، تو اسے پہلے ہی حیض کو جاری ہونے سے روکنے والی کوئی مؤثر دوا کھالینی چاہئے، بشرطیکہ اپنے سابقہ تجربے یا کسی ماہر، دیندار معالج کی رائے کی بنیاد پر اس دوا کا استعمال کرنا اس کی صحت کے لئے مضر نہ ہو (فتاویٰ رحیمیہ ج ۸ ص ۱۳۶)

اور اگر کسی عورت نے حیض روکنے والی دوا نہیں کھائی، یا اسے اتفاقاً طوافِ زیارت کے دنوں میں حیض کا خون جاری ہو گیا، تو اسے چاہئے کہ حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرے، اور اس انتظار

www.idaraghufran.org

کے نتیجے میں اگرا سے اپنے قیام کی مدت میں توسیع کرانی پڑے،تو اپنے محرم اورگروپ کے مَردوں کے واسطے سے اس کی بھی بھرپورکوشش کرنی چاہیئے ،اوراس میں ہمت وحوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے ،اور نہ سستی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

اوراگر یہ کوشش ناکام ہوجائے ،تو پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ عورت قابلِ تحمل مدت کے بعد طوافِ زیارت کے لئے آسکتی ہے، یانہیں؟

اگرا سے دوبارہ آنے میں شدید مشکلات نہ ہوں،تو طوافِ زیارت کو چھوڑ کر وطن چلی جائے ،اور دوبارہ طوافِ زیارت کے لئے آئے ،لیکن ایسی صورت میں اس کے لئے طوافِ زیارت تک اپنے شوہر سے ازدواجی تعلق قائم کرنا حلال نہیں ہوگا۔

اور اگر ایسی عورت کے لئے دوبارہ طوافِ زیارت کے لئے آنا بھی شدید مشکلات کا باعث ہو،تو ایسی شدید مجبوری کی حالت میں بعض اہلِ علم واہلِ فتویٰ حضرات نے یہ گنجائش دی ہے کہ ایسی مجبور خاتون حیض کی حالت میں ہی طوافِ زیارت کرلے، اس کا یہ طوافِ زیارت شرعاً معتبر ہوجائے گا، اوراس کا حج بھی ادا ہوجائے گا، اور وہ احرام کی حالت سے بھی پورے طور پر (یعنی ازدواجی تعلق کے اعتبار سے بھی) نکل جائے گی ،لیکن طوافِ زیارت حیض کی حالت میں کرنے کی وجہ سے توبہ استغفار کا اہتمام کرے ، اور ایک بدنہ (یعنی سالم گائے یا سالم اونٹ) بھی بطورِ دمِ جنایت حدودِ حرم میں ذبح کروائے (ملاحظہ ہو:''انوارِ مناسک'' ص۳۴۴ تا ۳۵۳،مؤلفہ: مولانا شبیر احمد قاسمی صاحب، نیز ملاحظہ ہو:''حج وعمرہ کے جدید مسائل اوران کا حل''،ص۱۰۰ ،مرتبہ: مولانا مجاہدالاسلام قاسمی رحمہ اللہ، عمدۃ الفقہ ج۴ص۵۲۶تاص۵۲۸) [1]

طوافِ وداع کے بعض مسائل:......طوافِ زیارت سے فراغت کے بعد مکہ مکرمہ سے وطن کو

---

[1] وقال فی اختلاف الائمة : واذا حاضت المرأة قبل طواف الافاضة لم تنفر حتی تطوف وتطهر، ولایلزم الجمال حبس الجمل علیها ، بل ینفر مع الناس ویرکب غیرها مکانها عند الشافعی واحمد، وقال مالک :یلزمه حبس الجمل اکثر مدة الحیض وزیادة ثلاثة ایام، وعندابی حنیفة ان الطواف لایشترط فیه الطهارة فتطوف وترتحل مع الحجاج اهـ، افاده الحباب(ارشاد الساری علی هامش مناسک ملا علی القاری، ص ۳۵۰، للعلامة الحسین بن محمد سعید عبدالغنی المکی رحمه الله)

www.idaraghufran.org

روانگی کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طوافِ صدر یا طوافِ وداع کہتے ہیں۔ یہ طواف صرف ان لوگوں پر واجب ہے جو میقات سے باہر رہتے ہیں۔

طوافِ وداع کا وقت طوافِ زیارت سے فارغ ہوتے ہی شروع ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت سے فراغت کے بعد طوافِ وداع کا موقع ہی نہیں ملا، اس طرح سے کہ اسے طوافِ زیارت کے بعد جلد ہی حیض یا نفاس کا خون جاری ہوگیا، اور وہ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوکر اس کی آبادی سے باہر نکلنے تک حیض ونفاس کی حالت میں ہی مبتلا رہی، تو ایسی صورت میں اس کو طوافِ وداع معاف ہے، یعنی طوافِ وداع کو چھوڑنے کی وجہ سے اس پر دم وغیرہ کچھ واجب نہیں۔

ایسی صورت میں حائضہ عورت کو چاہئے کہ وہ مسجدِ حرام کے کسی بیرونی دروازے کے پاس آ کر مسجد کے باہر سے ہی بیت اللہ کی زیارت کرلے، اور دعا کر کے رخصت ہوجائے۔

اور اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت سے فراغت کے بعد طہر کی حالت میں طوافِ وداع کا موقع ملا تھا، پھر بھی اس خاتون نے طوافِ وداع نہیں کیا، اور پھر اسے حیض یا نفاس کا خون جاری ہوگیا، تو اسے حیض ونفاس سے پاک ہوکر طوافِ وداع کرنا لازم ہے، یہاں تک اکہ اگر کوئی خاتون اسی (حیض ونفاس کی) حالت میں مکہ مکرمہ سے باہر نکل گئی، لیکن حدودِ میقات سے باہر نہیں نکلی، تو اس پر احرام باندھے بغیر واپس آ کر طوافِ وداع کرنا واجب ہے، اور اگر ایسی خاتون حدودِ میقات سے بھی باہر چلی گئی، تو اب اس کو اختیار ہے کہ حدودِ حرم میں ایک بکری ذبح کروادے، یا نئے سرے سے عمرہ کا احرام باندھ کر واپس مکہ مکرمہ آئے، اور عمرہ کے افعال سے فارغ ہوکر طوافِ وداع کرے، اس صورت میں طوافِ وداع کو تاخیر کے ساتھ کرنے کی وجہ سے اس پر کچھ دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، مگر تاخیر کی وجہ سے گناہ ہوا، اس سے توبہ استغفار کرے۔

فائدہ: حدودِ میقات سے باہر نکل جانے کی صورت میں افضل یہ ہے کہ وہ طوافِ وداع کے لئے مکہ مکرمہ واپس نہ آئے، بلکہ بطورِ دم کے حدودِ حرم میں بکری ذبح کرادے، کیونکہ اس میں فقراء کا فائدہ اور اس کے لئے آسانی ہے۔

اور اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت کے بعد حیض یا نفاس کا خون جاری ہوگیا، لیکن وطن روانگی کے

www.idaraghufran.org

وقت وہ حیض یا نفاس کی حالت سے پاک ہوگئی، تو اس پر طوافِ وداع کرنا واجب ہے۔
اگر طواف زیارت کے بعد کسی عورت نے کوئی نفلی طواف پاکی کے دنوں میں کیا پھر حیض یا نفاس کی وجہ سے وطن روانگی کے وقت طوافِ وداع کا موقع نہ مل سکا تو وہ نفلی طواف ہی طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جائے گا اور روانگی کے وقت طوافِ وداع نہ کرنے کی وجہ سے اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔
اگر کسی خاتون نے حیض یا نفاس کی حالت میں ہی پورا طوافِ وداع یا اس کا اکثر حصہ کرلیا، تو اس پر طہر کی حالت میں اس طواف کا اعادہ واجب ہے، اور اگر وہ اعادہ کئے بغیر وطن چلی گئی، تو اس پر حدودِ حرم میں بطورِ دم کے ایک بکری ذبح کروانا واجب ہے۔
اور اگر کسی خاتون نے طوافِ وداع کا اکثر حصہ (یعنی چار یا چار سے زیادہ چکر) طہر کی حالت میں کیا، اور اقل حصہ (یعنی تین یا تین سے کم چکر) حیض یا نفاس کی حالت میں کیا، اور وطن واپس چلی گئی، تو اس پر ہر چکر کے بدلے ایک صدقۂ فطر کی مقدار صدقہ کرنا لازم ہے، لیکن اگر اس نے طہر کی حالت میں ان چکروں کا اعادہ کرلیا، تو یہ صدقہ اس سے ساقط ہوجائے گا (ملاحظہ ہو: عمدۃ الفقہ ج۴ص۵۳۳، ۵۳۴)
اگر کسی عورت کو طوافِ زیارت سے فراغت کے بعد حیض یا نفاس کی وجہ سے کسی اور طواف کا موقع نہ ملا اور وطن روانگی کا وقت آ پہنچا تو طوافِ وداع کئے بغیر اس عورت کے لئے اپنے وطن جانا جائز ہے طوافِ وداع چھوڑنے سے اس صورت میں اس پر دم وغیرہ کچھ واجب نہیں۔ اگر طوافِ زیارت کے بعد کسی طواف کا موقع ملا تھا پھر بھی اس عورت نے طواف نہ کیا یہاں تک کہ حیض یا نفاس کا خون جاری ہوگیا تو ایسی صورت میں اس عورت پر ایک بکرے کا دَم دینا لازم ہوگا۔
اگر کسی خاتون نے پاکی کے دنوں میں طواف شروع کیا طواف کے چار یا اس سے زیادہ چکر پورے ہوجانے کے بعد اسے حیض کا خون جاری ہوگیا تو اس پر لازم ہے کہ جتنے چکر باقی رہ گئے ہیں، ان کو ادا کرے یا ہر چکر کے بدلے ایک صدقۂ فطر کی مقدار صدقہ ادا کرے اور اگر چار چکر سے کم ہوئے ہوں تو وہ طواف ادا نہیں ہوا پاک ہونے کے بعد اس کو دوبارہ کرے۔
تنبیہ: اگر کسی خاتون نے کوئی طواف پاکی کی حالت میں کرلیا اس کے بعد حیض شروع ہوگیا تو اس

www.idaraghufran.org

طواف کے بعد تحیّۃ الطّواف کے دو رکعت نہ پڑھے بلکہ جب حیض سے پاکی ہوجائے اس وقت ان دو رکعتوں کو پڑھ لے۔

طوافِ عمرہ کے بعض مسائل:......اگر کوئی خاتون اپنے حیض کی عادت کے دنوں سے کئی دن پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی وہاں اس کے طوافِ عمرہ شروع کرنے سے پہلے اسے خون جاری ہوگیا اور یہ خون کا جاری ہونا اس کی عادت کے دنوں سے اتنا پہلے ہوا کہ اگر ان دنوں کو عادت کے دنوں (یعنی وہ دن جن میں اس عورت کو حیض آنے کا معمول ہے) سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے تو اس عورت پر لازم ہے کہ اب طواف نہ کرے، جب خون بند ہوجائے اور عادت کے دن گزر جائیں پھر طواف کرے، اور اگر مجموعہ دس دن سے بڑھ جاتا ہے تو یہ استحاضہ اور بیماری کا خون ہے لہٰذا ایسی حالت میں اس عورت کو عادت کے دنوں سے پہلے طواف کر لینا درست اور جائز ہے البتہ احتیاط اس صورت میں بھی یہی ہے کہ ایامِ عادت گزرنے کے بعد طواف کرے۔

اگر کسی خاتون کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنے سے پہلے حیض کا خون آنا شروع ہوگیا اور گذشتہ عادت کے دنوں سے پہلے بند ہوگیا تو جب تک عادت کے دن پورے نہ ہوجائیں اس کے لئے طواف کرنا جائز نہیں مثلاً کسی عورت کو گذشتہ مرتبہ چھ دن حیض کا خون آیا اور اس مرتبہ جبکہ وہ عورت حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچی ہے تو اسے طواف کرنے سے پہلے حیض کا خون جاری ہوگیا جو خلافِ معمول تین یا چار دن کے بعد بند ہوگیا جب کہ ہمیشہ کا معمول چھ دن پر بند ہونے کا ہے تو اس کے لئے چھ دن پورے ہونے تک طواف جائز نہیں جب عادت کے چھ دن پورے ہوجائیں پھر طواف کرے نیز چھ دن کے بعد طواف سے پہلے احتیاطاً غسل بھی دوبارہ کرلے تاکہ طہارت کے بغیر طواف کرنے کا شبہ نہ ہو۔ اور اگر چھ دن پورے ہونے سے پہلے خون بند ہونے پر غسل نہیں کیا تھا تو اب غسل کرنا ضروری ہوگا۔

اگر کسی خاتون کی عادت کے دن پورے ہونے پر یا عادت کے دنوں کے بھی بعد حیض کا خون بند ہوا (بشرطیکہ دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے سے نہ بڑھا ہو) مثلاً گذشتہ عادت حیض میں پانچ دن

www.idaraghufran.org

ہے اوراس مرتبہ بھی حیض پانچ دن مکمل آ کر بند ہوگیا یا پانچ دن سے بڑھ کر چھ یا سات دن پر دس دن دس رات سے پہلے بند ہوگیا تو اس کو خون بند ہوتے ہی غسل کر کے طواف کرنا جائز ہے البتہ اس کے لئے دس دن پورے ہونے تک طواف کو مؤخر کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔

اگر کسی خاتون نے کم از کم تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) خون آنے کے بعد اور عادت کے دنوں سے پہلے بند ہونے پر عادت کے دن پورے ہونے کا انتظار کئے بغیر ہی غسل کر کے طوافِ عمرہ کرلیا اور بعد میں خون بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہونے سے پہلے پھر خون آنا شروع ہوگیا مثلاً کسی خاتون کی عادت حیض میں سات دن ہے ایک مرتبہ اتفاق سے چار دن خون آ کر بند ہوگیا، اوراس نے خون بند ہوتے ہی غسل کر کے طواف کرلیا پھر خون بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے پہلے پھر خون آ گیا، تو اس پر اس طوافِ عمرہ کو لوٹانا واجب ہے۔ اگر اس نے اس طواف کو پاکی کے دنوں میں نہ لوٹایا تو اس پر ایک بکرے کا دَم دینا لازم ہوگا (خواہ اس عورت کو عادت کے دن پورے ہونے تک انتظار کرنے کا شرعی حکم معلوم ہو یا نہ ہو)

اگر کسی خاتون کی گذشتہ عادت حیض میں مثلاً تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) ہے اوراس مرتبہ بھی اس کا خون اتفاق سے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) پورے ہونے پر بند ہوگیا اور بند ہوتے ہی اس نے فوراً غسل کر کے عمرہ کا طواف اور سعی کرلی، لیکن دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے اس کو دوبارہ خون آنا شروع ہوگیا جو دس دن دس رات (یعنی ٹھیک ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے پر یا اس سے پہلے بند ہوگیا مثلاً تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) تک جاری رہنے والا خون بند ہونے کے بعد مثلاً دو یا تین دن بند رہا پھر چھٹے یا ساتویں دن شروع ہوا اور مثلاً ایک یا دو دن آ کر بند ہوگیا یا صرف دسویں دن (۲۴۰ گھنٹے پورے ہونے سے پہلے) تھوڑا سا خون آیا اور ۲۴۰ گھنٹے پورے ہونے پر یا اس سے پہلے بند ہوگیا اوراس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک بالکل کچھ خون نہیں آیا، تو اس پر واجب ہے کہ اس طواف کو لوٹائے۔ اگر طہر کی حالت میں اس طواف کو لوٹائے بغیر وطن واپس آ گئی، تو اس پر حدودِ حرم میں بطور

www.idaraghufran.org

دم ایک بکرا ذبح کرنا لازم ہوگا۔ البتہ اس صورت میں چونکہ اس نے قصداً حیض کی حالت میں طواف نہیں کیا اس لئے گناہ گار نہ ہوگی۔

تنبیہ: اس پر طواف کا اعادہ تو واجب ہے لیکن سعی کا اعادہ واجب نہیں، مگر سعی کا اعادہ بھی کر لے، تو بہتر ہے (ملاحظہ ہو: عمدۃ الفقہ ج۴ص۱۹۸، وص۵۳۶)

اگر کسی عورت نے عمرہ کا احرام باندھا اور اسے حیض شروع ہوگیا جس کی وجہ سے اسے عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا یہاں تک کہ منیٰ جانے کا وقت آ گیا تو اب اس عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ عمرہ کا احرام ختم کرکے حج کا احرام باندھ لے اور حج کے افعال شروع کر دے حج سے فراغت کے بعد عمرے کی قضاء کرلے مگر اس عورت پر عمرہ کا احرام عمرہ کئے بغیر کھولنے کی وجہ سے دَم دینا ضروری ہے۔

تنبیہ: عمرے کا احرام کھولنے کا طریقہ یہ ہے کہ احرام ختم کرنے کی نیت سے عورت بال کھول کر کنگھی کرلے (حج وعمرہ اور طواف کے ان تمام مسائل کے حوالجات کے لئے ملاحظہ ہو: مناسک ملا علی قاری اور عمدۃ الفقہ ج۴)

(۷)......زوجین کے باہمی تعلقات کے احکام

حیض کی حالت میں میاں بیوی کا صحبت کرنا جائز نہیں۔

عورت کے ناف سے گھٹنے تک کے حصۂ بدن کو مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں خواہ شہوت سے ہو یا شہوت کے بغیر۔ لیکن اگر عورت کے اس حصۂ بدن پر کوئی ایسا کپڑا پڑا ہوا ہے کہ اس کے جسم کی گرمی مرد کو محسوس نہ ہو تو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

حیض ونفاس کی حالت میں عورت کے ناف سے گھٹنے تک کے حصہ کو برہنہ دیکھنا شوہر کے لئے جائز نہیں۔

عورت کا اپنے ناف سے گھٹنے تک کے حصۂ بدن کے ساتھ مرد کے کسی عضو کو چھونا حلال نہیں خواہ شہوت سے ہو یا شہوت کے بغیر۔ لیکن اگر عورت کے اس حصۂ بدن پر کوئی ایسا کپڑا پڑا ہوا ہے کہ اس کے جسم کی گرمی مرد کو محسوس نہ ہو تو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

عورت کا اپنے ناف سے گھٹنے تک کے حصۂ بدن کے علاوہ اپنے کسی اور حصۂ بدن (مثلاً ہاتھ یا پاؤں وغیرہ) سے مرد کے سر سے لے کر پاؤں تک تمام بدن کو چھونا درست ہے خواہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے (شامی)

www.idaraghufran.org

اگر صحبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو، تو حیض ونفاس کی حالت میں زوجہ کے ساتھ لیٹنا درست ہے، اور اگر صحبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو حیض ونفاس کی حالت میں زوجہ کے ساتھ لیٹنا درست نہیں۔

اگر کسی نے حیض ونفاس کی حالت میں بیوی سے حرام سمجھتے ہوئے صحبت کی تو یہ گناہ کبیرہ ہے اس سے سخت گناہ ہوگا، لیکن اس پر توبہ استغفار کے علاوہ کچھ لازم نہیں البتہ مستحب یہ ہے کہ ایک دینار (یعنی ساڑھے چار ماشے سونا) یا اس کی مالیت صدقہ کردے، جبکہ اس نے حیض کے شروع کے دنوں میں یعنی حیض کا خون سرخ ہونے کی حالت میں صحبت کی ہو اور اگر اس نے حیض کے آخری دنوں میں یعنی حیض کا خون زرد ہونے کی حالت میں صحبت کی ہے تو نصف دینار (یعنی سوا دو ماشے سونا) یا اس کی مالیت صدقہ کرے (عمدۃ الفقہ، ردالمختار، مشکاۃ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، اوزانِ شرعیہ)

اس صدقے کا مستحق وہی فرد ہے جو زکوٰۃ کا مستحق ہے۔

اگر کسی شخص کو حیض کی حالت میں جماع کرنے کا حرام ہونا معلوم نہ ہو یا کوئی بھول کر صحبت کر لے تو گناہ کبیرہ نہیں۔

حیض کی حالت میں شوہر کا بیوی کو دیکھنا اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور لیٹنا وغیرہ سب درست ہے بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کے حصۂ بدن سے استفادہ نہ کیا جائے (ملاحظہ ہو: عمدۃ الفقہ ج۱ص۲۴۹، وبہشتی زیور، دوسرا حصہ، ص۵۹)

چونکہ حیض ونفاس کی ناپاکی معنوی ناپاکی ہے اس لئے حیض ونفاس کا خون جاری ہونے کی حالت میں اگر کسی خاتون کے ظاہری بدن پر کوئی ظاہری نجاست مثلاً پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ لگی ہوئی نہ ہو تو اس کا بدن ظاہری اعتبار سے پاک ہے اس لئے حیض ونفاس کی حالت میں عورت کا کھانا پکانا، آٹا گوندھنا، برتن دھونا، کپڑے دھونا، گھر کی صفائی کرنا یا دیگر گھریلو کام کرنا وغیرہ جائز ہیں۔ یہاں تک کہ حیض ونفاس والی عورت کا جھوٹا کھانا اور جھوٹا پانی اور اس کا پسینہ بھی پاک ہے۔ چنانچہ حیض ونفاس والی خاتون کا پسینہ اگر پہنے ہوئے کپڑوں یا بستر وغیرہ کو لگ جائے تو وہ ناپاک نہ ہوں گے۔

اسی طرح حیض ونفاس والی عورت کا کسی جانور (مثلاً مرغی وغیرہ) کو ذبح کرنا بھی درست ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔

www.idaraghufran.org

(۸)......طلاق کے احکام

حیض یا نفاس کی حالت میں عورت کو طلاق دینا گناہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں طلاق دیدے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

جب کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدے تو اگر اس نے رجعی طلاق (یعنی ایسی طلاق جس میں دورانِ عدت مرد کو شرعاً رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے) دی ہے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ اس طلاق سے رجوع کرے اور دوبارہ اگر طلاق ہی دینا ضروری ہو تو پاکی کی حالت میں طلاق دے۔ اور اگر شوہر نے حیض کی حالت میں بائن یا مغلظہ طلاق دیدی ہے تو اب اسے رجوع کا حق حاصل نہیں رہا۔ [۱]

فقط حیض سے متعلق احکام

جو احکام فقط حیض سے متعلق ہیں نفاس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱)......لڑکی کا بالغ ہونا

ان میں سے ایک حکم لڑکی کا بالغ ہونا ہے چنانچہ جس لڑکی کو چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال کی عمر ہو جانے کے بعد حیض کا خون جاری ہو جائے تو وہ شرعاً بالغ ہو جاتی ہے اور اس پر شریعت کے تمام احکام مثلاً نماز روزہ وغیرہ لازم ہو جاتے ہیں۔

لڑکی کے بالغ ہونے میں نفاس کا کوئی عمل دخل نہیں اس لئے کہ نفاس بچے کی ولادت کے بعد فرج (یعنی شرمگاہ) سے آنے والے خون کو کہا جاتا ہے اس لئے اگر بالفرض کسی لڑکی کو چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال کی عمر ہو جانے کے بعد بھی حیض کا خون جاری نہ ہوا اور اسے جائز یا ناجائز کسی طریقے سے حمل ٹھہر جائے تو وہ حمل ٹھہرنے کا علم ہوتے ہی شرعاً بالغ شمار ہوگی اس طرح نفاس کا خون جاری ہونے سے پہلے ہی وہ بالغ ہو چکی ہوگی، اس لئے لڑکی کے بالغ ہونے کے

---

[۱] وطلاق الموطوأة حائضاً بدعی فیراجعها ویطلقها فی طهر ثان(البحر الرائق کتاب الطلاق ج۳ ص ۲۵۹)

وما لو طلقها فی النفاس فانه بدعی کما فی البحر (شامی ج۳ص ۲۳۳)

www.idaraghufran.org

ساتھ نفاس کا کوئی تعلق نہیں بنتا اور اسی وجہ سے لڑکی کے بلوغ کی علامات میں حیض جاری ہونے اور حمل ٹھہر جانے کو تو ذکر فرمایا گیا ہے مگر نفاس جاری ہونے کو ذکر نہیں فرمایا گیا۔

(۲)......مطلقہ عورت کی عدت کا شمار ہونا

جس عورت کو حیض آتا ہو اسے اگر طلاق ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

جس عورت کو شروع ہی سے حیض بالکل نہ آیا ہو وہ تیس سال کی عمر ہو جانے پر آئسہ شمار ہوتی ہے، اور جس خاتون کو کچھ عمر تک حیض آنے کے بعد بالکل بند ہو گیا یا بہت مدت کے بعد آتا ہے تو یہ پچپن سال کی عمر ہونے پر آئسہ ہوگی۔

ان دونوں قسم کی آئسہ خواتین کی عدت (طلاق کی صورت میں) تین مہینے ہے، مگر دوسری قسم کی آئسہ خاتون میں یہ شرط ہے کہ کم از کم چھ ماہ سے اس کا حیض بند ہوا البتہ یہ چھ ماہ کی مدت پچپن سال کی عمر پوری ہونے سے پہلے گزر چکی ہو تو وہ بھی معتبر ہے، یعنی اس صورت میں پچپن سال پورے ہونے کے بعد تین ماہ گزرنے پر عدت پوری ہو جائے گی۔

دونوں قسم کی آئسہ خواتین کو اگر عدتِ طلاق کے تین ماہ پورے ہونے سے پہلے حیض جاری ہو جائے تو نئے سرے سے تین حیض شمار کر کے عدت پوری کریں۔

اگر کسی عورت کو آئسہ ہونے سے پہلے عدتِ طلاق کی نوبت آ جائے تو اوّلاً کسی علاج کے ذریعے حیض جاری کر کے تین حیض عدت پوری کرے اور اگر کسی علاج کے ذریعے بھی حیض جاری نہ ہو تو مجبوری کی صورت میں کسی مالکی مسلک کے قاضی سے ایک سال کی عدت کا فیصلہ کرایا جائے اگر مالکی مسلک کا قاضی میسر نہ ہو اور مجبوری شدید ہو تو قاضی کے فیصلے کے بغیر بھی ایک سال کی عدت کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے (ایسی صورت میں علماء سے فتویٰ لے کر عمل کیا جائے) (تفصیل اور دلائل کے لئے ملاحظہ ہو احسن الفتاویٰ ج۵ ص۴۳۵)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ عدت پورے ہونے کا تعلق بھی حیض سے ہے نفاس سے نہیں اس لئے کہ اگر بالفرض حاملہ عورت کو طلاق ہو جائے تو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے سے پوری ہو جاتی ہے اگرچہ نفاس بالکل بھی نہ آئے یہاں تک کہ اگر کسی شخص نے اپنی عورت کو اس شرط کے ساتھ مشروط

کر کے طلاق دی کہ اگر تم نے بچہ جنا تو تمہیں طلاق تو ایسی صورت میں بھی عدت پوری ہونے کا نفاس سے کوئی تعلق نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں بچہ پیدا ہوتے ہی اس عورت پر طلاق واقع ہوگی اور اس کی عدت تب ختم ہوگی جب نفاس کے بعد تین حیض گزر جائیں۔

(۳)......کفارہ کے روزوں کے تسلسل میں حائل نہ ہونا

کفارہ کے جو روزے مسلسل رکھنے واجب ہیں مثلاً کسی خاتون نے رمضان کا ادائی فرض روزہ رکھ کر بغیر کسی عذر کے قصداً توڑ دیا تو ایسی صورت میں اس پر اس روزے کی قضاء کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہے اور کفارہ کے روزوں کو مسلسل رکھنا ضروری ہے، وقفہ سے رکھنا درست نہیں یہاں تک کہ اگر کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کی وجہ سے بھی بیچ میں ایک یا ایک سے زیادہ روزے رہ جائیں تو بھی نئے سرے سے مسلسل دو مہینے روزے رکھنا ضروری ہیں۔

البتہ حیض کی وجہ سے کوئی عورت کفارہ کے روزے مسلسل نہ رکھ سکے تو وہ معاف ہے بشرطیکہ حیض سے پاک ہوتے ہی فوراً شرعی قاعدے کے مطابق روزے رکھنا شروع کر دے۔

جبکہ نفاس کا حکم اس سے مختلف ہے چنانچہ اس بارے میں نفاس کا حکم یہ ہے کہ کفارہ کے روزوں کے دوران نفاس جاری ہونے کی صورت میں پہلے رکھے ہوئے روزے معتبر نہ ہوں گے بلکہ نفاس سے پاک ہونے کے بعد نئے سرے سے دو مہینے مسلسل روزے رکھنا ضروری ہوگا۔

(۴)......احسن طریقہ پر تین طلاقیں دینے میں حائل ہونا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں ہی دینا چاہتا ہے، تو اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ وہ اسے طہر کی حالت میں ایک طلاق دے، پھر عدت کے پہلے حیض کے بعد طہر کی حالت میں دوسری طلاق دے، پھر عدت کے دوسرے حیض کے بعد طہر کی حالت میں تیسری طلاق دے، نفاس میں یہ متصور نہیں۔ [1]

---

[1] بعض حضرات نے حیض کے بعض اور احکام بھی تحریر فرمائے ہیں، مثلاً ایک حکم استبراء کا بیان فرمایا ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے کوئی باندی خریدی، تو کم از کم ایک حیض آ کر ختم ہونے تک اس سے صحبت کرنا اس شخص کے لئے جائز نہیں، اس کا تعلق بھی حیض سے ہے، نہ کہ نفاس سے، اس لئے کہ اگر کسی نے بالفرض حاملہ باندی خریدی، اور قبضہ کرنے سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہوا، پھر خریدار نے قبضہ کیا، تو اس کے نفاس کے بعد جب تک ایک حیض آ کر ختم نہ ہو جائے، اس سے صحبت کرنا درست نہیں۔

www.idaraghufran.org

دوسری فصل

حیض ونفاس کے احکام جاری وختم ہونے کا بیان

حیض ونفاس کے احکام جاری ہونے کی صورتیں

اب حیض ونفاس کے احکام جاری اور ختم ہونے کی صورتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حیض ونفاس کے احکام کب جاری ہونگے؟

اس کی تفصیل درجِ ذیل صورتوں سے واضح ہوگی۔

(الف) کسی لڑکی کو چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال کی عمر ہوجانے کے بعد فرج کے راستے خون آنے لگے تو اسے خون دیکھتے ہی اپنے آپ کو حائضہ سمجھنا چاہئے اور حیض کے مندرجہ بالا احکام کی مذکورہ تفصیل کے مطابق رعایت کرنی چاہئے۔ [1]

(ب) معتادہ ایامِ عادت میں خون دیکھے تو اس کو خون دیکھتے ہی اپنے آپ کو حائضہ سمجھنا چاہئے اور حیض کے مندرجہ بالا احکام کی مذکورہ تفصیل کے مطابق رعایت کرنی چاہئے۔

(ج) معتادہ ایام عادت سے پہلے خون دیکھے تو اس کی تین صورتیں ممکن ہیں جن کی وضاحت اور حکم کی تفصیل پیچھے صفحہ ۴۱ پر ملاحظہ کی جائے۔

(د) معتادہ ایام عادت میں خون بالکل نہ دیکھے تو جب تک خون نہ دیکھے گی حیض کے احکام جاری نہ ہونگے۔

حیض ونفاس کے احکام ختم ہونے کی صورتیں

حیض ونفاس کے احکام ختم ہونے کی بنیادی طور پر چار صورتیں بنتی ہیں اور ہر صورت کے احکام میں کچھ کچھ فرق ہے اس لئے ہر صورت کے احکام کو علیٰحدہ عنوان کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے۔

---

[1] (ثم ان المرأة كلما رأت الدم تترك الصلوة مبتدأة كانت او معتادة(رسائل ابن عابدين ج ا ص۷۲)

(وكما) الكاف اللمفاجاة اى اول ما(رأت الدم تترك الصلوة مبتدأة كانت او معتادة) هذا ظاهر الرواية وعليه اكثر المشائخ (رسائل ابن عابدين ج ا ص۴۴)

www.idaraghufran.org

پہلی صورت: حیض ونفاس کا خون اکثر مدت پوری ہونے پر بند ہونے کے احکام

(الف)...... **حیض** کا خون اکثر مدت دس دن دس رات (یعنی ٹھیک ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے پر بند ہوا خواہ عورت مبتدأہ ہو یا معتادہ۔

(ب)...... **نفاس** کا خون اکثر مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ٹھیک ۹۶۰ گھنٹے) پورے ہونے پر بند ہوا خواہ عورت مبتدأہ ہو یا معتادہ۔

چونکہ ان صورتوں میں حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) اورنفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) پوری ہوگئی ہے اور شرعی قواعد کی رو سے اس مدت سے زیادہ حیض ونفاس کا خون آنا ممکن نہیں ہے لہٰذا اس صورت میں خون بند ہوتے ہی عورت کو خواہ وہ مبتدأہ ہو یا معتادہ درج ذیل تفصیل کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

غسل......: اس عورت کیلئے خون بند ہونے کے بعد پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہے۔

نماز......: اس عورت پر خون بند ہوتے ہی غسل کر کے تمام فرض نمازیں اپنے اپنے وقت پر شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں۔

اگر اس صورت میں کسی نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں لفظ ''اللہ'' ادا کیا جا سکے تو اس وقت کی نماز بھی اس عورت کے ذمہ فرض ہوگی جس کی قضاء ضروری ہے (کیونکہ ایسی صورت میں عورت نماز کے وقت کے آخری حصہ میں شرعاً نماز کی اہل ہوتی ہے) اوراگر اتنی مقدار سے کم وقت باقی ہو تو اس وقت کی نماز ضروری نہیں۔ اس عورت پر فرض نماز کو نماز کے مستحب وقت کے آخری حصے تک مؤخر کر کے پڑھنا نہ واجب ہے نہ مستحب۔

روزہ......: اگر کسی عورت کو یہ صورت رمضان کے مہینے میں پیش آئے تو اگر صبح صادق سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں لفظِ ''اللہ'' ادا کیا جا سکے، تو اس عورت پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ اوراگر یہ صورت غیر رمضان میں پیش آئی تو اس صورت میں اس عورت کو اس دن نفلی روزہ یا قضا وغیرہ کا روزہ رکھنا درست ہے (کیونکہ اس صورت میں وہ عورت روزہ شروع ہونے کے وقت شرعاً روزہ رکھنے کی اہل ہے)

www.idaraghufran.org

اور اگر اس سے کم وقت باقی تھا یا کوئی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو اس دن اس کو روزہ رکھنا درست نہیں (کیونکہ ایسی صورت میں عورت روزہ شروع ہونے کے وقت شرعاً روزہ رکھنے کی اہل نہیں ہے) البتہ اگر رمضان ہو تو رمضان کے احترام کی وجہ سے اس کو پورا دن کھائے پئے بغیر روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

جماع......: مذکورہ صورت میں خون بند ہونے کے بعد غسل کئے بغیر بھی اس خاتون سے جماع کرنا اس کے شوہر کے لئے حلال ہے یعنی اس خاتون سے جماع جائز ہونے کے لئے اس خاتون کا نہانا ضروری نہیں ہے خواہ پہلی بار ہی حیض آیا ہو یا اس سے پہلے بھی اس خاتون کو حیض آچکا ہو اور مستحب یہ ہے کہ جب تک یہ خاتون غسل نہ کرلے اسوقت تک شوہر اس سے جماع (ہمبستری) نہ کرے۔

عدت......: اگر کسی خاتون کو اس کے شوہر نے طلاق دی ہو اور اسے اس کے بعد تیسرا حیض اکثر مدت (یعنی دس دن دس رات ٹھیک ۲۴۰ گھنٹے) پوری ہونے پر بند ہوا ہو تو ایسی صورت میں خون بند ہوتے ہی اس کے لئے دوسری جگہ شرعی اصولوں کے مطابق نکاح کرلینا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ غسل کرنے کے بعد نکاح کرے۔

رجوع......: اگر کسی عورت کو اس کے شوہر نے رجعی طلاق (یعنی ایسی طلاق جس میں عدت کے دوران شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے) دی ہو اور اسکے بعد اس کے تیسرے حیض کا خون اکثر مدت (یعنی دس دن دس رات ٹھیک ۲۴۰ گھنٹے) پوری ہونے پر بند ہوا ہو تو خون بند ہوتے ہی اس کے شوہر کا رجوع کرنے کا حق ختم ہوجائے گا اگرچہ عورت نے ابھی تک غسل نہ کیا ہو۔ [۱]

---

[۱] واذا مضت مدة الحيض وهى أكثر المدة عشرة أيام يحكم بطهارتها انقطع الدم أولا، اغتسلت او لم تغتسل، مبتدأة كانت او معتادة ، ولا تؤخرا لاغتسال لوقوع التيقن بخروجها عن الحيض، وتنقطع الرجعة، ويحل لها التزوج بزوج آخر ولكن لا يستحب لها ذالک، ويحل للزوج قربانها ولكن لا يستحب له ذلک، وهى بمنزلة الجنب مالم تغتسل،(فتاویٰ تاتارخانيه ج ۱ ص ۳۳۴)

(ان انقطع الدم) ولو حكما بان زاد (على اكثر المدة) اى العشرة (فى الحيض و) الاربعين (فى النفاس يحكم بطهارتها) اى بمجرد مضى اكثر المدة ولو بدون انقطاع او اغتسال ...... (حتى يجوز) لمن تحل له (وطؤها بدون الغسل)لانه لا يزيد على هذه المدة (لكن لا يستحب) بل

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

دوسری صورت: حیض ونفاس کا خون اکثر مدت سے کم پر بند ہونے کے احکام

یہ احکام حیض ونفاس کا خون اکثر مدت سے کم پر بند ہونے کی درج ذیل صورتوں میں ملحوظ رکھے جائیں:

(الف)...... **مبتدأہ** کو تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک حیض کا خون جاری رہنے کے بعد اکثر مدت (دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے کم پر بند ہوا۔

(ب)...... **معتادہ** کو گذشتہ عادت کے وقت کے برابر یا اس سے زیادہ دیر تک حیض کا خون جاری رہنے کے بعد اکثر مدت (دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے کم پر بند ہوا۔

(ج)...... **مبتدأہ** کا نفاس کا خون اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے کم پر بند ہو گیا خواہ تھوڑی دیر جاری رہ کر بند ہوا ہو یا زیادہ دیر تک جاری رہنے کے بعد بند ہوا ہو۔

(د)...... **معتادہ** کو گذشتہ عادت کے وقت کے برابر یا اس سے زیادہ دیر تک نفاس کا خون جاری رہنے کے بعد اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے کم پر بند ہوا۔

ان چاروں قسم کی خواتین کے لئے خون بند ہونے پر درج ذیل احکام ہیں۔

غسل......: ایسی عورتوں پر خون بند ہونے کے بعد پاک ہونے کیلئے غسل کرنا ضروری ہے۔ البتہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يستحب تأخيره لما بعد الغسل (و) حتى (لو بقى من وقت) صلاة (فرض مقدار) مايمكن فيه الشروع بالصلاة وهو (ان تقول الله)هذا عند ابى حنيفة قال فى التتارخانيه والفتوى عليه وقال ابو يوسف التحريمة الله اكبر (يجب قضاؤه) ولو بقى منه ما يمكنها الاغتسال فيه ايضا يجب اداؤه (والا) اى وان لم يبق منه هذا المقدار فلا قضاء ولا اداء وحتى يجب عليها الصوم (فان انقطع) اى مضت مدة الاكثر(قبل الفجر) بساعة ولو قلت سراج(فى رمضان يجزيها صومه ويجب) عليها (قضاء العشاء والا)بان انقطع مع الفجر او بعده (فلا) وكذا لو كانت مطلقة حلت للازواج ولو رجعية انقطعت رجعتها سراج(فالمعتبر الجزء الاخير من الوقت) بقدر التحريمة فلو كانت فيه طاهرة وجبت الصلاة والا فلا(كما فى البلوغ والاسلام) فان الصبى لو بلغ والكافر لو اسلم فى آخر الوقت وبقى منه قدرالتحريمه وجب الفرض عند المحققين من اصحابنا وقيل قدر ما يمكن فيه الاداء وعلى هذا المجنون لو افاق والمسافر لو اقام والمقيم لو سافر ولو حاضت او جن فى آخر الوقت سقط الفرض وتمامه فى التتارخانيه فى الفصل التاسع عشر من كتاب الصلاة (رسائل ابن عابدين ج ١ ص ٩٠ و ص ٩١)

www.idaraghufran.org

نماز کے مستحب وقت کے آخری حصے تک غسل کو مؤخر کرنا ایسی عورتوں پر مستحب ہے۔ [1]

نماز......: خون بند ہونے کے بعد (غسل کرکے) تمام فرض نمازیں اپنے اپنے اوقات میں شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں۔ البتہ ان عورتوں پر خون شروع ہونے سے لیکر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کرکے ادا کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ [2]

اگر اس صورت میں کسی نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں (جلدی سے) غسل کرکے لفظ ''اللہ'' ادا کیا جاسکے تو اس وقت کی نماز بھی ان عورتوں کے ذمہ فرض ہوگی جس کی قضاء ضروری ہے اور اگر اتنی مقدار سے کم وقت باقی ہو تو اس وقت کی نماز بطور قضاء پڑھنا ضروری نہیں لانه فی هذه الصورة وقت الغسل یحسب من الحیض.

روزہ......: اگر مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت کسی عورت کو رمضان کے مہینے میں پیش آئے تو اگر صبح صادق سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں (جلدی سے) غسل کرکے لفظِ ''اللہ'' ادا کیا جاسکے، تو اس عورت پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہے (کیونکہ اس صورت میں عورت روزہ شروع ہونے کے وقت میں شرعاً روزہ رکھنے کی اہل ہے)

اور اگر اس سے کم وقت باقی تھا یا کوئی عورت ٹھیک صبح صادق کے وقت یا اس کے بھی بعد پاک ہوئی تو اس دن اس کو روزہ رکھنا درست نہیں (کیونکہ اس صورت میں وہ عورت روزہ شروع ہونے کے وقت شرعاً روزے کی اہل نہیں ہے) البتہ رمضان کے احترام کی وجہ سے اس عورت کو سورج غروب ہونے تک (کھائے پیئے بغیر) روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

جماع......: مذکورہ بالا چار صورتوں میں سے کوئی صورت کسی عورت کو پیش آئے تو اس عورت سے اس کے شوہر کیلئے جماع کرنا جائز ہونے کے لئے خون بند ہونے کے علاوہ درج ذیل تین باتوں

---

[1] وان كان الانقطاع على رأس عادتها أو أكثر أو كانت مبتدأة فتؤخر الاغتسال استحبابا (الدرر الحكام فی شرح غرر الاحكام ج ۱ ص ۴۲)

[2] أما فی صورة الانقطاع لتمام العادة فانهٗ مستحب كما فی النهاية والفتح وغيرهما، (قوله احتياطا) علة للافعال الثلاثه و (قوله وان لعادتها) وكذا لو كانت مبتدأة درر...... (قوله حتى تغتسل) قد علمت انه يستحب لها تاخيره الیٰ آخر الوقت المستحب دون المكروه (ردالمحتار ج ۱ ص ۲۹۴)

www.idaraghufran.org

میں سے کسی ایک بات کا پایا جانا بھی ضروری ہے:

۱...... یہ عورت غسل کرلے۔

یا

۲...... پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں یہ عورت تیمّم کرلے اور احتیاط اس میں ہے کہ اس کے بعد کم از کم ایک فرض نماز ادا کرلے تب جماع کیا جائے، نماز کی ادائیگی سے پہلے نہ کیا جائے۔

یا

۳......کوئی نماز اس کے ذمہ فرض ہوجائے (یعنی حیض کا خون بند ہونے کے بعد کسی فرض نماز کا پورا وقت گزر گیا ہو یا کم از کم اتنا وقت اس عورت نے پالیا ہو کہ جس میں وہ (جلدی سے) غسل کرکے لفظ ''اللہ'' کہہ سکتی تھی جب اتنا وقت گزر جائے تو اس عورت سے جماع کرنا اس کے شوہر کیلئے حلال ہے اگرچہ اس عورت نے غسل کرکے نماز وغیرہ نہ پڑھی ہو)

تنبیہ: اگر مذکورہ بالا تین باتوں میں سے کوئی بات بھی نہ پائی جائے تب بھی (بصورت حیض) حیض کی اکثر مدت یا (بصورت نفاس) نفاس کی اکثر مدت پوری ہوجانے کے بعد جماع کرنا جائز ہے۔

مثال: ایک خاتون کو حیض کا خون نو دن نو رات اور بائیس گھنٹے جاری رہ کر رات کے آٹھ بجے بند ہوگیا تو دو گھنٹے بعد اس سے جماع کرنا (اس کے شوہر کے لئے) درست ہے اگرچہ مذکورہ بالا تین باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی جائے۔ [1]

---

[1] (ولا يجوز وطؤها)اى وطئى من انقطع دمها قبل اكثر المدة وكذا لا تنقطع الرجعة ولا تحل للازواج (الاان تغتسل)وان لم تصل به (اوتتيمم)عند العجز عن الماء(فتصلى) بالتيمم وهو الصحيح من المذهب كما فى البحر لانها بالصلٰوة تحقق الحكم عليها بالطهارة ولم يعتبر احتمال عود الدم بخلاف ما لولم تصل لان التيمم بعرضةالبطلان عند رؤية الماء وقيل لاتشترط الصلاة بالتيمم ونقل فى السراج انه الاصح (او)ان (تصير صلاة دينا فى ذمتها)وذلک بان يبقى من الوقت بعد الانقطاع مقدار الغسل والتحريمة فانه يحكم بطهارتها بمضى ذالک الوقت ويجب عليها القضاء وان لم تغتسل ولزوجها وطؤها بعده ولو قبل الغسل خلافا لزفر سراج(حتى لو انقطع قبيل طلوع الشمس)بزمان يسير لا يسع الغسل ومقدماته والتحريمة (لا يجوز وطئها حتى يدخل وقت

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

تنبیہ: یہاں غسل سے فرض غسل مراد ہے اور وقتِ غسل میں غسل کے لوازمات (مثلاً پانی بھرنا، کپڑے اتارنا اور نہانے کی جگہ پردہ وغیرہ لگانا جو کام ضروری ہوں ان کے کرنے) میں عموماً جتنا وقت لگتا ہو وہ بھی شامل ہے۔ ؎۲

تنبیہ: خون شروع ہونے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) اور بصورتِ نفاس چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) پورے ہونے تک اگر خون کا ایک قطرہ بھی آ جائے تو یہ عورت فوراً اپنے آپ کو حائضہ یا نفساء سمجھ کر حیض کے احکام کا اعتبار کرنا شروع کر دے۔

ان صورتوں میں غسل کرنے کا وقت (حکماً) حیض میں شمار ہوگا۔ ؎۳

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

العصر)لانه لما بقى من وقت الظهر ذالک الزمان اليسيرثم خرج وجب القضاء وما قبل الزوال ليس وقت صلاة فلا يعتبر خروجه (وكذا لو انقطع قبيل العشاء)بزمان يسير لا يجوز وطؤها (حتى يطلع الفجر ان لم تغتسل او تتيمم فتصلى)الشرطية قيدللصورتين(الا ان يتم اكثر المدة)اى مدة الحيض او النفاس (قبلهما)اى قبل الغسل والتيمم فانه بعد تمام اكثر المدة يحل الوطئى بلا شرط كما مر(رسائل ابن عابدين ج ا ص ۹۲)

؎۲ (تنبيه)المراد بالغسل ما يشمل مقدماته كالاستقاء وخلع الثوب والتستر عن الاعين (رسائل ابن عابدين ج ا ص ۹۲)

؎۳ وان انقطع دمها فيما دون العشرة ان كانت مبتدأة ومضى عليها ثلاثة أيام فصاعدا أو كانت معتادة وانقطع الدم على عادتها أو فوق عادتها أخرت الغسل الى آخر الصلاة، فاذا خافت فوت الصلاة اغتسلت وصلت، وانما أخرت الاغتسال والصلاة احتياطا لاحتمال أن يعاودها الدم فى العشرة، وليس فى هذا التأخير تفويت الشئى ولكن انما تؤخر الاغتسال والصلاة الى آخر الوقت المستحب دون الوقت المكروه. وفى الظهيرة :نص عليه محمد فى الاصل فقال :اذا انقطع الدم فى وقت العشاء فانها تؤخر الصلاة الى وقت يمكنها أن تغتسل فيه و تصلى قبل انتصاف الليل. م :واذا اغتسلت حكم بطهارتها فى حق جميع الاحكام التى ذكرنا حتى حل قربانها، وكذلک لو لم تغتسل ومضى عليها أدنى وقت الصلاة. (تاتارخانية ج ا ص ۳۳۴)

(وان انقطع)حقيقة (قبل اكثر المدة)ولم ينقص عن العادة فى المعتادة كما يأتى (فهى) اى المرأة ......(وان كانت مسلمة فحكمها فى حق الصلاة انها يلزمها القضاء ان بقى من الوقت قدر التحريمة وقدر الغسل او التيمم عند العجز عن الماء ...... اما هنا (فزمان الغسل او التيمم حيض و نفاس)فلا يحكم بطهارتها قبل الغسل اوالتيمم فلا بد ان يبقى من الوقت زمن يسعه ويسع التحريمة(حتى اذا لم يبق بعده) اى بعد زمان الغسل اوالتيمم(من الوقت مقدار التحريمة لا يجب القضاء و) حتى(لا يجزيها الصوم ان لم يسعهما) اى الغسل والتحريمة(الباقى من الليل قبل الفجر)(رسائل ابن عابدين ج ا ص ۹۱)

تیسری صورت: معتادہ کے حیض ونفاس کا خون گذشتہ عادت کی مدت سے کم پر بند ہونے کے احکام

یہ احکام درج ذیل صورتوں میں ملحوظ رکھے جائیں۔

(الف)......**حیض** کا خون تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک جاری رہنے کے بعد گذشتہ عادت کی مدت سے پہلے بند ہوگیا۔

مثال: ایک خاتون کو گذشتہ مرتبہ حیض کا خون سات دن آیا تھا اس دفعہ پانچ دن خون آ کر بند ہوگیا۔

(ب)......**نفاس** کا خون گذشتہ عادت کی مدت سے پہلے بند ہوگیا۔

مثال: کسی خاتون کو گذشتہ مرتبہ نفاس کا خون ۲۵ دن آیا تھا اس دفعہ ۲۰ دن خون آ کر بند ہوگیا۔

ان دونوں قسم کی صورتوں میں خون بند ہونے پر درج ذیل احکام ہوں گے۔

چونکہ مذکورہ صورت میں خون حیض کی کم از کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) کے بعد بند ہوا ہے اس لئے ممکن ہے کہ مزید خون نہ آئے بلکہ اس عورت کی عادت بدل گئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ خون کا یہ بند ہونا عارضی ہو اور پھر عادت کے دنوں میں یا دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہوجائے (اس صورت میں قاعدے کی رو سے دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے پورے ہونے تک بند ہوجانے والا تمام خون حیض شمار ہوگا) نیز یہ بھی ممکن ہے کہ خون بند ہونے کے بعد طہر کی کم از کم مدت (پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہوجائے (اس صورت میں قاعدے کی رو سے گذشتہ عادت کے برابر وقت حیض شمار ہوگا)

اسی طرح اگر کسی خاتون کو نفاس کا خون گذشتہ عادت کے وقت سے پہلے بند ہوگیا تو اس میں بھی یہ ممکن ہے کہ اسے مزید خون نہ آئے بلکہ اس کی عادت بدل گئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ خون کا یہ بند ہونا عارضی ہو اور پھر عادت کے دنوں میں یا نفاس کی اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہوجائے (اس صورت میں قاعدے کی رو سے چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے پورے ہونے تک بند ہونے والا تمام خون نفاس شمار ہوگا) نیز یہ بھی ممکن ہے کہ نفاس کا خون بند ہونے کے بعد طہر کی کم از کم مدت (پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون جاری ہو جائے (اس صورت میں

www.idaraghufran.org

قاعدے کی رو سے گزشتہ نفاس کی مدت کے برابر وقت نفاس شمار ہوگا) اور ایسی صورت میں شرعی احکام میں احتیاط ضروری ہوتی ہے اس لئے ان صورتوں میں یہ حکم ہے کہ خون بند ہوتے ہی عورت اپنا حیض ونفاس ختم سمجھ کر پاکی کے تمام احکام (مثلاً نماز روزہ وغیرہ) کا اعتبار کرنا شروع کر دے جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

غسل......: ایسی عورت پر خون بند ہونے کے بعد پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہے۔ البتہ نماز کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک غسل کو مؤخر کرنا ایسی عورت پر واجب ہے۔ [1]

نماز......: ایسی عورت پر خون بند ہوتے ہی غسل کر کے تمام فرض نمازیں اپنے اپنے وقت پر شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں البتہ اس عورت پر حیض ونفاس کی گذشتہ عادت کا وقت پورا ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے ادا کرنا واجب ہے اور (حیض کی صورت میں) خون شروع ہونے سے لیکر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے ادا کرنا مستحب ہے اور (نفاس کی صورت میں) خون شروع ہونے سے لے کر چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) کا وقت پورا ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے ادا کرنا مستحب ہے۔

اگر اس صورت میں کسی نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے خون بند ہوا کہ جس میں (جلدی سے) غسل کر کے لفظ ''اللہ'' ادا کیا جا سکے تو اس وقت کی نماز بھی اس عورت کے ذمہ فرض ہوگی جس کی ادائیگی ضروری ہے (کیونکہ اس صورت میں وہ عورت نماز کے وقت کے آخری حصہ میں شرعاً نماز کی اہل ہے) اور اگر اتنی مقدار سے کم وقت باقی ہو تو اس وقت کی نماز ضروری نہیں (کیونکہ اس صورت میں وہ عورت نماز کے وقت کے آخری حصہ میں شرعاً نماز کی اہل نہیں ہے)

روزہ......: اگر کسی عورت کو یہ صورت رمضان کے مہینے میں پیش آئے تو اگر صبح صادق سے اتنی دیر

---

[1] فاذا انقطع لاقل من العشرة بعد مضى ثلاثة أيام أو أكثر فان كان الانقطاع فيما دون العادة يجب أن تؤخر الغسل الى آخر وقت الصلاة فان خافت الفوت اغتسلت وصلت والمراد آخر الوقت المستحب لا وقت الكراهة (الدرر الحكام فى شرح غررالاحكام ج ۱ ص ۴۲)

www.idaraghufran.org

پہلے خون بند ہوا کہ جس میں (جلدی سے) غسل کر کے لفظِ ''اللہ'' ادا کیا جا سکے، تو اس عورت پر اس دن کا روزہ رکھنا فرض ہے (کیونکہ اس صورت میں روزہ شروع ہونے کے وقت میں وہ عورت روزہ رکھنے کی اہل ہے)

اور اگر اس سے کم وقت باقی تھا یا کوئی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو اس دن اس کو روزہ رکھنا درست نہیں (کیونکہ ایسی صورت میں عورت روزہ شروع ہونے کے وقت شرعاً روزہ رکھنے کی اہل نہیں ہے) البتہ رمضان کے احترام کی وجہ سے اس کو پورا دن کھائے پیئے بغیر روزہ داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔

جماع......: مذکورہ صورت میں گذشتہ عادت کا وقت پورا ہونے تک اس خاتون سے جماع کرنا اس کے شوہر کے لئے حلال نہیں اس کے بعد درست ہے۔

تنبیہ: چونکہ نفاس کی کم از کم مدت شرعاً مقرر نہیں ہے یہ ایک لمحہ بھی ہوسکتی ہے، ایک گھنٹہ بھی، ایک دن بھی اور اس سے زیادہ بھی اس لئے معتادہ خاتون کے لئے گذشتہ عادت کی مدت سے کم پر نفاس کا خون بند ہو جانے کی تمام صورتوں میں حکم یکساں ہوگا خواہ تین دن تین رات یا اس سے زیادہ دیر تک خون جاری رہ کر بند ہوا ہو یا اس سے بھی کم وقت مثلاً ایک دن یا ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم وقت کے بعد ہی خون بند ہو گیا ہو۔

چونکہ نفاس کی کم از کم مدت شرعاً مقرر نہیں ہے یہ ایک لمحہ بھی ہوسکتی ہے، ایک گھنٹہ بھی، ایک دن بھی اور اس سے زیادہ بھی اس لئے مبتدأہ خاتون کے لئے اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے کم پر نفاس کا خون بند ہونے کی تمام صورتوں میں اور معتادہ خاتون کے لئے گذشتہ عادت کی مدت سے کم پر نفاس کا خون بند ہو جانے کی تمام صورتوں میں حکم یکساں ہوگا خواہ تین دن تین رات یا اس سے زیادہ دیر تک خون جاری رہ کر بند ہوا ہو یا اس سے بھی کم وقت مثلاً ایک دن یا ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم وقت کے بعد ہی خون بند ہو گیا ہو۔ [۱]

---

[۱] (واما اذاانقطع قبلها) ای قبل العادة وفوق الثلاث (فهی فی حق الصلاة والصوم كذلک) حتی لو انقطع وقد بقی من وقت الصلاة او ليلة الصوم قدر ما يسع الغسل والتحريمة وجباو الا فلا (واما

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

چوتھی صورت: زچگی کے بغیر تین دن تین رات سے پہلے بند ہو جانے والے خون کے احکام

چونکہ تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی بند ہو جانے والا خون شرعاً حیض کا خون نہیں ہوسکتا لہٰذا اس عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ خون بند ہوتے ہی یہ اپنے آپ کو خون شروع ہونے کے وقت سے پاک سمجھے اور پاکی کے تمام احکام نماز روزہ وغیرہ کو شرعی قاعدے کے مطابق بجالائے۔ بعض احکام کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے۔

غسل و وضو......: اس صورت میں خون بند ہونے کے بعد عورت کو غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ غسل کئے بغیر ہی یہ پاک ہے اس لئے کہ یہ ابھی تک حائضہ (حیض والی) بنی ہی نہیں لیکن جو عبادات وضو کے بغیر کرنا درست نہیں مثلاً نماز، طواف، تلاوت وغیرہ ان کیلئے استنجا اور وضو کرنا ضروری ہوگا کیونکہ وضو استحاضہ کے خون سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز......: ایسی عورت کو خون بند ہونے کے بعد کی تمام فرض نمازیں اپنے اپنے اوقات میں شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں۔

البتہ اگر خاتون مبتدأہ ہو تو اس پر خون شروع ہونے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے تک ہر نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے پڑھنا واجب ہے۔

اور اگر معتادۃ الحیض (یعنی حیض کے اعتبار سے عادت والی) خاتون کو یہ صورت پیش آئے تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ گذشتہ عادت کی مدت پوری ہونے تک ہر فرض نماز کو اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے پڑھنا واجب ہے۔

اور خون شروع ہونے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک ہر فرض نماز کو

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

الوطئی فلا یجوز حتی تمضی عادتها) وان اغتسلت لان العود فی العادة غالب فکان الاحتیاط فی الاجتناب هداية (حتی لو کان حیضها) المعتاد لها (عشرة فحاضت ثلاثة وطهرت ستة لا یحل وطؤها) مالم تمض العادةنعم لو کانت هذه الحیضة هی الثالثة من العدة انقطعت الرجعة ولا تتزوج بآخر احتیاطا وتمامه فی البحر (وکذاالنفاس) حتی لو کانت عادتها فیه اربعین فرأت عشرین وطهرت تسعة عشر لا یحل وطؤها قبل تمام العادة(رسائل ابنِ عابدین ج ا ص ۹۲و۹۳)

www.idaraghufran.org

اس کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔ [1]

جتنی نمازیں اس خون کی وجہ سے چھوڑی ہیں ان کی قضا پڑھنا ضروری ہے۔ اگر لاعلمی کی وجہ سے ان دنوں میں بھی کوئی نماز پڑھ لی ہے تو وہ درست ہوگئی اسے دہرانے کی ضرورت نہیں بشرطیکہ پاکی کے ساتھ نماز ادا کی ہو۔

سجدہ.......: اگر ان دنوں میں آیت سجدہ تلاوت کی تھی یا سنی تھی تو سجدۂ تلاوت واجب ہے۔

روزہ.......: ایسی عورت کے لئے روزے سے متعلق شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کا خون رمضان کے دن میں ایسے وقت بند ہوگیا کہ ابھی تک ضحوۂ کبریٰ نہیں ہوا تھا (یعنی صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کے پورے وقت کا آدھا حصہ نہیں گزرا تھا) اور اس نے صبح صادق سے اب تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں تھا، تو اس پر اس دن رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے لہٰذا اسی وقت (یعنی ضحوۂ کبریٰ سے پہلے پہلے) روزہ کی نیت کرلے (کیونکہ تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے کا وقت گزرنے سے پہلے خون بند ہوجانا اس بات کی دلیل ہے، کہ وہ حیض کا خون نہیں ہے، لہٰذا اس پر حیض کا حکم جاری نہیں ہوا)

اور اگر مذکورہ صورت میں اس عورت نے صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھا پی لیا تھا تو اس دن روزہ رکھنا درست نہیں (کیونکہ روزہ صحیح ہونے کے لئے صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کچھ نہ کھانا پینا ضروری ہے)

اسی طرح اگر ایسی عورت کا خون اس وقت بند ہوا؛ جب ضحوۂ کبریٰ ہو چکا تھا (یعنی صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کے پورے وقت کا آدھا حصہ گزر چکا تھا) تو بھی اس کو اس دن کا روزہ رکھنا درست نہ ہوگا (کیونکہ اب روزے کی نیت کا وقت ختم ہو چکا ہے) البتہ اگر رمضان ہو تو اس کو دن کے باقی حصہ میں رمضان کے احترام کی وجہ سے کھائے پیئے بغیر روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

جماع.......: اگر یہ صورت مبتدأہ خاتون کو پیش آئی ہے تو خون شروع ہونے سے لے کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک شوہر کے لئے اس عورت سے جماع کرنا حرام ہے۔ اس

---

[1] وان انقطع لاقل من ثلاثة أخرت الصلاة الى آخر الوقت فاذا خافت الفوت توضأت وصلت (الدرر الحكام فى شرح غرر الاحكام ج ۱ ص ۴۲)

www.idaraghufran.org

کے بعد جائز ہے۔

اور اگر یہ صورت معتادہ (یعنی حیض کے اعتبار سے عادت والی) خاتون کو پیش آئی ہے تو گذشتہ عادت کا وقت پورا ہونے تک شوہر کے لئے اس عورت سے جماع کرنا حرام ہے اس کے بعد حلال ہے۔

خون شروع ہونے سے لیکر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک ذرا سا خون فرج سے نکلنے پر فوراً حیض کی حالت کے احکام کی رعایت شروع کر دے۔

اگر خون بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کی مدت پوری ہونے سے پہلے دوبارہ خون آجائے تو مبتدأہ خاتون کے حق میں خون شروع ہونے کے وقت سے لیکر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے تک حیض کا وقت شمار ہوگا۔ اور معتادہ (یعنی حیض کے اعتبار سے عادت والی) خاتون کے حق میں خون شروع ہونے کے وقت سے لے کر گذشتہ عادت کی مدت پوری ہونے تک حیض کا وقت شمار ہوگا۔

تنبیہ: چونکہ نفاس کی کم از کم مدت شرعاً مقرر نہیں ہے یہ ایک لمحہ بھی ہوسکتی ہے، ایک گھنٹہ بھی، ایک دن بھی اور اس سے زیادہ بھی اس لئے مبتدأہ خاتون کے لئے اکثر مدت (چالیس دن چالیس رات یعنی ۹۶۰ گھنٹے) سے کم پر نفاس کا خون بند ہونے کی تمام صورتوں میں حکم یکساں ہوگا خواہ تین دن تین رات یا اس سے زیادہ دیر تک خون جاری رہ کر بند ہوا ہو یا اس سے بھی کم وقت مثلاً ایک دن یا ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم وقت کے بعد ہی خون بند ہو گیا ہو۔

تنبیہ: اگر معتادۃ النفاس (یعنی نفاس کے اعتبار سے عادت والی) خاتون کا نفاس گذشتہ عادت کی مدت سے کم پر بند ہو گیا تو خواہ تھوڑی دیر آکر بند ہوا ہو یا زیادہ دیر اور خواہ تین دن تین رات سے کم آیا ہو یا زیادہ بہر صورت حکم یکساں ہوگا۔ یعنی نفاس کی گذشتہ مدت تک انتظار کرتے ہوئے جماع سے رُکی رہے۔ [۱]

---

[۱] (والنفاس كالحيض) في الاحكام المذكورة (غير انه يجب الغسل في كلما انقطع على كل حال) سواء كان قبل ثلاثة او بعدها لانه لا اقل له ففي كل انقطاع يحتمل خروجها من النفاس فيجب الغسل بخلاف ما قبل الثلاث في الحيض (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۳)

www.idaraghufran.org

چوتھا باب

مسلسل خون جاری ہونے کی صورتوں اوران کے احکام کا بیان

بعض اوقات کسی خاتون کوفرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے کئی ہفتے یا کئی مہینے خون آتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے انہیں اپنی پاکی وناپاکی کے بارے میں تذبذب رہتا ہے، اورنماز، روزہ وغیرہ احکام کی ادائیگی میں پریشان ہوتی ہیں، اس طرح خون مسلسل آنے کی مختلف صورتیں اوراحکام ہیں، جواس باب میں ذکر کئے جائیں گے۔

خون مسلسل جاری ہونے کا مطلب

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کوفرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے اس طرح سے خون جاری ہوا کہ ہر دومرتبہ کے خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پاکی کی مدت حائل نہیں رہتی اس کوفقہاء کی اصطلاح میں استمرارِدَم کہا جاتا ہے۔

مثال: ۴ دن خون آیا پھر۱۰ دن نہیں آیا پھر۵ دن خون آیا پھر۸ دن نہیں آیا پھر۳ دن خون آیا پھر۱۲ دن نہیں آیا پھرایک دن آ گیا۔

غرضیکہ ہردفعہ پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پاکی کی مدت پوری ہونے سے پہلے ہی پھر خون آنا شروع ہوجاتا ہے۔

تنبیہ: پیچھے طہر کی اقسام میں بیان ہوچکا ہے کہ فرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے آنے والے دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم پاکی کے وقفہ کوطہر متخلل کہا جاتا ہے جوکہ دوخونوں کے درمیان فاصل شمار نہیں ہوتا بلکہ مسلسل خون کے حکم میں ہوتا ہے اس لئے خون مسلسل جاری ہونے کی صورتوں میں بسا اوقات بظاہر خون جاری نہ ہونے کا وقت بھی شریعت کی رو سے ناپاکی یعنی حیض کا وقت شمار ہوتا ہے۔اور بسا اوقات اس کے برعکس خون جاری ہونے کا وقت بھی طہر (پاکی) کا وقت شمار ہوتا ہے۔

www.idaraghufran.org

پہلی فصل: مبتدأہ کا خون مسلسل جاری ہونے کی صورتیں

جس خاتون کو خون مسلسل جاری ہوا ہے اگر وہ مبتدأہ ہے تو اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

(۱)......حیض سے بالغ ہونے والی (۲)......حمل سے بالغ ہونے والی [۱]

پہلی قسم کی آگے پھر تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت......: کسی لڑکی کو فرج (یعنی شرمگاہ) سے پہلی مرتبہ آنے والا خون ہی مسلسل جاری ہو گیا۔ [۲]

مثال: اس کی مثال وہی ہے جو صفحہ ۹۲ پر بعنوانِ مثال مذکور ہوئی۔

حکم: اس صورت میں مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض کا وقت شمار ہوگا اس کے بعد سے بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) تک پاکی (طہر) کا وقت شمار ہوگا۔

---

[۱] بچے کے بالغ ہونے کیلئے شرعاً دو باتوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے یا تو اس کی عمر چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے پندرہ سال پوری ہو جائے پس جس بچے کی عمر چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے پندرہ سال پوری ہوگئی ہے وہ بالغ ہے خواہ لڑکا ہو یا لڑکی اور یا (بچے کے حق میں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے بارہ سال کی عمر کے بعد اور بچی کے حق میں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال کی عمر کے بعد) بلوغ کی کوئی علامت ظاہر ہو جائے پھر بلوغ کی علامات میں سے لڑکی کے حق میں ایک علامت تو یہ ہے کہ اسے حیض کا خون جاری ہو جائے اور ایک علامت یہ ہے کہ (صحبت کے نتیجہ میں) اسے حمل ٹھہر جائے۔ اور مذکورہ صورتوں میں ان علامات کے ظہور سے مراد یہ ہے کہ کسی لڑکی کو چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے نو سال عمر پوری ہو جانے کے بعد حیض جاری ہونے یا حمل ٹھہر جانے کی علامت ظاہر ہونے سے وہ بالغ ہوئی اور اس کے بعد اسے مسلسل خون جاری ہو گیا تو اس کے خون میں حیض اور استحاضہ یا نفاس اور استحاضہ وغیرہ کی تعیین کے لحاظ سے ان علامات کو دیکھا جائے گا لہٰذا کسی لڑکی کے بالغ ہونے کو فقط انہی دو صورتوں میں منحصر سمجھنا درست نہیں۔

[۲] (وان وقع)ای الاستمرار(فی المبتدأة) فلا یخلوا اما ان تبلغ بالحیض او بالحبل اما الثانیة فسیأتی حکمها واما الاولی فعلی اربعة وجوه اما ان یستمر بها الدم من اول ما بلغت او بعد ما رأت دما وطهرا صحیحین او فاسدین او دما صحیحاوطهرا فاسدا ولا یتصور عکسه فی المبتدأة اما الوجه الاول(فحیضها من اول الاستمرار عشرة وطهرها عشرون) کما فی المتون وغیرها خلافا لما فی امداد الفتاح من ان طهرها خمسة عشر فانه مخالف لما فی عامة الکتب فتنبه (ثم ذلک دأبها ونفاسها اربعون ثم عشرون طهرها اذ لا یتوالی نفاس و حیض) بل لا بد من طهر تام بینهما کما مر بیانه فی المقدمة (ثم عشرة حیضها ثم ذلک دأبها)(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۹۴)

www.idaraghufran.org

اور جب تک خون مسلسل جاری رہے اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔

دوسری صورت......: کسی لڑکی کو دمِ فاسداور طہر فاسد کی حالت پیش آئی اوراس کے بعداس کو مسلسل خون جاری ہوگیا۔اس کی آگے پھر دوصورتیں ہیں:

(الف)......: جبکہ دم فاسداور طہر فاسد دونوں کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات (یعنی پورے ۷۲۰ گھنٹے) یااس سے کم ہو۔

حکم: اس صورت کا حکم بعینہٖ وہی ہے جواوپر پہلی صورت کاتحریر کیا گیا ہے۔یعنی مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض کا وقت شمار ہوگا اس کے بعد سے بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) تک طہر (پاکی) کا وقت شمار ہوگا۔

مثال: ایک لڑکی کو زندگی میں پہلی بار گیارہ دن گیارہ رات خون آیا پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک خون نہیں آیا پھر خون مسلسل جاری ہوگیا۔

وضاحت: اس صورت میں چونکہ دمِ فاسد (گیارہ دن) اور طہر فاسد (پندرہ دن) کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات سے کم ہے اس لئے خون شروع ہونے کے وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض ہوگا اس کے بعد سے بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) تک طہر ہوگا۔اور جب تک خون مسلسل جاری رہے اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔

(ب)......: جبکہ دم فاسداور طہر فاسد دونوں کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات (یعنی ۷۲۰ گھنٹے) سے زیادہ ہو۔

حکم: اس صورت کا حکم یہ ہے کہ دم فاسد کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض کا وقت شمار ہوگا اوراس کے بعد سے مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء تک کا تمام وقت طہر (پاکی) کا شمار ہوگا،اس کے بعد (یعنی مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء) سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض کا وقت شمار ہوگا پھر بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر (پاکی) کا وقت شمار ہوگا۔اور جب تک مسلسل خون جاری رہے اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔

مثال: ایک لڑکی کو زندگی میں پہلی بار گیارہ دن گیارہ رات خون آیا پھر بیس دن بیس رات تک خون

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

نہیں آیا اس کے بعد خون مسلسل جاری ہوگیا۔

وضاحت: اس صورت میں چونکہ دمِ فاسد (گیارہ دن) اور طہر فاسد (بیس دن) کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات سے زیادہ ہے اس لئے خون شروع ہونے کے وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) تک حیض ہوگا اس کے بعد سے مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء تک کا تمام وقت طہر ہوگا پھر مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) حیض ہوگا اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) طہر ہوگا اور خون مسلسل جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ [1]

---

[1] والوجه الثالث قوله(وان رأت دما وطهرا فاسدين فلا اعتبار بهما) فى نصب العادة للمبتدأة وهٰذا الوجه على قسمين لان الطهر قد يكون فساده بنقصانه عن خمسة عشر يوما وقد يكون بمخالطته الدم(فان كان الطهر) قد فسد بكونه(ناقصا تكون كالمستمر دمها ابتداء) اى كمن استمر دمها من ابتداء بلوغها وقد عرفت حكمها فى الوجه الاول وصرح به بقوله(عشرة من ابتداء الاستمرار ولو حكما) كالطهر الذى فى حكم الدم (حيضها) خبر المبتدأ وهو قوله عشرة(وعشرون طهرها ثم ذلك دأبها) مادام الاستمرار(مثاله مراهقة رأت احد عشر دما واربعة عشر طهرا ثم استمر الدم) فالدم الاول فاسد لزيادته على العشرة وكذا الطهر لنقصانه عن خمسة عشرفلا يصلح واحد منهما لنصب العادة ويحكم على هذا الطهر بانه دم (فالاستمرار حكما من اول مارأت)اى من اول الاحد عشر(لما عرفت) قبيل الفصل الاول(ان الطهر الناقص كالدم المتوالى) لا يفصل بين الدمين واذا كان كذلك صار الاستمرار الحكمى من اول الدم الاول وهو الاحد عشر فعشرة من اولها حيض وعشرون بعدها طهر فيكون خمسة من اول الاستمرار الحقيقى من طهرها فتصلى فيها ايضا ثم تقعد عشرة ثم تصلى عشرين وذلك دأبها كما فى التتار خانية وغيرها ثم بين القسم الثانى من قسمى الوجه الثالث بقوله (وان كان الطهر تاما) وقد فسد بمخالطته الدم كماستعرفه ويسمى صحيحا فى الظاهر فاسدا فى المعنى فلا يخلو اما ان يزيد مجموع ذلك الطهر والدم الفاسد الذى قبله على ثلاثين اولا (فان لم يزد على ثلاثين فكالسابق) اى فحكمه حكم القسم الاول وتصوير ذلك (بان رأت احد عشر دما وخمسة عشر طهر اثم استمر الدم) فالدم الاول فاسد لزيادته والطهر صحيح ظاهرالانه تام فاسد معنى لما يأتى وحينئذ فلا اعتبار بهما فى نصب العادة بل(عشرة من اول مارأت حيض وعشرون طهر) فيكون اربعة ايام من اول الاستمرار بقية طهرها فتصلى فيها ثم تقعد عشرة ثم تصلى عشرين(ثم ذلك دأبها) وهذا قول محمد بن ابراهيم الميدانى قال فى المحيط السرخسى هو الصحيح وقال الدقاق حيضها عشرة وطهرها ستة عشرقول وكأن الدقاق نظر الى ظاهر الطهر لكونه تاما فجعله فاصلا بين الدمين ولم ينظر الى فساده فى المعنى وجعلها معتادة (وان زاد) اى الدم والطهر على ثلاثين(بان رأت مثلا احد عشر دما و عشرين طهرا ثم استمر فعشرة من اول مارأت حيض ثم) الباقى (طهر) وهو الحادى عشروما بعده (الى اول الاستمرار ثم تستأنف من اول الاستمرار عشرة حيض و عشرون طهر ثم ذلك دأبها)مادام الاستمرار (رسائل ابن عابدين ج ا ص ۹۴ و ص ۹۵)

www.idaraghufran.org

تیسری صورت......: کسی لڑکی کو دمِ صحیح اور طہر فاسد کی حالت پیش آئی اور اس کے بعد مسلسل خون جاری ہوگیا۔

حکم: یہ لڑکی حیض کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) ہے لہٰذا اس کا حیض ہر ماہ عادت کے مطابق ہوگا اور عادت کا وقت پورے مہینے کے وقت سے نکالنے کے بعد بقیہ وقت طہر (پاکی) کا شمار ہوگا۔

مثال: ایک لڑکی کو زندگی میں پہلی مرتبہ پورے پانچ دن حیض کا خون آیا اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک خون نہیں آیا پھر ایک دن خون آیا اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) تک خون نہیں آیا پھر خون مسلسل جاری ہوگیا۔

وضاحت: اس صورت میں چونکہ دمِ صحیح پایا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ عورت حیض کے اعتبار سے معتادہ ہوگئی لیکن طہرِ صحیح نہ پائے جانے کی وجہ سے یہ عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ نہیں ہوئی لہٰذا خون مسلسل جاری ہونے کی ابتداء سے پورے پانچ دن تک حیض ہوگا پھر مہینے کے کل ایام (۳۰ دن) میں سے حیض کے یہ دن نکال کر بقیہ وقت (یعنی پورے ۲۵ دن) طہر ہوگا اور مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ [۱]

---

[۱] (وان کان الدم صحیحا والطهر فاسدا یعتبر الدم) فی نصب العادة فترد الیه فی زمن الاستمرار (لا الطهر) بل یکون طهرها فی زمن الاستمرار ما یتم به الشهر سواء کان فساد الطهر ظاهرا و معنی بان رأت خمسة دما واربعة عشر طهرا ثم استمر الدم فحیضها خمسة وطهرها بقیة الشهر خمسة وعشرون فتصلی من اول الاستمرار احد عشر تکملة الطهر ثم تقعد خمسة وتصلی خمسة وعشرین وذلک دأبها کما فی التاترخانیة او کان فساده معنی فقط (بان رأت مثلا ثلاثة دما و خمسة عشر طهرا ویوما دما وخمسة عشر طهرا ثم استمر الدم) فهنا الثلاثة الاول دم صحیح وما بعدها الی الاستمرار طهر فاسد معنی لان الیوم الدم المتوسط لا یمکن جعله بانفراده حیضا ولا یمکن ان یؤخذ له یومان من الطهر الذی بعده لتکون الثلاثة حیضا لان الحیض وان جاز ختمه بالطهر لکن لا بد ان یکون بعد ذلک الطهر دم ولو حکما ولم یوجد لان الطهر الثانی لا یمکن جعله کالدم المتوالی لکونه طهرا تاما فصار فاصلا بین الدم المتوسط ودم الاستمرار فیکون ذلک الیوم المتوسط من الطهر فیفسد به کل من الطهر الذی قبله والذی بعده وان کان کل منهما تاما فیکون الیوم مع الطهرین طهرا صحیحا ظاهرا فاسدا معنی لان وسطه دم تصلی فیه ولهذا اشترط فی الطهر الصحیح ان لا یشوبه دم فی اوله ولا فی وسطه ولا فی آخره کما تقدم فی المقدمة واذا فسد لم یصلح لنصب العادة فحینئذ (الثلاثة الاولی حیض والباقی طهر الی الاستمرار ثم تستأنف فثلاثة

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

دوسری قسم کی آگے پھر تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت......: یہ ہے کہ کسی لڑکی کو طہرِ صحیح کی حالت پیش آئی پھر اسے مسلسل خون جاری ہوگیا اور طہر سے پہلے اسے حیض کا خون بالکل نہیں آیا۔

مثال: کسی لڑکی کو حیض آنے سے پہلے حمل ٹھہر گیا، بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) خون جاری رہا اس کے بعد کم از کم پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ دیر تک خون بند رہا، پھر خون مسلسل جاری ہوگیا، یعنی دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کا وقفہ حائل نہیں ہوتا۔

حکم: اس صورت کا حکم یہ ہے کہ ولادت کے متصل بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس کے شمار ہوں گے۔ اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی پورے ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ جتنی دیر تک خون بند رہا طہر کے شمار ہوں گے اس کے بعد دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض کے شمار ہوں گے پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی پورے ۳۶۰ گھنٹے) یا جتنی دیر تک خون بند رہا تھا طہر کے شمار ہوں گے اور آئندہ یہی حساب چلتا رہے گا۔ [۱]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

من الاستمرار حيض) على عادتها فيه(وسبعة وعشرون) بقية الشهر (طهر) وهذا دأبها (ولو كان الطهر الثانى) فى الصورة المذكورة (اربعة عشر فطهرها خمسة عشر) وهى بعد الثلاثة الحيض(وحيضها الثانى يبتدأمن الدم المتوسط) بين الطهرين وهو اليوم الدم(الى ثلاثة) بان يضم الى ذلك اليوم يومان من الطهر الذى بعده لان ذلك الطهر لما كان ناقصا عن خمسة عشر لم يصلح فاصلا بين الدم المتوسط ودم الاستمرار فكان كالدم المتوالى فامكن اخذ يومين منه لتكملة عادتها فى الحيض بخلاف ما مر كما افاده فى التتار خانية (ثم طهرها خمسة عشر) اثنا عشر منها بقية الطهر الثانى وثلاثة منها من اول الاستمرار فتصلى من اوله ثلاثة ثم تقعد ثلاثة ايضا ثم تصلى خمسة عشر(وذلك دأبها) مادام الاستمرار ردا الى عادتها فى حيض ثلاثة وطهر خمسة عشر(اذ حينئذ) اى حين فرضنا الطهر الثانى اربعة عشر(يكون الدم والطهر الاول) الذى بعده (صحيحين فيصلحان لنصب العادة) اما الدم وهو الثلاثة الاولى فظاهر واما الطهر وهو الخمسة عشر فلكونه طهرا تاما لم يخالطه دم فاسد ووقع بين دمين صحيحين (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۹۶ و ۹۷)

[۱] (وان رأت طهرا صحيحاثم استمرالدم ولم تر قبل الطهر حيضا اصلا كمراهقة بلغت بالحبل فولدت ورأت اربعين دما ثم خمسة عشر طهرا ثم استمر الدم فحيضها عشرة من اول الاستمرار

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

دوسری صورت: یہ ہے کہ کسی لڑکی کو طہر فاسد کی حالت پیش آئی پھر اسے مسلسل خون جاری ہوگیا اور اس طہر سے پہلے اسے حیض کا خون بالکل نہیں آیا۔

مثال: کسی لڑکی کو حیض آنے سے پہلے حمل ٹھہر گیا اور بچے کی ولادت کے بعد اکتالیس دن تک خون جاری رہا پھر پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) طہر رہا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہوگیا یعنی دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات کا وقفہ نہیں ہوتا۔

حکم: اس صورت میں چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس ہوگا اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر شمار ہوگا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض شمار ہوگا اس کے بعد پھر بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر شمار ہوگا پھر دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض شمار ہوگا اور آئندہ مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔

مثال: کسی لڑکی کو حیض آنے سے پہلے حمل ٹھہر گیا اور بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس کا خون جاری رہا اس کے بعد کم از کم پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ پاکی کی حالت رہی پھر تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) سے کم دیر تک خون آیا اس کے بعد کم از کم پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) یا اس سے زیادہ پاکی رہی پھر خون مسلسل آنا شروع ہوگیا۔

حکم: اس صورت میں بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس کا وقت شمار ہوگا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہونے کی ابتدا تک کا سارا وقت طہر (پاکی) کا شمار ہوگا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہونے کی ابتدا سے دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض کا وقت شمار ہوگا اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر (پاکی)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وطهرها خمسة عشر) ردا الى عادتها فيه (وذلك دأبها) مادام الاستمرار (وكذا الحكم) وهو جعل مارأت من الطهر عادة لها (اذا زاد الطهر) على خمسة عشر (لانه صحيح يصلح لنصب العادة) (رسائل ابن عابدين ج ا ص ۹۷)

www.idaraghufran.org

کا وقت شمار ہوگا اور جب تک دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی پورے ۳۶۰ گھنٹے) کا وقفہ حائل نہ ہوجائے اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ [1]

تیسری صورت: کسی لڑکی کو حیض آنے سے پہلے حمل ٹھہر گیا، بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) خون جاری رہا اس کے بعد پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) پورے ہونے سے پہلے دوبارہ خون آنا شروع ہوگیا اور پھر خون مسلسل جاری ہوگیا، یعنی دو خونوں کے درمیان پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) کا وقفہ حائل نہیں ہوتا۔

حکم: اس صورت میں بچے کی ولادت کے بعد سے چالیس دن چالیس رات (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) نفاس ہوگا۔ اس کے بعد بیس دن بیس رات (یعنی پورے ۴۸۰ گھنٹے) طہر ہوگا اس کے بعد دس دن دس رات (یعنی پورے ۲۴۰ گھنٹے) حیض ہوگا پھر بیس دن بیس رات طہر ہوگا پھر دس دن دس رات حیض ہوگا اور مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ [2]

دوسری فصل: معتادہ کا خون مسلسل جاری ہونے کی صورتیں

جس خاتون کو خون مسلسل جاری ہوا ہے اگر وہ معتادہ (عادت والی) ہے تو اس کی درج ذیل دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت......: جس معتادہ خاتون کو خون مسلسل جاری ہوا ہے اس کی عادت طہر کے اعتبار سے چھ ماہ سے کم ہو۔

مثال: کسی خاتون کو پانچ دن حیض کا خون آنے کی عادت ہے اور پانچ ماہ طہر کی عادت ہے، اس

---

[1] وبخلاف ما اذا (زاد دمها على اربعين فى النفاس)بيوم مثلا (ثم رأت طهرا خمسة عشر او اكثر ثم استمر الدم حيث يفسد الطهر) لانه خالطه دم يوم تؤمر بالصلاة فيه(فلا يصلح) ذلک الطهر(لنصب العادة)وحينئذ (فان كان بين النفاس والاستمرار عشرون او اكثر) كأن زاد دمها على الاربعين بخمسة او ستة مثلا(فعشرة من اول الاستمرار حيض و عشرون طهر وذلک دأبها والا) بان كان بينهما اقل من عشرين كأن زاد على الاربعين باربعة او ثلاثة مثلا(اتم عشرون من اول الاستمرار للطهر ثم يستأنف عشرة حيض وعشرون طهر وذلک دأبها) (رسائل ابن عابدين ج ا ص۹۷و۹۸)

[2] (بخلاف ما اذا) نقص طهرها عن خمسة عشر فانه يكون بعد الاربعين طهرها عشرين و حيضها عشرة وذلک دأبها بمنزلة ما اذا ولدت واستمر بها الدم ابتداء (رسائل ابن عابدين ج ا ص۹۷)

www.idaraghufran.org

کومسلسل خون جاری ہوگیا۔

حکم: مسلسل خون جاری رہنے تک اس خاتون کا حیض اور طہر دونوں گذشتہ عادت کے مطابق ہوں گے یعنی مسلسل خون جاری ہونے کی ابتداء سے پانچ دن حیض کے شمار ہوں گے اور اس کے بعد پانچ ماہ طہر کے شمار ہوں گے پھر پانچ دن حیض پھر پانچ ماہ طہر اور مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔

دوسری صورت......: جس معتادہ خاتون کی عادت طہر کے اعتبار سے پورے چھ ماہ یا چھ ماہ سے بھی زیادہ ہو۔

مثال: کسی خاتون کو پانچ دن حیض کا خون آنے کی عادت ہے اور سات ماہ طہر کی عادت ہے اس کو مسلسل خون جاری ہوگیا۔

حکم: مسلسل خون جاری رہنے تک اس خاتون کا حیض تو گذشتہ عادت کے مطابق ہوگا یعنی پانچ دن اور حیض کے پانچ دنوں کے بعد دو ماہ تک طہر شمار ہوگا۔ اس کے بعد پانچ دن حیض پھر دو ماہ طہر اور مسلسل خون جاری رہنے تک اسی طرح حساب کیا جاتا رہے گا۔ [1]

---

[1] جس خاتون کی عادت طہر میں چھ ماہ یا اس سے زیادہ ہو مسلسل خون جاری ہونے کی صورت میں اس کا طہر کتنا شمار ہوگا اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے اور مختلف اقوال ہیں لیکن مفتیٰ بہ قول یہ ہے کہ ایسی خاتون کا طہر دو ماہ شمار ہوگا۔

(الاستمرار)ای استمرار الدم وزیادته علی اکثر المدة (هو ان وقع فی المعتادة فطهرها وحیضها مااعتادت) فترد الیها فیهما (فی جمیع الاحکام ان کان طهرها) المعتاد(اقل من ستة اشهر والا) بان کان ستة اشهر فاکثر لایقدر بذلک لان الطهر بین الدمین اقل من ادنی مدة الحبل عادة(فیرد الی ستة اشهر الا ساعة)تحقیقا للتفاوت بین طهر الحیض وطهر الحبل(وحیضها بحاله) وهذا قول محمدبن ابراهیم المیدانی قال فی العنایة وغیرها وعلیه الاکثر وفی التتارخانیة وعلیه الاعتماد وعند ابی عصمت ابن معاذ المروزی ترد علی عادتها وان طالت مثلا ان کانت عادتها فی الطهر سنة وفی الحیض عشرة یأمرها بالصلاة والصوم سنة وبترکهما عشرة وتنقضی عدتها بثلاث سنین وشهر وعشرة ایام ان کان الطلاق فی اول حیضها فی حسابها وقال فی الکافی وعند عامة العلماء ترد الی عشرین کما لو بلغت مستحاضة وفی الخلاصة شهر کامل وفی المحیط السرخسی وعن محمد انه مقدر بشهرین واختاره الحکم وهو الاصح قال فی الغایة قیل والفتوی علی قول الحاکم واخترنا قول المیدانی لقوة قوله روایة ودرایة اه قلت لکن فی البحر عن النهایة والعنایة والفتح ان مااختاره الحاکم الشهید علیه الفتوی لانه ایسر علی المفتی والنساء انتهی ومشی علیه فی الدر لان لفظ الفتوی آکد الفاظ التصحیح(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص۹۳ و ص ۹۴)

www.idaraghufran.org

پانچواں باب

ناسیہ (عادت بھولنے والی) کے احکام کا بیان

ناسیہ کسے کہتے ہیں؟

وہ خاتون جو حیض وطہر کے اعتبار سے معتادہ تھی پھر اسے مسلسل خون جاری ہوگیا اور وہ اپنی گذشتہ عادت بھول گئی ہے اسے ناسیہ کہتے ہیں اسی کو ضالہ، مضلہ اور متحیرہ بھی کہتے ہیں۔

ناسیہ کی تین اقسام

ناسیہ کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں۔

(۱)...... **گنتی اور وقت دونوں بھولنے والی** یعنی جس خاتون کو گذشتہ حیض کا وقت بھی یاد نہ ہو کہ مہینہ کی کن تاریخوں میں آیا تھا اور یہ بھی یاد نہ ہو کہ کتنے دن آیا تھا۔

(۲)...... **فقط وقت بھولنے والی** یعنی جس خاتون کو یہ تو یاد ہو کہ گذشتہ حیض کتنے دن آیا تھا لیکن یہ یاد نہ ہو کہ گذشتہ حیض مہینہ کی کن تاریخوں میں آیا تھا

(۳)...... **فقط گنتی بھولنے والی** یعنی جس خاتون کو یہ تو یاد ہو کہ گذشتہ حیض مہینہ کی کن تاریخوں میں آیا تھا لیکن یہ یاد نہ ہو کہ گذشتہ حیض کتنے دن آیا تھا۔

عادت یاد رکھنے کی اہمیت اور اس کا فائدہ

ہر خاتون کو اپنے گذشتہ حیض وطہر کی مدت کو ٹھیک ٹھیک طریقے سے خوب اچھی طرح یاد رکھنا بہت ضروری ہے اس لئے کہ حیض کے خون کے گذشتہ خون سے کم یا زیادہ آنے یا گذشتہ وقت سے آگے پیچھے آنے کی صورت میں حیض اور طہر کے وقت کی پہچان کا مدار اسی گذشتہ حیض وطہر کے وقت پر ہے۔

اسی طرح اگر کسی خاتون کو فرج کے راستے مسلسل خون جاری ہو جائے تو بھی حیض واستحاضہ میں فرق کرنے کیلئے حیض وطہر کی گذشتہ عادت کو ملحوظ رکھنا ناگزیر ہے۔ اگر کسی خاتون کو اپنے حیض وطہر کی

www.idaraghufran.org

گذشتہ مدت ٹھیک ٹھیک محفوظ ہے تو مسلسل خون جاری ہونے کی صورت میں بھی اسکے حیض و استحاضہ کا فرق بآسانی معلوم ہوجائے گا (جس کی تفصیل پیچھے بیان ہوچکی ہے)

عادت بھول جانے والی کیا کرے؟

اگر کسی خاتون نے حیض وطہر کی مدت کو محفوظ رکھنے کا اہتمام نہ کیا اور اسے اپنی گذشتہ عادت بھول گئی اور پھر اسے مسلسل خون جاری ہوگیا تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ ایسی عورت خوب سوچ بچار کرے کہ اس کی عادت کیا تھی۔ اگر سوچ بچار کرنے سے غالب گمان ہوجائے کہ اسے گذشتہ حیض اتنے دن اتنے گھنٹے آیا تھا اور طہر کی حالت اتنے دن اتنے گھنٹے رہی تھی تو اسی غالب گمان کے مطابق عمل کرے اس وقت یہ معتادہ (عادت والی) کے حکم میں سمجھی جائے گی اور اس پر معتادہ کے تمام احکام لاگو ہوں گے۔

گزشتہ عادت کی گنتی اور وقت میں شک کی صورت کے احکام

اگر کسی عورت کو گذشتہ حیض کی گنتی اور وقت غالب گمان کے درجہ میں یاد نہ آئے بلکہ تردد ہی رہے تو جن دنوں میں حیض شروع ہونے کا شک ہے ان میں ہر نماز صرف وضو کرکے پڑھے گی اور جن دنوں میں حیض ختم ہونے کا شک ہے ان میں ہر نماز کے لئے غسل کرے گی اور ہر دوسری نماز کے ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ بھی کرے گی اور اسی طرح اگر اسے کچھ بھی یاد نہ ہو تو اس کا حکم بھی یہ ہے کہ ہر نماز کیلئے غسل کرے گی اور ہر نماز کے ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی۔ اور جن دنوں کے بارے میں حیض ہونے کا شک ہو ان میں ایسی عورت کا شوہر سے ہمبستر ہونا حرام ہے۔

اور اگر کچھ دن ایسے ہوں کہ ان کے پاکی کے دن یا حیض کے دن ہونے کا یقین ہو تو ان میں اسی یقین کے مطابق پاکی یا حیض کے احکام کا اعتبار کرنا ہوگا۔

ایک خاص صورت کا حکم

اگر کسی عورت کو صرف اتنا یاد ہو کہ حیض ہر مہینے آتا تھا اور مہینے کے آخری پندرہ دنوں میں سے کسی دن ختم ہوتا تھا باقی کچھ یاد نہیں تو اس صورت میں شروع کے پندرہ دنوں میں پاک ہونے اور حیض شروع ہونے کے درمیان تردّد ہے کیونکہ حیض جب مہینہ کے نصف آخر میں ختم ہوا ہے تو شروع

www.idaraghufran.org

لازماً اس سے پہلے ہوا ہے لہٰذا نصف اول (شروع کے ۱۵ دن) میں ہر دن میں یہ شبہ ہے کہ شاید ابھی حیض شروع نہ ہوا ہو اور اس صورت میں پاکی کا حکم ہونا چاہئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حیض شروع ہو چکا ہے اور اس صورت میں حیض کے احکام ملحوظ رکھنے چاہئیں۔

اسی طرح آخری پندرہ دنوں میں پاک ہونے اور حیض کے ختم ہونے کے درمیان تردد ہے۔

اب ہم یہ جانتے ہیں کہ جو عورت حائضہ ہو اس پر نماز فرض نہیں لہٰذا شروع کے ایام جن میں حیض شروع ہونے میں تردد ہے ہر نماز کے لئے صرف وضو کرے گی کیونکہ اگر بالفرض پاکی (یعنی طہر) کی حالت ہے تو اس میں نماز فرض ہوتی ہے اور حیض شروع ہو گیا ہے تو نماز معاف ہے اور آخری نصف میں چونکہ حیض ختم ہونے کا شک ہے اور حیض ختم ہونے پر غسل واجب ہوتا ہے لہٰذا ان دنوں میں ہر نماز کیلئے غسل کرے گی اور ہر نماز کے ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی، اس احتمال کی وجہ سے کہ شاید پچھلی نماز کے بالکل آخری وقت میں حیض ختم ہوا ہو اور نماز اس سے پہلے پڑھ لی گئی ہو۔[1]

مندرجہ بالا تفصیل کو سمجھنے کے لئے درج ذیل دو اصولی باتیں یاد رکھنی چاہئیں:

(۱)......جن دنوں میں حیض شروع ہونے کا تردد ہو ان میں ہر نماز کیلئے صرف وضو کرے گی۔

(۲)......اور جن دنوں میں حیض ختم ہونے کا تردد ہو ان میں ہر نماز کیلئے غسل کرے گی اور ہر نماز کے ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی۔

پہلی قسم (گنتی اور وقت بھولنے والی) کے احکام

اگر کوئی عورت سوچ بچار کر کے بھی غالب گمان کے درجے میں اپنے گذشتہ حیض کی مدت اور وقت متعین نہ کر سکے تو اس کے مسائل میں پیچیدگی پیدا ہو گی کیونکہ اس صورت میں ہر دن کے بارے

---

[1] (وکلما ترددت بین الطهرودخول الحیض صلت بالوضوء لوقت کل صلاة)مثاله امرأة تذکر ان حیضها فی کل شهر مرة وانقطاعه فی النصف الاخیر ولا تذکر غیر هذین فانه فی النصف الاول تتردد بین الدخول والطهر وفی النصف الاخیر بین الطهر والخروج واما اذا لم تذکر شیئا اصلا فهی مترددة فی کل زمان بین الطهر والدخول فحکمه حکم التردد بین الطهر والخروج بلا فرق(وان) ترددت (بین الطهر والخروج) من الحیض کما مثلنا (فبالغسل) ای فتصلی بالغسل(کذلک) ای لکل وقت صلاة اقول و هذا استحسان (رسائل ابنِ عابدین ج ا ص ۱۰۰)

www.idaraghufran.org

میں یہ شبہ رہے گا کہ یہ دن حیض کا ہے یا طہر کا اور جب تک خون جاری رہے گا ہر دن یہ شبہ رہے گا۔اس لئے ایسی صورت میں عورت کو حیض وطہر کی حالت سے متعلقہ تمام شرعی احکام میں احتیاط کوملحوظ رکھنا لازم ہے۔

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے بڑی محنت اور باریک بینی سے ایسی عورت کے لئے احتیاط پر مبنی شرعی احکام تحریر فرمائے ہیں اس لئے خون مسلسل جاری رہنے تک اس طرح کی عورت کوانہی احکام کا پابند رہنا لازم ہے۔

ان احکام کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱)......مسجد میں داخل ہونا ایسی عورت کسی بھی مسجد کے اس حصہ میں جو خاص طور پر نماز پڑھنے کیلئے وقف ہے ہر گز داخل نہ ہو، نہ نماز پڑھنے کیلئے اور نہ کسی اور ضرورت سے۔

(۲)......طواف کرنا ایسی عورت طوافِ زیارت (جو حج کا رکن ہے)،اور طوافِ صدر (جو حج میں واجب ہے) کے علاوہ کسی قسم کا کوئی طواف نہ کرے،اور طوافِ زیارت کرنے کے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) بعد اس طواف کا اعادہ کرے کیونکہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) ہے لہٰذا دس دن پہلے اور دس دن بعد کے دونوں طوافوں میں سے ایک طواف ضرور پاکی (طہر) کی حالت میں ہوا ہوگا۔

اسی طرح طواف صدر بھی کرے گی کیونکہ یہ واجب ہے لیکن دس دن بعد اس کا اعادہ نہ کرے، کیونکہ طواف صدر کا حکم یہ ہے کہ پاک (یعنی طہر والی) عورت پر واجب ہے اور ناپاک (یعنی حیض والی) عورت سے معاف ہے اور چونکہ یہ معلوم نہیں کہ یہ عورت پاکی کی حالت میں ہے یا حیض کی حالت میں لہٰذا طواف کرلے اگر پاکی کی حالت میں ہوگی تو ادا ہوجائے گا اور حیض کی حالت میں ہوگی تو اس پر معاف ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(۳)......قرآن شریف کو چھونا ایسی عورت کیلئے قرآن شریف کو چھونا بالکل جائز نہیں۔

(۴)......جماع کرنا ایسی عورت کے ساتھ اس کے شوہر کا جماع کرنا جائز نہیں۔

(۵)......نفل نماز پڑھنا ایسی عورت کو کسی طرح کی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

(۶)......نفل روزے رکھنا ایسی عورت کوکسی طرح کا نفل روزہ رکھنا جائز نہیں۔

(۷)......قرآن شریف کی تلاوت کرنا ایسی عورت کو نماز کے علاوہ قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز نہیں۔

(۸)......سجدۂ تلاوت کا حکم ایسی عورت اگر سجدہ والی آیت کسی سے سن لے اور اسی وقت سجدۂ تلاوت کرلے تو یہ سجدۂ تلاوت ادا ہوجائیگا یعنی دوبارہ نہ کرنا پڑے گا کیونکہ اگر یہ عورت اس وقت پاک (یعنی طہر کی حالت میں) تھی تو سجدۂ تلاوت ادا ہوگیا اور اگر ناپاک (یعنی حیض کی حالت میں) تھی تو اس پر سجدہ والی آیت سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہی نہیں ہوا۔

اور اگر یہ عورت سجدہ والی آیت سن کر اسی وقت سجدۂ تلاوت نہ کرے بعد میں کسی وقت کرے تو اس وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) بعد اس سجدے کو دوبارہ کرنا ضروری ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ سجدہ کی آیت کو پاکی (یعنی طہر) کی حالت میں سنا ہو اور سجدہ کی ادائیگی ناپاکی (یعنی حیض) کی حالت میں کی ہو لہٰذا دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) بعد دوبارہ سجدۂ تلاوت کرے تاکہ دونوں سجدوں میں سے ایک سجدہ کے پاکی (یعنی طہر) کی حالت میں ادا کرنے کا یقین ہوجائے اور واجب ذمہ میں باقی نہ رہے۔ [1]

---

[1] (ولا تدخل المسجد ولا تطوف الا للزيارة)لانه ركن الحج فلا يترک لاحتمال الحيض بخلاف القدم لانه سنة (ثم تعيد) طواف الزيارة (بعد عشرة ايام)ليقع احدهما فى طهر بيقين(و الا(للصدر) بالتحريک فلا تتركه لوجوبه على غير المكى (ولا تعيد) لانها لو كانت طاهرة فقد خرجت عن العهدة والا فلا يجب عليها بحر(ولا تمس المصحف ولا يجوز وطئها ابدا) لان التحرى فى الفروج لا يجوز نص عليه محمد محيط(ولا تصلى ولا تصوم تطوعا) قيدلهما(ولا تقرأ القرآن فى غير الصلاة وتصلى الفرض والواجب والسنن المشهورة) اى المؤكدة كما عبربه فى البحر لكونها تبعا للفرائض (وتقرأ فى كل ركعة) المفروض والواجب اعنى (الفاتحة وسورة قصيرة) على الصحيح وقيل تقتصر على المفروض بحر(سوى) استثناء بالنسبة الى السورة لا الفاتحة (ماعدالاولیين من الفرض) ولو عملا كالوتر وما عدا الاولیين هو الاخيرة من الفرض الثلاثى والاخيرتان من الرباعى وحاصله انها تقرأ الفاتحة والسورة فى كل ركعة من الفرائض والسنن الا الاخيرة اوالاخيرتين من الفرض فلا تقرأ فى شئى من ذلک السورة بل تقرأ الفاتحة فقط لوجوبها فى رواية عن أبى حنيفة محيط وقيل لاتقرأ اصلا والصحيح الاول كما فى التتارخانية (وتقرأ القنوت) على ما ذكره الصدر الشهيد وقال بعض المشائخ لا لانه سورتان عند عمر وأبى فتدعو

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے فرض نماز کے احکام

چونکہ ایسی عورت جو سوچ بچار کر کے بھی غالب گمان کے درجے میں اپنے گذشتہ حیض کی گنتی اور وقت متعین نہ کر سکے اس پر تمام احکام میں احتیاط پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے اس لئے اس پر تمام فرض، واجب اور سنت مؤکدہ نمازیں ان کے مقررہ وقت پر شرعی قاعدے کے مطابق ادا کرنی ضروری ہیں۔

ایسی عورت کو نمازوں کی ادائیگی کے دوران جن احتیاطی احکام کی رعایت کرنا ضروری ہے ان کی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بغيره احتياطا كما فى التتارخانية والاول ظاهر المذهب وعليه الفتوى للاجماع القطعى على انه ليس بقرآن بحر(وسائر الدعوات) والاذكار(وكلماترددت بين الطهر ودخول الحيض صلت بالوضوء لوقت كل صلاة) مثاله امرأة تذكر ان حيضها فى كل شهر مرة وانقطاعه فى النصف الاخير ولا تذكر غير هذين فانها فى النصف الاول تتردد بين الدخول والطهر وفى النصف الا خير بين الطهر والخروج واما اذا لم تذكر شيئا اصلا فهى مترددة فى كل زمان بين الطهر والدخول فحكمه حكم التردد بين الطهر والخروج بلا فرق(وان) ترددت(بين الطهر والخروج) من الحيض كمامثلنا (فبالغسل) اى فتصلى بالغسل(كذلک) اى لكل وقت صلاة اقول وهذا استحسان والقياس ان تغتسل فى كل ساعة لانه ما من ساعة الا ويتوهم انها وقت خروجها من الحيض وقال السرخسى فى المحيط والنسفى والصحيح انها تغتسل لكل صلاة وفيما قالا حرج بين مع ان الاحتمال لا ينقطع بما قالا لجواز الانقطاع فى اثناء الصلاة او بعد الغسل قبل الشروع فى الصلاة فاخترنا الاستحسان وقد قال به البعض وقدمه برهان الدين فى المحيط وقد تداركنا ذلک الاحتمال باختيار قول ابى سهل انها تصلى (ثم تعيد فى وقت الثانية بعد الغسل قبل الوقتية وهكذا تصنع فى) وقت (كل صلاة) انتهى اى احتياطا لاحتمال انهاكانت حائضا فى وقت الاولى وتكون طاهرة فى وقت الثانية فتتيقن باداء احداهما بالطهارة كما فى التاترخانية قلت وفيه نظر لانها اذا كانت حائضا فى وقت الاولى لا يلزمها القضاء فالظاهر ان المراد لاحتمال حيضها فى وقت اداء الصلاة الاولى وطهرها قبل خروج وقتها لان العبرة لآخر الوقت كما مر فاذا طهرت فى الوقت بعد ما صلت يلزمها القضاء فى وقت الثانية (وان سمعت سجدة) اى آيتها (فسجدت للحال سقطت عنها) لانها ان كانت طاهرة صح اداؤها والا لم تلزمها بحر (والا) بان سجدت بعد ذلک (اعادتها بعد عشرة ايام) لاحتمال ان السماع كان فى الطهر والاداء فى الحيض فاذا اعادت بعد العشرة تيقنت بالاداء فى الطهر فى احد المرتين تاترخانية (وان كانت عليها) صلاة (فائتة فقضتها فعليها اعادتها بعد عشرة ايام) من يوم القضاء وقيده ابو على الدقاق بما (قبل ان تزيد) المدة (على خمسة عشر) وهو الصحيح لاحتمال ان يعود حيضها بعد خمسة عشر بحر(رسائل ابن عابدين ج ا ص ۹۹ تاص ۱۰۱)

www.idaraghufran.org

تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱)......ایسی عورت کیلئے فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت مؤکدہ نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ صرف اتنی مقدار میں قرآن پڑھنا جائز ہے جس سے نماز صحیح ہوجائے۔ [۱]

اور فرض نماز کی تیسری چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے مزید کوئی سورت پڑھنا درست نہیں۔

(۲)......ایسی عورت وتر کی نماز میں دعائے قنوت اور دوسری مسنون دعائیں پڑھ سکتی ہے۔

(۳)......اگر ایسی عورت کے ذمہ کوئی قضاء نماز ہے تو اس کی قضاء پڑھ کر دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کے بعد دوبارہ اس کی قضا پڑھے تاکہ دونوں قضا نمازوں میں سے کوئی ایک نماز طہر (پاکی) کی حالت میں پڑھنے کا یقین ہوجائے۔ [۲]

گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے ادا روزہ کے احکام

چونکہ ایسی عورت جو سوچ بچار کر کے بھی غالب گمان کے درجہ میں اپنے گذشتہ حیض کی گنتی اور وقت متعین نہ کر سکے اس پر تمام احکام میں احتیاطی پہلو اختیار کرنا ضروری ہے اس لئے اس پر رمضان کے تمام روزے رکھنا فرض ہے کیونکہ رمضان کے ہر دن میں پاکی (یعنی طہر) کا امکان موجود ہے۔

گنتی اور وقت بھولنے والی کے لئے قضاء روزہ کے احکام

چونکہ ایسی عورت کے حق میں رمضان کے ہر دن میں جس طرح پاکی (یعنی طہر) کا امکان موجود ہے اسی طرح ہر دن میں ناپاکی (یعنی حیض) کا امکان بھی موجود ہے۔ اور عبادات میں احتیاط ضروری ہے اس لئے ایسی عورت پر (رمضان کا پورا مہینہ روزہ رکھنے کے باوجود) احتیاطاً ئی

---

[۱] فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت مؤکدہ نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔ لہذا ایسی عورت کو نماز میں فقط واجب کی ادائیگی کی حد تک قرآن مجید پڑھنے پر اکتفاء کرنا ضروری ہے۔ اس سے زیادہ پڑھنا درست نہیں۔

[۲] (والا (أی وان لم یستقر ظنها علىٰ موضع حیضها وعدده ،من الناقل) **فعلیها الاخذ بالاحوط فی الاحکام**(رسائل ابنِ عابدین ج ۱ ص ۹۹)

www.idaraghufran.org

روزے بطور قضاء رکھنے ضروری ہوں گے۔

جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قضاروزے رکھنے کے اعتبار سے گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی چھ اقسام

گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین بنیادی طور پر چھ قسم کی ہیں جنکی تفصیل وترتیب حسب ذیل ہے۔

(۱)...... پہلی قسم

پہلی قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا یا دو بار اور یہ بھی یاد نہ ہو کہ حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا یا رات کے وقت۔ [۱]

(۲)...... دوسری قسم

دوسری قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ تو یاد نہ ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا یا دو بار لیکن یہ یاد ہو کہ حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا۔

(۳)...... تیسری قسم

تیسری قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ تو معلوم نہ ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا یا دو بار لیکن یہ یاد ہو کہ حیض رات کے وقت شروع ہوتا تھا۔

(۴)...... چوتھی قسم

چوتھی قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ تو معلوم ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا لیکن اسے یہ یاد نہ ہو کہ حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا یا رات کے وقت۔

(۵)...... پانچویں قسم

پانچویں قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ بھی معلوم ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا اور یہ بھی یاد ہو کہ اس کا حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا۔

---

[۱] دن کے وقت سے مراد صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا وقت ہے اور رات کے وقت سے مراد سورج غروب ہونے سے لیکر صبح صادق تک کا وقت ہے۔

www.idaraghufran.org

(۶)......چھٹی قسم

چھٹی قسم یہ ہے کہ کسی خاتون کو یہ بھی معلوم ہو کہ اسے ہر ماہ ایک بار حیض آتا تھا اور یہ بھی یاد ہو کہ اس کا حیض رات کے وقت شروع ہوتا تھا۔

مذکورہ چھ قسم کی خواتین کے لئے روزے قضار کھنے کی صورتیں

یہ چھ قسمیں تو ناسیہ خواتین کی شخصی وانفرادی یادداشت کے اعتبار سے ہوئیں۔اس کے علاوہ رمضان المبارک کے مہینہ میں چونکہ دوطرح کے امکان ہیں کبھی مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا۔ اس لئے ہر قسم کی خاتون کے لئے دونوں صورتوں کا حکم واضح کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح قضاء روزے رکھنے میں بھی ہر قسم کی خاتون کو شرعاً یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ رمضان سے متصل (یعنی ۲ شوال سے)ہی قضا روزے رکھنا شروع کر دے یا کچھ وقفہ سے رکھ لے اور ان دونوں صورتوں کا حکم بھی مختلف ہے اس لئے ان دونوں صورتوں کا حکم واضح کرنے کی بھی ضرورت ہے۔اس لئے اب ذیل میں ہر قسم کی خاتون کے لئے چاروں ممکنہ صورتوں میں قضا روزے رکھنے کی ترتیب ذکر کی جاتی ہے۔

پہلی قسم کی خواتین کے لئے قضاروزے رکھنے کی ترتیب

چونکہ ایسی عورت کے حق میں رمضان کے ہر دن میں جس طرح پاکی (یعنی طہر) کا امکان موجود ہے اسی طرح ہر دن میں ناپاکی (یعنی حیض) کا امکان بھی موجود ہے۔اور عبادات میں احتیاط ضروری ہے اس لئے ایسی عورت پر(رمضان کا پورا مہینہ روزہ رکھنے کے باوجود)احتیاطاً کئی روزے بطور قضاء رکھنے ضروری ہوں گے جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاروزے رکھنے شروع کئے جائیں

مذکورہ مفروضہ صورت کے مطابق اگر ایسی عورت قضاء روزے رمضان سے متصل یعنی ۲/شوال سے رکھنا شروع کرے تو شوال کو رمضان کے حساب سے جوڑ دیا جائے گا اور چونکہ اس کا حیض یکم رمضان سے شروع ہوا ہے، اس لئے اس کا اگلا حیض ۲۶ رمضان کی صبح سے شروع ہوگا، لہٰذا رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں ۶ شوال کی صبح کو اس کا حیض ختم سمجھا جائیگا۔

www.idaraghufran.org

پھر ۶ شوال کی صبح سے ۲۱ شوال کی صبح تک پندرہ دن طہر شمار ہوگا پھر ۲۱ شوال کی صبح سے دوبارہ حیض کا شروع ہونا سمجھا جائیگا جو یکم ذیقعدہ کی صبح کو ختم شمار ہوگا (بشرطیکہ شوال ۳۰ دن کا ہو) اور یکم ذیقعدہ کی صبح سے پھر دوبارہ طہر شروع ہو جائے گا۔

لہٰذا جب ایسی عورت عید کا دن چھوڑ کر ۲ شوال سے ۳ ذیقعدہ تک مسلسل بتیس (۳۲) روزے رکھے گی تو اس پورے عرصہ میں اسے سولہ (۱۶) دن یقیناً پاکی کے مل جائیں گے یعنی ۷ شوال تا ۲۰ شوال چودہ (۱۴) دن اور ۲ و ۳ ذیقعدہ دو (۲) دن۔ [1]

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاء روزے رکھنے شروع کئے جائیں

رمضان کا مہینہ جب انتیس (۲۹) دن کا ہو تو ایسی عورت کے حق میں زیادہ سے زیادہ پندرہ (۱۵) دن ناپاکی (یعنی حیض کی حالت) میں گزرنے کا احتمال ہے لہٰذا مذکورہ تفصیل کے مطابق ان دنوں کی قضاء جب ایسی عورت ۲ شوال سے شروع کرے گی تو ۲ شوال سے مسلسل بتیس (۳۲) روزے رکھنے کی صورت میں پندرہ (۱۵) دن یقیناً پاکی کے مل جائیں گے۔ یعنی ۷ شوال سے ۲۰ شوال تک چودہ (۱۴) دن اور ۲ ذیقعدہ کا دن (جبکہ شوال تیس دن کا ہو)

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اگر رمضان کے روزوں کی قضاء وقفہ سے کرے تو وہی احتمال والی صورت یہاں نکالی جائے گی کہ زیادہ سے زیادہ روزے کتنے رکھے جائیں کہ مطلوبہ روزوں کی قضا یقیناً پاکی میں ہو جائے۔

لہٰذا یہ خاتون جس دن سے قضاء شروع کرے گی اسی دن سے ہم یہ تصور کریں گے کہ حیض شروع ہوا

---

[1] لانها اذا علمت ان ابتدائه بالنهار يكون تمامه فى الحادى عشر واذا لم تعلم انه بالليل اوالنهار يحمل على انه بالنهار ايضا لانه احوط الوجوه وهو اختيار الفقيه أبى جعفر وهو الاصح وحينئذ فاكثر مافسد من صومها فى الشهر ستة عشر اما احد عشر من اوله وخمسة من آخره او بالعكس فعليها قضاء ضعفها كما فى المحيط قلت وذلك لانها على احتمال ان تحيض فى رمضان مرتين كما ذكر لا يقع لها فيه الاطهر واحد صح صومها منه فى اربعة عشر ويكون الفاسد باقى الشهر وذلك ستة عشر واما على احتمال ان تحيض مرة واحدة فانه يقع لها فيه طهر كامل و بعض طهر و ذلك بان تحيض فى اثناء الشهر وحينئذ فيصح لها صوم اكثر من اربعة عشر فتعامل بالاضر احتياطا فتقضى ستة عشر لكن لا تتيقن بصحتها كلها الا بقضاء اثنين وثلاثين(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۱)

www.idaraghufran.org

ہے۔

اس طرح شروع کے دس دن حیض میں گزرے اور چونکہ احتیاطاً یہ فرض کیا گیا ہے کہ گذشتہ حیض کی ابتداء دن میں ہوئی تھی لہٰذا اس دفعہ بھی حیض کی ابتداء دن سے سمجھی جائے گی اور جب حیض دن میں شروع ہوا تو ختم بھی دن کے وقت سمجھا جائے گا تو اس طرح گیارہ دن حیض کی حالت میں گزرے اور وہ گیارہ روزے درست نہ ہوئے اس کے بعد پندرہ دن پاکی کے شمار کئے جائیں گے اور یہ پاکی کے پندرہ دن بھی دن کے وقت ختم ہوں گے تو اس طرح گیارہویں اور چھبیسویں دن کا روزہ درست نہیں قرار پائے گا اس حساب سے چھبیس (۲۶) روزوں میں چودہ روزے درست قرار پائے اس کے بعد پھر حیض شروع ہوا جو چھتیسویں دن ختم ہوا اور یہ دس دن یعنی چھبیسویں دن سے چھتیسویں دن تک کے روزے درست نہ ہوئے۔

اس کے بعد پھر طہر شروع ہوا یہ طہر بھی دن کے وقت شروع ہوا اور چھتیسواں دن آدھا حیض اور آدھا طہر کا ہونے کی وجہ سے اس دن کا روزہ درست نہ ہوا پھر سینتیسویں اور اڑتیسویں دن کا روزہ رکھنے سے سولہ روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا اس حساب سے ایسی عورت کو مسلسل اڑتیس (۳۸) روزے رکھنے ضروری ہوئے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اگر رمضان کے روزوں کی قضاء وقفہ سے کرے تو وہی احتمال والی صورت یہاں نکالی جائے گی کہ زیادہ سے زیادہ روزے کتنے رکھے جائیں کہ مطلوبہ روزوں کی قضاء یقیناً پاکی میں ہو جائے۔

لہٰذا مذکورہ بالا تیسری صورت میں تحریر کردہ وضاحت کی رو سے اس صورت میں سینتیس (۳۷) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے، جس کی وجہ اوپر بیان کردہ وضاحت سے سمجھی جاسکتی ہے۔

فرق صرف یہ ہے کہ تیسری صورت میں اس عورت کے ذمہ رمضان کا مہینہ تیس دن کا ہونے کی وجہ سے سولہ دن کے روزے قضا رکھنے ضروری تھے اور اس صورت میں رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہونے کی وجہ سے پندرہ دن کے روزے قضا رکھنے ضروری ہیں جس کی وجہ سے تیسری صورت میں اڑتیس روزے رکھنا ضروری قرار دیا گیا اور اس صورت میں سینتیس (۳۷) روزے قضا رکھنے

www.idaraghufran.org

ضروری ہوں گے۔ [۱]

دوسری قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو بتیس (۳۲) روزے قضا رکھنے پڑیں گے جیسا کہ پہلی قسم کی پہلی صورت میں اس کی وضاحت بیان کردی گئی ہے۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاء روزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو بتیس (۳۲) روزے قضا رکھنے پڑیں گے اس کی وضاحت پہلی قسم کی دوسری صورت میں بیان کی گئی ہے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

---

[۱] لاحتمال ان ابتداء القضاء وافق اول یوم من حیضها فلا یجزیها الصوم فی احد عشر ثم یجزی فی اربعة عشر ثم لا یجزی فی احد عشر ثم یجزی فی یومین فالجملة ثمانیة وثلاثون یجب علیها صومهالتتیقن بجواز ستة عشر منها تاترخانیة ومحیط☆اقول لکن فی هذا الاطلاق نظر لان وجوب الثمانیة والثلاثین انما یظهر اذا کان الفصل بمقدار مدة طهرها ای اربعة عشر او اکثر لیمکن هذا الاحتمال المذکور لانک علمت انه لا یلزم فساد ستة عشر من صومها الا علی احتمال ان یقع فی رمضان حیضان وطهر واحد اما لو وقع فیه حیض واحد وطهر ان فالفاسد اقل من ستة عشر لانه صح لها صوم طهر کامل وبعض الطهر الآخر واذا کان الفصل باقل من اربعة عشر یلزم ان یقع بعض الطهر فی آخر رمضان فیصح صومها فیه وفی طهر کامل قبله بیانه لو فصلت مثلا بثلاثة عشر وصامت یوم الرابع عشر من شوال وقد فرضنا احتمال ابتداء حیضها لاول یوم من ایام القضآء یلزم ان یکون آخر یوم من رمضان ابتداء طهرها الذی یصح صومها فیه وقبله احد عشر حیض لا تصح وقبلها اربعة عشر طهر تصح وقبلها اربعة لا تصح فیکون الفاسد خمسة عشر لاستة عشر وهکذا کلما نقص الفصل بیوم ینقص الفاسد بقدره ☆ والحاصل انه لایلزم قضاء ثمانیة وثلاثین الا اذا فرضنا فساد ستة عشر من رمضان کما ذکرنا مع فرض مصادفة اول القضاء لاول الحیض حتی لو لم یمکن اجتماع الفرضین لا یلزم قضاء ثمانیة وثلاثین بل اقل ثم بعد کتابة هذا البحث رأیت فی هامش بعض النسخ منقولا عن المص ما نصه هکذا اطلقوا وفی الحقیقة لا یلزم هذا المقدار الا فی بعض صور الفصل کمااذا ابتدأت القضاء بعد مضی عشرین من شوال مثلا واما اذا ابتدأت من ثالثه او رابعه ونحوهما فیکفی اقل من هذا المقدار فکأنهم ارادوا طرد بعض الفصل بالتسویة تیسیرا علی المفتی والمستفتی باسقاط مؤنة الحساب فمتی تعانت وقاست مؤنته فلها العمل بالحقیقة انتهی(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۱ و ص ۱۰۲)

www.idaraghufran.org

اس صورت میں اس خاتون کو اڑتیس (۳۸) روزے قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت پہلی قسم کی تیسری صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو سینتیس (۳۷) روزے قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت پہلی قسم کی چوتھی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔ [۱]

---

[۱] (ان لم تعلم ان دورها فی کل شهر مرة وان ابتداء حیضها باللیل اوالنهار او علمت انه بالنهار وكان شهر رمضان ثلاثین یجب علیها قضاء اثنین وثلاثین)لانها اذا علمت ان ابتداءهٗ بالنهاریکون تمامه فی الحادی عشر واذا لم تعلم انه باللیل اوالنهار یحمل علی انه بالنهار ایضا لانه احوط الوجوه وهو اختیار الفقیه ابی جعفر وهو الاصح وحینئذ فاکثر ما فسد من صومها فی الشهر ستة عشر اما احد عشر من اوله وخمسة من آخره او بالعکس فعلیها قضاء ضعفها کما فی المحیط قلت وذالک لانها علیٰ احتمال ان تحیض فی رمضان مرتین کما ذکرلا یقع لهافیه الا طهر واحد صح صومها منه فی اربعة عشر ویکون الفاسد باقی الشهر وذلک ستة عشر واما علی احتمال ان تحیض مرة واحدة فانه یقع لها فیه طهر کامل وبعض طهر وذلک بان تحیض فی اثناء الشهر وحینئذ فیصح لها صوم اکثر من اربعة عشر فتعامل بالاضر احتیاطا فتقضی ستة عشر لکن لا تتیقن بصحتها کلها الا بقضاء اثنین وثلاثین وهذا(ان قضت موصولا برمضان) والمراد بالموصول ان تبتدئ من ثانی شوال لان صوم یوم العید لا یجوز وبیان ذلک انه اذا کان اول رمضان ابتداء حیضها فیوم الفطر وهو السادس من حیضها الثانی فلا تصومه ثم لا یجزیها صوم خمسة بقیة حیضها ثم یجزیها فی اربعة عشر ثم لایجزیها فی احد عشر ثم یجزیها فی یومین و جملة ذلک اثنان و ثلاثون محیط(وان مفصولا فثمانیة وثلاثین) لاحتمال ان ابتداء القضاء وافق اول یوم من حیضها فلا یجزیها الصوم فی احد عشر ثم یجزی فی اربعة عشر ثم لا یجزی فی احد عشرثم یجزی فی یومین فالجملة ثمانیة وثلاثون یجب علیها صومها لتتیقن بجواز ستة عشر منهاتاترخانیة ومحیط (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۱)

(وان کان شهر رمضان تسعة وعشرین)والمسئلة بحالها (تقضی فی الوصل اثنین و ثلاثین)لان تیقنا بجواز الصوم فی اربعة عشر وبفسادهٖ فی خمسة عشر فیلزمها قضاء خمسة عشر ثم لا یجزیها الصوم فی سبعة من اول شوال لانها بقیة حیضها علیٰ تقدیر حیضها باحد عشر ثم یجزیها فی اربعة عشر ولا یجزیها فی احد عشر ثم یجزیها فی یوم کما فی بعض الهوامش عن المحیط قلت مقتضی هذا التقریر انها تقضی ثلاثة وثلاثین وهکذا رأیته مصرحا به فی المحیط للسرخسی لکن لا یخفی ان السبعة التی هی بقیة حیضها تصوم منها ستة وتفطر الیوم الاول لانه یوم الفطر کما مر فلذااقتصر فی المتن علی اثنین وثلاثین وهو الذی رأیته بخط بعض العلماء عن مقصد الطالب معزیا الی الصدر الشهید (وفی الفصل سبعة و ثلاثین) لجواز ان یوافق صومها ابتداء حیضها فلا یجزیها فی احد عشر ثم یجزیها فی اربعة عشر ثم لا یجزیها فی احد عشر ثم یجزیها فی یوم محیط سرخسی ویجری هنا ما قدمناه فی الفصل الاول من البحث الذی ذکرناه آنفا فی الفصل مع کون الشهر ثلاثین (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۲)

www.idaraghufran.org

تیسری قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو ۲۵ روزے قضا رکھنے پڑیں گے۔

چونکہ اس صورت میں رات سے حیض آنے کا علم ہے لہٰذا ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ یکم رمضان کی رات سے حیض شروع ہوا اور اس میں بھی حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) اور طہر (پاکی) کی کم سے کم مدت یعنی پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) فرض کرتے ہیں تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ حیض کے دنوں کا احتمال حاصل ہوجائے لہٰذا پورے رمضان میں زیادہ سے زیادہ پاکی کے دن روزے کے لئے پندرہ ہوں گے یعنی گیارہویں روزے سے چھبیسویں روزے تک اور چونکہ طہر گیارہویں کی رات سے شروع ہوا ہے اس لئے گیارہویں رمضان کا روزہ بھی درست ہوگیا اور اگلا حیض چھبیسویں کی رات کو شروع ہوگا لہٰذا ۲۶ رمضان کا روزہ درست نہ ہوگا پس رمضان اگر ۳۰ کا ہو تو پندرہ روزے ناپاکی میں ہوں گے جن کی قضاء کرنی ہوگی پھر قضا متصل یعنی ۲ شوال سے شروع کرنے کی صورت میں حساب کی رو سے انیس (۱۹) روزے رکھنے کی صورت میں پندرہ (۱۵) روزے پاکی میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا کیونکہ حساب میں ۶ شوال سے ۲۰ شوال تک پاکی کے دن آئیں گے لہٰذا ۲ شوال سے ۲۰ شوال تک انیس (۱۹) روزے رکھنے کی صورت میں اگرچہ پندرہ (۱۵) روزے طہر کی حالت میں ادا ہوسکتے ہیں مگر چونکہ ناسیہ خاتون کو اپنے حیض وطہر کے حقیقی دن یاد نہیں ہیں اس لئے احتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی صورت نکالی جاتی ہے جس سے زیادہ سے زیادہ حیض کے دنوں کا احتمال ہوسکے تاکہ طہر کی حالت کا یقین حاصل ہوجائے۔

لہٰذا ہم یہ فرض کریں گے کہ اس خاتون کا طہر ۶ رمضان سے شروع ہوا ہے اور اس سے پہلے کے روزے حیض کی حالت میں ہونے کی وجہ سے معتبر نہ ہوئے اور اس کے بعد پندرہ دن کے روزے طہر کی حالت میں ہونے کی وجہ سے معتبر ہوگئے پھر ۲۰ اور ۲۱ رمضان کی درمیانی رات سے دوبارہ حیض شروع ہوا جو ۳۰ رمضان اور یکم شوال کی درمیانی رات تک رہا اور یکم شوال کا دن اس خاتون

www.idaraghufran.org

کے اگلے طہر کا پہلا دن تھا لیکن اس دن روزہ رکھنا عید کا دن ہونے کی وجہ سے درست نہیں پس ۲ شوال سے لیکر ۱۵ شوال تک چودہ دن کے روزے درست ہوئے پھر ۱۵ اور ۱۶ شوال کی درمیانی رات میں اگلا حیض شروع ہوا لہٰذا ۱۶ شوال سے لیکر ۲۵ شوال تک دس دن کے روزے حیض کی حالت میں ہونے کی وجہ سے معتبر نہ ہوئے پھر ۲۵ اور ۲۶ شوال کی درمیانی رات میں اس عورت کا حیض ختم ہوکر طہر شروع ہوا لہٰذا ۲۶ شوال کا روزہ درست ہوا اور اس حساب سے ۲ شوال سے لیکر ۲۶ شوال تک پچیس (۲۵) روزے بن گئے جن میں پندرہ روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوگیا۔

اس لئے کہ مفروضہ صورت میں اس خاتون کا حیض ۲۵ اور ۲۶ رمضان کی درمیانی رات سے شروع ہوا جو ۵ اور ۶ شوال کی درمیانی رات میں ختم ہوا اس لئے ۶ شوال کا روزہ درست قرار پایا پھر ۲۰ اور ۲۱ شوال کی درمیانی رات طہر ختم ہوکر حیض شروع ہوا لہٰذا ۲۰ شوال کا روزہ بھی درست قرار پایا اس طرح ۶ شوال سے ۲۰ شوال تک پندرہ روزے درست ہوئے اور کل ملا کر یہ ۱۹ روزے بن گئے۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضاء روزے ۲ شوال سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے۔

جب قضاء متصل ہو تو سابقہ طریقہ حساب کے مطابق اگر یکم رمضان سے حیض کی ابتداء تصور کی جائے تو اس میں چودہ روزے ناپاکی میں ہونے کا احتمال ہے لہٰذا متصل قضاء کرے تو انیس (۱۹) روزے رکھنے کی صورت میں چودہ (۱۴) دن پاکی کے ملیں گے۔

اور اگر یہ تصور کیا جائے کہ ۶ رمضان کی رات سے حیض شروع ہوا اور ۱۶ کی رات کو ختم ہوا تو رمضان میں حیض کے دن صرف دس ہوں گے اور باقی دن طہر کے ہونگے۔

لیکن جب ۲ شوال سے ان دس روزوں کی قضاء کی جائے تو ۲۰ روزے رکھنے کی صورت میں ۱۰ روزے طہر کی حالت میں رکھنے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔ لہٰذا احتیاطاً ۲۰ روزے قضاء کرے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو پچیس (۲۵) روزے قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی

www.idaraghufran.org

صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضاء روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو چوبیس (۲۴) روزے قضا رکھنے پڑیں گے۔

جب قضاء رمضان سے متصل نہ ہو تو چوبیس (۲۴) روزے قضاء رکھنے پڑیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ رمضان کے شروع کے دن سے حیض کی ابتداء مانی جائے تو چودہ (۱۴) روزے ذمہ میں رہتے ہیں دس دن شروع کے اور چار آخر کے۔ اور جب ان چودہ (۱۴) روزوں کی قضا کی جائے گی تو قضاء کے پہلے روزے سے حیض کی ابتداء فرض کی جائے گی، اس طرح شروع کے دس روزے حیض کی حالت میں گزریں گے اور پھر چودہ (۱۴) روزے طہر کی حالت میں۔ یہ کل ۲۴ ہوئے۔ ؎

؎ (وان علمت ان ابتداء حيضها بالليل وشهر رمضان ثلاثون فتقضى فى الوصل والفصل خمسة و عشرين)لاحتمال ان يكون يوم العيد اول طهرها واما فى الفصل فلاحتمال ان يوافق ابتداء القضاء بيان ذلک اما فى الوصل فلاحتمال ان حيضها خمسة من اول رمضان بقية الحيض ثم طهرها خمسة عشر ثم حيضها عشرة فالفاسد خمسة عشر فاذا قضتها موصولة فيوم العيد اول طهرها ولا تصومه ثم يجزيها الصوم فى اربعة عشر ثم لا يجزى فى عشرة ثم يجزى فى يوم والجملة خمسة و عشرون وان فرض ان حيضها عشرة من اول رمضان و خمسة من آخره تصوم اربعة من اول شوال بعد يوم الفطر لا تجزيها لانها بقية حيضها ثم خمسة عشر تجزيها والجملة تسعة عشر والاحتمال الاول احوط فيلزمها خمسة وعشرون واما فى الفصل فلاحتمال ان ابتداء القضاء وافق اول يوم من حيضها فلا يجزيها الصوم فى عشرة ثم يجزى فى خمسة عشر محيط ملخصا(وان كان تسعة و عشرين تقضى فى الوصل عشرين) لاحتمال ان يكون اول القضاء اول الحيض مع كون الفوائت عشرا قلت وتوضيحه انها يحتمل ان تحيض خمسة من اول رمضان وتسعة من آخره او عشرة من اوله واربعة من آخره فالفاسد فيهما اربعة عشر ويحتمل ان تحيض فى اثناء ه كأن حاضت ليلة السادس وطهرت ليلة السادس عشر والفاسد فيه عشرة فعلى الاول يكون اول القضاء وهو ثانى شوال اول طهرها فتصوم اربعة عشر وتجزيها وعلى الثانى يكون ثانى شوال سادس يوم من حيضها فتصوم خمسة لا تجزيها ثم اربعة عشر فتجزيها والجملة تسعة عشر وعلى الثالث يكون اول القضاء اول الحيض فتصوم عشرة لا تجزى ثم عشرة من الطهر فتجزيها عن العشرة التى عليها والجملة عشرون فعلى الاول يجزيها قضاء اربعة عشر وعلى الثانى تسعة عشر وعلى الثالث عشرين فلزمها احتياطا(وفى الفصل اربعة وعشرين)لاحتمال ان الفاسد اربعة عشر علىٰ احد الوجهين الاولين وان القضاء وافق اول يوم من حيضها فتصوم عشرة لا تجزى ثم اربعة عشر تجزى والجملة اربعة وعشرون قال المص ويجزى ههنا القضاء على ما ذكرنا فى الفصلين الاولين انتهى اى من البحث الذى قدمناه (رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۲ و ۱۰۳)

www.idaraghufran.org

چوتھی قسم کی خواتین کے لئے قضا روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے۔

چونکہ یہ معلوم ہے کہ ہر مہینہ حیض ایک مرتبہ آتا تھا تو زیادہ سے زیادہ ایک ماہ میں حیض دس دن ہوسکتا ہے لہٰذا یکم رمضان کو حیض کی ابتداء دن سے مانی جائے تو گیارہ کی صبح کو حیض ختم ہوگا اس طرح رمضان میں گیارہ (۱۱) روزے ناپاکی میں گزریں گے اب ان کی قضاء خواہ ۲ شوال سے رکھے یا کسی اور تاریخ سے، قضا کے پہلے روزے سے حیض کی ابتداء فرض کی جائے گی، لہٰذا شروع کے گیارہ روزے حیض کی حالت میں ہونے کے امکانات ہیں اس لئے اگر کل بائیس (۲۲) روزے رکھ لئے تو ان میں گیارہ (۱۱) روزے طہر کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔ [1]

---

[1] (وان علمت ان حيضها فى كل شهر مرة)معطوف على قوله ان لم تعلم ان دورها الخ (وعلمت ان ابتدائه بالنهار اولم تعلم انه بالنهار)لحمله على انه ابتدأ بالنهار احتياطا كما مر(تقضى اثنين و عشرين مطلقا) اى وصلت او فصلت مص لانه اذا كان بالنهار يفسد من صومها احد عشر كما مر فاذا قضت مطلقا احتمل ان يوافق اول القضاء اول الحيض فتصوم احد عشر لا تجزى ثم احد عشر تجزى والجملة اثنان و عشرون تخرج بها عن العهدة بيقين(رسائل ج ۱ ص ۱۰۳ و ۱۰۴)

www.idaraghufran.org

پانچویں قسم کی خواتین کے لئے قضاروزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاروزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضار کھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر چوتھی قسم کی خاتون کی پہلی صورت میں بیان کردی گئی ہے۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاروزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضار کھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر چوتھی قسم کی خاتون کی پہلی صورت میں بیان کردی گئی ہے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضاروزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضار کھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر چوتھی قسم کی خاتون کی پہلی صورت میں بیان کردی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضاروزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بائیس (۲۲) روزے بطور قضار کھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر چوتھی قسم کی خاتون کی پہلی صورت میں بیان کردی گئی ہے۔ [۱]

چھٹی قسم کی خواتین کے لئے قضاروزے رکھنے کی ترتیب

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاروزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضار کھنے پڑیں گے۔

یکم رمضان کی رات سے حیض کی ابتداء فرض کی جائے تو ۱۰ اور ۱۱ رمضان کی درمیانی رات تک حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت (دس دن دس رات یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پوری ہو جائیگی اور اس حساب سے زیادہ سے زیادہ دس (۱۰) روزے حیض میں گزرنے کا احتمال ہے لہٰذا ان کی قضا مذکورہ بالا حساب (یعنی قضا کے پہلے روزے سے حیض کی ابتدا فرض کرنے) کی رو سے بیس دن میں ہوگی اس لئے کہ پہلے دس (۱۰) روزے حیض کی وجہ سے درست نہیں ہوں گے اور بعد کے دس (۱۰)

---

[۱] (ملاحظہ ہو اوپر چوتھی قسم کے حوالے میں درج شدہ عبارت)

www.idaraghufran.org

روزے طہر میں ہونے کی وجہ سے درست ہو جائیں گے۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں بھی اس خاتون کو بیس (۲۰) روزے بطور قضا رکھنے پڑیں گے جس کی وضاحت اوپر پہلی صورت میں بیان کر دی گئی ہے۔ [۱]

تنبیہ: گنتی اور وقت بھولنے والی تمام قسم کی خواتین کو قضاء کی ان تمام صورتوں میں سب قضاء روزے مسلسل رکھنے ضروری ہیں۔

گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب

حیض کی گنتی اور وقت بھولنے والی کسی خاتون پر اگر کفارۂ قتل یا کفارۂ رمضان کے ساٹھ (۶۰) روزے لازم ہو جائیں تو مسلسل کتنے روزے رکھنے سے اس کا کفارہ ادا ہو جائے گا اس کو جاننے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ عورت گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی مذکورہ چھ اقسام میں سے کس قسم میں شامل ہے پھر اس قسم کا حکم ذیل کی تفصیل سے معلوم کر لیا جائے۔

پہلی اور دوسری قسم کی خاتون پر کفارۂ رمضان و قتل سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے مسلسل ایک سو پندرہ (۱۱۵) روزے رکھنے ضروری ہیں۔

جیسا کہ قضاء روزے رکھنے کی ترتیب میں یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ ان دونوں قسم کی خواتین کے

---

[۱] (وان علمت ان ابتداء ہ باللیل تقضی عشرین مطلقا)لان الفاسد من صومها عشرة فتقضی ضعفها لاحتمال موافقة القضاء اول الحیض وصلت او فصلت کما ذکرنا هذا کله ان لم تعلم عدد ایامها فی الحیض او الطهر (رسائل ابنِ عابدین ج ا ص ۱۰۴)

www.idaraghufran.org

حق میں قضا روزوں کی مطلوبہ تعداد حاصل کرنے کے لئے ایک مہینے احتیاطاً چودہ (۱۴) روزوں کو درست قرار دیا جائے گا اور وقفہ سے قضا روزے رکھنے کی صورت میں قضا کے پہلے روزے سے ہی حیض کی ابتداء فرض کی جائے گی لہٰذا اسی احتیاط کو کفارہ کے ساٹھ (۶۰) روزے حاصل کرنے کے لئے بھی ملحوظ رکھا جائے گا اور اس حساب کی رو سے ساٹھ روزے حاصل کرنے کے لئے ایک سو پندرہ (۱۱۵) روزے رکھنے ضروری ہیں جس کی تفصیل یوں ہے۔

۱۱دن حیض + ۱۴ دن طہر +۱۱ دن حیض + ۱۴دن طہر +۱۱ دن حیض + ۱۴ دن طہر +۱۱ دن حیض + ۱۴دن طہر +۱۱دن حیض + ۴دن طہر = کل مدت =۱۱۵دن

تیسری قسم کی خاتون پر کفارۂ رمضان وقتل سے بریٔ الذمہ ہونے کیلئے مسلسل سو (۱۰۰) روزے رکھنے ضروری ہیں، جس کا حساب مذکورہ بالا وضاحت کے پیش نظر یوں ہے:

۱۰دن حیض +۱۵دن طہر +۱۰دن حیض +۱۵دن طہر +۱۰دن حیض +۱۵دن طہر +۱۰دن حیض +۱۵دن طہر = کل مدت =۱۰۰دن

چوتھی اور پانچویں قسم کی خاتون پر کفارۂ رمضان وقتل سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے مسلسل ایک سو چار (۱۰۴) روزے رکھنے ضروری ہیں۔

ان دونوں قسم کی خواتین کے حق میں چونکہ احتیاطاً دن سے حیض کی ابتداء مانی گئی ہے اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت یعنی دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) مانی گئی ہے اس لحاظ سے اس طرح کی خواتین کے حق میں ایک ماہ میں گیارہ (۱۱) روزے فاسد قرار پائیں گے اور انیس (۱۹) روزے درست قرار پائیں گے۔ اس حساب سے تمام روزوں کی مجموعی تعداد ایک سو چار (۱۰۴) بنتی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

۱۱دن حیض +۱۹ دن طہر +۱۱دن حیض +۱۹ دن طہر +۱۱دن حیض +۱۹ دن طہر +۱۱دن حیض+ ۳دن طہر= کل مدت= ۱۰۴دن

چھٹی قسم کی خاتون پر کفارۂ رمضان وقتل سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے مسلسل نوے (۹۰) روزے رکھنے ضروری ہیں:

www.idaraghufran.org

اس قسم کی خاتون کے حق میں ایک ماہ میں دس (۱۰) روزے فاسد قرار پائیں گے اور بیس (۲۰) روزے درست قرار پائیں گے اس حساب سے تمام روزوں کی مجموعی تعداد نوے (۹۰) بنتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۰ دن حیض +۲۰ دن طہر +۱۰ دن حیض +۲۰ دن طہر +۱۰ دن حیض +۲۰ دن طہر = کل مدت =۹۰ دن۔ [1]

گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے قسم کے کفارے کے روزے رکھنے کی ترتیب

اگر کسی شخص پر کفارۂ قسم لازم ہو جائے اور وہ اتنا غریب ہو کہ کفارۂ قسم میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق نہ تو دس غریبوں کو کھانا کھلا سکتا ہو اور نہ ہی دس غریبوں کو کپڑا دے سکتا ہو تو چونکہ ایسے شخص پر کفارۂ قسم کی ادائیگی کے لئے لگاتار تین روزے رکھنے ضروری ہوتے ہیں الگ الگ تین روزے رکھ لینے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر دو روزے رکھنے کے بعد بیچ میں کسی عذر سے ایک روزہ رہ گیا تو پھر سے لگاتار تین روزے رکھنے ضروری ہیں (ملاحظہ ہو اصلی بہشتی زیور تیسرا حصہ ص ۵۳)

---

[1] (وان وجب علیھا صوم شھرین) متتابعین(فی کفارۃ القتل او الافطار) اذا کانت افطرت عمدا فی رمضان (قبل الابتلاء) بالاستمرار ونسیان العادۃ(اذا الافطار فی ھذا الابتلاء لا یوجب کفارۃ لتمکن الشبھۃ) فی کل یوم لتردده بین الحیض والطھر تاترخانیۃ (فان علمت ان ابتداء حیضھا باللیل و) ان(دورھا) ای عادتھا(فی کل شھر) مرۃ(تصوم تسعین یوما) لانہ اذا کان دورھا فی کل شھر یجوز صومھا فی عشرین من کل ثلاثین فاذا صامت تسعین تیقنت بجواز ستین(وان لم تعلم الاول) ای ان ابتداء حیضھا باللیل بان علمت انہ بالنھار اولم تعلم شیئا(تصوم مائۃ واربعۃ) لجواز ان یوافق ابتداء صومھا ابتداء حیضھا فلا یجوز فی احد عشر ثم یجوز فی تسعۃ عشر ثم لایجوز فی احد عشر ثم یجوز فی تسعۃ عشر ثم لا یجوز فی احد عشر ثم یجوز فی تسعۃ عشر فھذہ تسعون جاز منھا سبعۃ وخمسون ثم لایجوز فی احد عشر ثم یجوز فی ثلاثۃ فبلغ العدد مائۃ واربعۃ جاز منھا ستون بیقین تاترخانیۃ(وان لم تعلم الثانی) ای ان دورھا فی کل شھر لکن تعلم ان ابتدائہ باللیل (تصوم مائۃ)لانا نجعل حینئذ حیضھا عشرۃ وطھرھا خمسۃ عشر وکلما صامت خمسۃ و عشرین جاز منھا خمسۃ عشر فاذا صامت مائۃ جاز منھا ستون بیقین تاترخانیۃ(وان لم تعلمھما) ای لم تعلم ان ابتدائہ باللیل ولا ان دورھا فی کل شھر (تصوم مائۃ وخمسۃ عشر) لجواز ان یوافق ابتداء الصوم ابتداء الحیض فلا یجزیھا فی احد عشر ثم یجزیھا فی اربعۃ عشر وھکذا اربع مرات ثم لا یجزیھا فی احد عشر ثم یجزیھا فی اربعۃ فبلغ العدد مائۃ وخمسۃ عشر جاز منھا ستون کما فی التاترخانیۃ(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۴ و ۱۰۵)

www.idaraghufran.org

اس لئے حیض کی گنتی اور وقت بھولنے والی کسی خاتون پر اگر کفارۂ قسم لازم ہوجائے اور وہ اتنی غریب ہو کہ کفارۂ قسم میں بیان کردہ تفصیل کے مطابق نہ تو دس غریبوں کو کھانا کھلاسکتی ہو اور نہ ہی دس غریبوں کو کپڑا دے سکتی ہو تو مسلسل کتنے روزے رکھنے سے اس کا کفارۂ قسم ادا ہوجائے گا اس کو جاننے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ عورت گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی مذکورہ چھ اقسام میں سے کس قسم میں شامل ہے پھر اس قسم کا حکم ذیل کی تفصیل سے معلوم کرلیا جائے۔

پہلی، دوسری، چوتھی اور پانچویں قسم کی خواتین پر (روزہ رکھنے کی صورت میں) قسم کے کفارے سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے درج ذیل دوطریقوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے۔

(الف) مسلسل سولہ (۱۶) روزے رکھے۔

وضاحت: چونکہ ان چاروں قسم کی خواتین کے حق میں احتیاطاً ایک ماہ میں زیادہ سے زیادہ ۱۱ دن حیض کے قرار دیئے گئے ہیں اور کفارۂ قسم کے تین روزے مسلسل رکھنے ضروری ہیں۔ اور ممکن ہے جن تین دنوں میں اس طرح کی خاتون کفارۂ قسم کے روزے رکھے وہ تینوں حیض کے دن ہوں یا تینوں طہر کے دن ہوں یا دو دن حیض کے ہوں اور ایک دن طہر یا دو دن طہر کے ہوں اور ایک دن حیض کا ان سب احتمالات میں احتیاط والا احتمال یہ ہے کہ دو دن طہر اور ایک دن حیض کا قرار دیا جائے یعنی یہ فرض کیا جائے کہ ایسی عورت نے کفارۂ قسم کے دو روزے رکھے اور پھر تیسرے دن سے اسے حیض شروع ہوگیا لہٰذا اس کے مسلسل تین روزے درست نہ ہوئے پھر گیارہ (۱۱) دن تک اسے حیض جاری رہا اس کے بعد پھر اسے تین روزے رکھنے پڑے تاکہ اسے مسلسل تین روزے درست ہونے کا یقین حاصل ہوجائے۔ اس حساب سے اسے کل سولہ (۱۶) روزے رکھنے پڑیں گے، یعنی ۲ دن طہر + ۱۱ دن حیض + ۳ دن طہر = کل مدت = ۱۶ دن

(ب) تین روزے رکھے پھر نو دن کے بعد چار روزے رکھے۔

وضاحت: اس صورت میں اگر پہلے تین روزے طہر کی حالت میں ہوگئے تو انہی سے کفارۂ قسم ادا ہوگیا۔ اور اگر ان تین میں سے ایک یا دو یا تینوں حیض کی حالت میں ہوئے تو حیض کی مدت پوری

www.idaraghufran.org

ہونے کے بعد پھر تین روزے رکھنے ضروری ہیں۔ اور ان تینوں احتمالات میں سے مذکورہ بالا وضاحت کی رو سے احتیاط پر مبنی احتمال یہ ہے کہ تیسرے روزے سے حیض کی ابتدا فرض کی جائے اس کی رو سے نو دن کے بعد چار روزے رکھنے ہوں گے۔ [1]

تیسری اور چھٹی قسم کی خاتون پر (روزہ رکھنے کی صورت میں) قسم کے کفارہ سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے۔

(الف) مسلسل پندرہ روزے رکھے۔

مذکورہ بالا وضاحت کی رو سے پندرہ روزوں کا حساب یوں ہوگا:

۲دن طہر +۱۰دن حیض +۳دن طہر = کل مدت =۱۵دن

(ب) تین دن روزے رکھے پھر دس دن کے بعد تین دن اور رکھے۔

مذکورہ بالا وضاحت کی رو سے دس دن سے پہلے اور بعد کے تین روزوں میں سے کوئی سے تین روزے طہر کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا۔ [2]

گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے عدت کے احکام

ایسی عورت کو اگر اس کا شوہر طلاق دے دے تو اس کی عدت سے متعلق بنیادی طور پر دو قسم کے

---

[1] (وان لم تعلم) ان ابتداء حيضها بالليل (تصوم ستة عشر) لجواز ان الباقى من طهرها حين شرعت فى الصوم يومان فلا يجزيان لانقطاع التتابع ثم لا يجزيها فى احد عشر ثم يجزى فى ثلاثة والجملة ستة عشر تاترخانية(او تصوم ثلاثة وتفطر تسعة وتصوم اربعة) لاحتمال ان اليوم الثالث من الثلاثة الاولى وافق ابتداء حيضها فيفسد اليوم الحادى عشر وهو اول الاربعة الاخيرةفاذا صامت بعده ثلاثة وقعت متتابعة فى طهر يقينا(اوعلى قلبه) بان تقدم الاربعة وتؤخر الثلاثة(رسائل ابن عابدين ج ا ص۱۰۵)

[2] (وان وجب عليها صوم ثلاثة ايام) متتابعة(فى كفارة يمين و علمت ان ابتداء حيضها بالليل تصوم خمسة عشر) لاحتمال ان يوافق ابتداء صومها لاربع عشر من طهرها فلا يجزيها صوم يومين لعدم التتابع ثم لا تجزيها عشرة ثم تجزيها ثلاثة مص اى لان هذه الثلاثة طهر يقينا وقد صامتها متتابعة فصحت عن كفارة اليمين وانما لم يؤخذ لها يوم مما بعد العشرة مع اليومين قبلها لان الحيض هنا يقطع التتابع لانها يمكنها صوم ثلاثة خالية عن الحيض بخلاف الشهرين فى كفارة القتل(او تصوم ثلاثة ايام ثم تفطر عشرة ثم تصوم ثلاثة) لتيقنها بان احدى الثلاثتين وافقت زمان طهرها فجازت عن الكفارة محيط(رسائل ابن عابدين ج ا ص۱۰۵)

www.idaraghufran.org

احکام معلوم ہونے ضروری ہیں ایک یہ کہ ناسیہ کے شوہر کیلئے اپنی بیوی سے رجوع کرنا کب تک جائز ہے؟ اور دوسرے یہ کہ خود ناسیہ عورت کو کسی اور مرد کے ساتھ نکاح کرنا کب جائز ہے؟ ابتداء میں پہلی قسم کے احکام کی رو سے ناسیہ کی عدت کا بیان ہے اور بعد میں دوسری قسم کے احکام کی رو سے ناسیہ کی عدت کا بیان ہے۔

رجوع کے حق میں عدت کی مدت

اگر ایسی عورت (یعنی جس کو حیض کا وقت اور گنتی دونوں یاد نہ ہوں) کو شوہر رجعی طلاق (یعنی ایسی طلاق جس میں شوہر کو دوران عدت رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے) دیدے، تو شوہر کو طلاق دینے کے وقت سے انتالیس (۳۹) دن انتالیس (۳۹) راتوں (یعنی ۹۳۶ گھنٹوں) تک رجوع کا حق حاصل ہوگا اس کے بعد نہیں۔

چونکہ ناسیہ عورت کو تمام احکام میں احتیاط ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور رجوع کے حق میں احتیاط یہ ہے کہ حیض وطہر کی کم سے کم مدت شمار کی جائے تاکہ یہ یقین ہو جائے کہ رجوع عدت کے اندر ہی ہوا ہے اور عدت کے بعد رجوع کرنے کا احتمال نہ رہے۔

اس لئے رجوع کے حق میں (احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے) ہم یہ فرض کریں گے کہ شوہر نے طہر کے آخری لمحات میں طلاق دی ہے اور اس کے بعد تین حیض شمار کریں گے کیونکہ مطلقہ عورت کی عدت عموماً تین حیض ہوتی ہے اور حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) ہوتی ہے اس حساب سے تین حیض کی مجموعی مدت نو دن نو رات (یعنی ۲۱۶ گھنٹے) ہوئی اور طہر کی کم سے کم مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) ہوتی ہے اور تین حیضوں کے درمیان دو طہر آتے ہیں اس حساب سے دو طہر کی مجموعی مدت تیس دن تیس رات (یعنی ۷۲۰ گھنٹے) ہوئی۔

جس کی ترتیب یہ ہے:

عدت = تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے (پہلا حیض) + پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے (پہلا طہر) + تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے (دوسرا حیض) + پندرہ دن پندرہ رات یعنی ۳۶۰ گھنٹے (دوسرا طہر) + تین دن تین رات یعنی ۷۲ گھنٹے (تیسرا حیض) = کُل مدت

www.idaraghufran.org

انتالیس دن انتالیس راتیں یعنی ۹۳۶ گھنٹے۔ ۱؎

عورت کے دوسری جگہ نکاح کرنے کے حق میں عدت کی مدت

ایسی عورت کو طلاق کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کرنے کے لئے عدت شمار کرنے میں بھی احتیاط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور اس بارے میں احتیاط یہ ہے کہ حیض وطہر دونوں کی زیادہ سے زیادہ مدت شمار کی جائے تا کہ عدت کے گزرنے کا یقین ہو جائے اور عدت کے دوران دوسرے مرد سے نکاح کرنے کا احتمال باقی نہ رہے۔

اب حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت تو معلوم ہے یعنی دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) لیکن طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت چونکہ متعین نہیں ہے اس لئے طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت کی تعیین میں فقہاء کرام رحمہم اللہ کے اقوال مختلف ہیں جن میں سے مفتیٰ بہ قول (یعنی جس قول پر فتویٰ دیا گیا ہے) یہ ہے کہ ایسی عورت کے حق میں طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت دو ماہ شمار ہوگی۔

پھر عدت کی زیادہ سے زیادہ مدت حاصل کرنے کیلئے یہ فرض کیا جائے گا کہ جس وقت طلاق واقع ہوئی تھی اس وقت حیض کی بالکل ابتداء تھی یعنی حیض کا فقط ایک ہی لمحہ گزرا تھا لہٰذا یہ حیض ناقص ہونے کی وجہ سے عدت میں شمار نہ ہوگا اور اس کے بعد آنے والے حیض سے عدت کی ابتداء مانی جائے گی اس طرح تین حیضوں اور دوطہروں کی مجموعی مدت سات ماہ دس دن (یعنی ۲۲۰ دن) سے ایک لمحہ کم ہوگی جس کی صورت یہ ہے :۱۰ دن سے ایک لمحہ کم (ناقص حیض) +۲ ماہ (پہلا طہر) + دس دن دس رات (پہلا کامل حیض) + ۲ ماہ (دوسرا طہر) + ۱۰ دن (دوسرا کامل حیض) + ۲ ماہ (تیسرا طہر) + ۱۰ دن (تیسرا کامل حیض) = سات ماہ دس دن ایک لمحہ کم (یعنی دو سو بیس دن ایک لمحہ کم)

اور اگر اس صورت میں طلاق واقع ہونا طہر کے آخری لمحہ میں فرض کیا جائے تو ایسی صورت میں تین حیض اور دوطہر کی مجموعی مدت کے حساب سے عدت سات ماہ ہوگی اور بہت سے فقہاء نے اس پر

۱؎ (وان طلقت رجعیا) ولا تعرف مقدار حیضها فی کل شهر (یحکم بانقطاع الرجعة بمضی تسعة وثلاثین) لاحتمال ان حیضها ثلاثة وطهرها خمسة عشر ووقوع الطلاق فی آخر اجزاء الطهر فتقضی العدة بثلاث حیض بینهما طهران کما فی التاتر خانیة (رسائل ابن عابدین ج ا ص ۱۰۶)

www.idaraghufran.org

بھی فتویٰ دیا ہے البتہ پہلے قول پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔ [۱]

دوسری قسم (فقط وقت بھولنے والی) کے احکام

ناسیہ خواتین کی دوسری قسم وہ عورت ہے جس کو حیض کے دنوں کی گنتی (تعداد) یاد ہو یعنی اسے یہ یاد ہو کہ حیض کتنے دن اور کتنے گھنٹے آتا تھا مگر وہ اس حیض کا وقت بھول جائے یعنی اسے یہ یاد نہ ہو کہ یہ حیض مہینے کے کون سے دنوں میں آتا تھا بلکہ اسے مہینہ کی ہر تاریخ میں طہر یا حیض ہونے کا تردد ہو۔

فقط وقت بھولنے والی خواتین کی دو اقسام

فقط وقت بھولنے والی خواتین کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں، وہ قسمیں مع احکام کے حسبِ ذیل ہیں:

فقط وقت بھولنے والی خواتین کی پہلی قسم

جس عورت کو کچھ یاد نہ ہو کہ حیض مہینے کے کس دن شروع ہوا تھا بلکہ اسے مہینے کے ہر دن میں حیض شروع ہونے کا احتمال ہو اسے اصطلاح (فقہاء کی زبان) میں **ناسیة بالوقت فی جمیع الشھر** (پورے مہینے میں حیض کا وقت بھولنے والی) کہتے ہیں۔

اس قسم کی خواتین کے حق میں عمومی احکام

اس قسم کی خواتین کیلئے تقریباً تمام احکام وہی ہیں جو ناسیہ کی پہلی قسم کی خواتین کیلئے اوپر بیان کر دیئے گئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ اگر اس قسم کی خاتون کے حیض کے دن دس سے کم ہوں تو ایسی

---

[۱] قال فی الدر وتعتد لطلاق بسبعة أشھر علی المفتی بہ قال العلامة ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ :قولہ(وتعتد لطلاق) وقیل لا یقدر لعدتھا طھر ولا تنقضی عدتھا أبدا .قولہ :(علی المفتی بہ) أی علی القول السابق المفتی بہ من أنہ یقدر طھرھا للعدة بشھرین، فتنقضی بسبعة أشھر لاحتیاجھا إلی ثلاثة أطھار بستة أشھر وثلاث حیضات بشھر .وکتب الشارح فی ھامش الخزائن ما نصہ :قولہ وعلیہ الفتوی، کذا فی النھایة والعنایة والکفایة وفتح القدیر، واختارہ فی البحر، وجزم بہ فی النھر اھ.لکن فی السراج عن الصیرفی :إنما تنقضی عدتھا بسبعة أشھر وعشرة أیام إلا ساعة، لانہ ربما یکون طلقھا فی أول الحیض فلا یحتسب بتلک الحیضة فتحتاج إلی ثلاثة أطھار وھی ستة أشھر وعشرة أیام إلا ساعة، وھی الساعةالتی مضت من الحیض الذی قع فیہ الطلاق(شامی ج ا ص ۲۸۸ وص ۲۸۹)

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

صورت میں وہ عبادات جو ایک مرتبہ ادا کرنے کے بعد حیض کے دنوں کے بعد احتیاطاً دوبارہ ادا کرنے کا حکم ہے جیسے طواف زیارت، قضاء نماز، سجدۂ تلاوت وغیرہ ان عبادات کو یہ خواتین اپنے حیض کے دنوں کی تعداد کے مطابق وقت گزر جانے کے بعد دہرائیں گی مثلاً ایک خاتون کو یہ یاد ہے کہ اس کے حیض کے دنوں کی تعداد آٹھ ہے اور اس نے کوئی آیت سجدہ سنی اور اس کے فوراً بعد اس نے سجدۂ تلاوت نہ کیا بلکہ کچھ دیر کے بعد ادا کیا تو اسے آٹھ دن کے بعد دوبارہ سجدۂ تلاوت ادا کرنا ہوگا۔

اس قسم کی خواتین کے حق میں قضا روزے کے احکام

اس کے علاوہ رمضان کے جو روزے حیض کی وجہ سے درست نہیں قرار پائے ان کی قضا کرنے کے حکم میں اس قسم کی خواتین کے لئے درج ذیل تفصیل ہے۔

قضا روزوں کی ادائیگی کے اعتبار سے گنتی اور وقت بھولنے والی خواتین کی جو اقسام پیچھے بیان کی گئی ہیں فقط وقت بھولنے والی خواتین کی بھی وہی چھ اقسام بنتی ہیں صرف یہ فرق ہے کہ گنتی اور وقت دونوں بھولنے والی خواتین کو چونکہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد بھی یاد نہیں ہوتی، اس لئے ان کے حق میں احتیاطاً حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت (یعنی دس دن دس رات) فرض کی جائے گی اور فقط وقت بھولنے والی خواتین کو چونکہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد یاد ہے اس لئے اس قسم کی خواتین کے حق میں ان کے حیض کے محفوظ دنوں کو ملحوظ رکھا جائے گا اس لحاظ سے اس قسم کی خواتین کے حق میں قضا روزے رکھنے کی ترتیب وتفصیل حسب ذیل ہے:

پہلی اور دوسری قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان میں ایک جمع کر کے ان کے تین گنا دنوں کی قضا کرنی ہوگی بشرطیکہ ان کے حیض کے دنوں کی تعداد سات دنوں سے کم ہو یعنی چھ دن ہو یا پانچ دن یا چار دن یا تین دن خواہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو یا ۳۰ دن کا اور خواہ ۲ شوال سے ہی قضاء روزے رکھنے شروع کئے جائیں یا بعد میں رکھے جائیں۔

تیسری قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان کے تین گنا دنوں کی قضا کرنی ہوگی بشرطیکہ ان کے حیض کے دنوں کی تعداد سات دنوں سے کم ہو یعنی چھ دن ہو یا پانچ دن یا چار دن یا تین دن خواہ

www.idaraghufran.org

رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو یا ۳۰ دن کا اور خواہ ۲ شوال سے ہی قضاء روزے رکھنے شروع کئے جائیں یا بعد میں رکھے جائیں۔

مثلاً پہلی یا دوسری قسم کی کسی خاتون کو تین دن حیض آنا یاد ہے تو اسے ۳+۱=۴ کا تین گنا یعنی ۱۲ دنوں کے روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اس لئے کہ اس قسم کی خواتین کے حق میں دن کے وقت حیض شروع ہونے اور دن کے وقت ہی ختم ہونے کی وجہ سے ابتدائی چار دن کے روزے درست نہ ہوں گے اس کے بعد چودہ دن کے روزے درست ہو جائیں گے اس کے بعد پھر چار دن کے روزے درست نہ ہوں گے اس کے بعد پھر رمضان کے آخر تک کے تمام روزے درست ہو جائیں گے گویا پورے رمضان میں کل آٹھ دن کے روزے فاسد قرار پائے اب اگر یہ خاتون رمضان سے متصل یعنی ۲ شوال سے ہی قضاء روزے رکھنے شروع کرے تو ماہ شوال کے دنوں کو ماہ رمضان کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا جس کی رو سے یہ حساب بنے گا۔

۴ دن (حیض)+۱۴ دن (طہر)+۴ دن (حیض)+ ۸ دن (طہر)=۳۰ دن (ماہ رمضان)

یکم شوال (طہر کا دن ہے لیکن بوجہ عید الفطر کے روزہ رکھنا درست نہیں) ۵ دن (طہر)+۴ دن (حیض)+۳ دن (طہر)=۱۲ دن (قضاء روزے)

اور اگر اسی طرح کی خاتون بعد میں ان روزوں کو قضاء کرے تو جس دن سے قضاء روزے رکھنے شروع کرے گی احتیاطاً اسی دن سے حیض کی ابتداء مان لی جائے گی جس کی رو سے حساب اس طرح ہوگا۔

۴ دن (حیض)+ ۸ دن (طہر)=۱۲ دن (قضاء روزے)

یعنی بارہ (۱۲) دن کے روزے بطور قضاء رکھنے کی صورت میں آٹھ (۸) دن کے روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

اور اگر اسی طرح کی کسی خاتون کو مثلاً چھ (۶) دن حیض آنا یاد ہے تو وہ ۶ + ۱×۳ =۲۱ دن کے روزے بطور قضاء رکھے گی جس کا حساب اس طرح ہوگا:

۶ +۱=۷ دن (حیض)+۱۴ دن (طہر)+ ۷ دن (حیض)+۲ دن (طہر)=۳۰ دن (ماہ رمضان)

www.idaraghufran.org

یکم شوال (طہر کا دن ہے لیکن بوجہ عید الفطر کے روزہ رکھنا درست نہیں) ۱۱دن (طہر)+ ۷دن (حیض)+۳دن (طہر)= ۲۱دن (قضاء روزے)

اور اگر اسی طرح کی خاتون بعد میں ان روزوں کو قضاء کرے تو جس دن سے قضاء روزے رکھنے شروع کرے گی احتیاطاً اسی دن سے حیض کی ابتداء مان لی جائے گی جس کی رو سے حساب اس طرح ہوگا۔

۷دن (حیض)+۱۴دن (طہر)= ۲۱دن (قضاء روزے)

یعنی اکیس (۲۱) دن کے روزے بطور قضاء رکھنے کی صورت میں چودہ (۱۴) دن کے روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہو جائے گا۔

تیسری قسم کی خواتین کو چونکہ رات سے حیض شروع ہونا یاد ہے اس لئے ان کے حق میں اتنے دن کے روزے ہی فاسد قرار دئے جائیں گے جتنے دن مجموعی طور پر پورے مہینے میں انہیں حیض کا خون آنا یاد ہے اوران دنوں کی قضاء حیض کے دنوں کے تین گنا دنوں کے روزے رکھنے سے ادا ہو جائے گی۔ یعنی اگر تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو نو (۹) دن کے روزے بطور قضاء رکھے گی اور اگر چھ (۶) دن حیض آنا یاد ہے تو اٹھارہ (۱۸) دن کے روزے بطور قضاء رکھے گی۔ گذشتہ تفصیل میں غور کرنے سے اس کی وجہ سمجھی جاسکتی ہے۔

اور اگر اس طرح کی خواتین کے حیض کے دنوں کی تعداد سات (۷) یا سات (۷) سے زیادہ ہو تو ان کو جتنے دن کے روزے بطور قضاء رکھنے ضروری ہوں گے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

حیض کے دن سات ہونے کی صورت

فقط وقت بھولنے والی کسی خاتون کو سات (۷) دن حیض آنا یاد ہو تو اگر وہ پہلی یا دوسری قسم کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل سولہ (۱۶) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پہلی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں

www.idaraghufran.org

اس صورت میں مسلسل چوبیس (۲۴) روزے رکھنے سے سولہ (۱۶) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا۔

دوسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں مسلسل بتیس (۳۲) روزے رکھنے سے سولہ (۱۶) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا۔

تیسری صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضا روزے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں مسلسل تئیس (۲۳) روزے رکھنے سے پندرہ (۱۵) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا۔

چوتھی صورت: جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور قضا روزے وقفہ سے رکھنے شروع کئے جائیں

اس صورت میں مسلسل اکتیس (۳۱) روزے رکھنے سے پندرہ (۱۵) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا۔

اور اگر وہ **تیسری قسم** کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہو یا انتیس (۲۹) دن کا بہر صورت اس کے کل چودہ (۱۴) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی، دوسری اور چوتھی صورت میں مسلسل اکیس (۲۱) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا تیسری صورت میں (یعنی جبکہ رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہو اور ۲ شوال سے قضاء روزے رکھنے شروع کئے جائیں تو) مسلسل چودہ (۱۴) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

حیض کے دن آٹھ ہونے کی صورت

فقط وقت بھولنے والی کسی خاتون کو آٹھ (۸) دن حیض آنا یاد ہو تو اگر وہ **پہلی** یا **دوسری قسم** کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل سولہ (۱۶) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ

www.idaraghufran.org

(۱۵) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی (یعنی **پہلی** یا **دوسری قسم** کی وہ) خاتون (جس کے حیض کے دن آٹھ (۸) ہوں) کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل چھبیس (۲۶) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل چونتیس (۳۴) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل تینتیس (۳۳) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

اور اگر وہ **تیسری قسم** کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل چودہ (۱۴) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل پندرہ (۱۵) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل تئیس (۲۳) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل بائیس (۲۲) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

حیض کے دن نو ہونے کی صورت

فقط وقت بھولنے والی کسی خاتون کو نو (۹) دن حیض آنا یاد ہو تو اگر وہ **پہلی** یا **دوسری قسم** کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل سولہ (۱۶) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل انتیس (۲۹) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل چھتیس (۳۶) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل پینتیس (۳۵) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

اور اگر وہ **تیسری قسم** کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

میں اس کے کل چودہ (۱۴) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل سترہ (۱۷) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل چوبیس (۲۴) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل تئیس (۲۳) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

حیض کے دن دس ہونے کی صورت

فقط وقت بھولنے والی کسی خاتون کو دس (۱۰) دن حیض آنا یاد ہوتو اگر وہ **پہلی** یا **دوسری قسم** کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل سولہ (۱۶) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل بتیس (۳۰) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری اور چوتھی صورت میں مسلسل سینتیس (۳۷) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے۔

اور اگر وہ **تیسری قسم** کی خاتون ہے تو رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل پندرہ (۱۵) روزے فاسد ہوں گے اور رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہونے کی صورت میں اس کے کل چودہ (۱۴) روزے فاسد ہوں گے ان روزوں کو بطور قضاء رکھنے کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اس قسم کی خاتون کو مذکورہ بالا پہلی اور تیسری صورت میں مسلسل انیس (۱۹) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے اور مذکورہ بالا دوسری صورت میں مسلسل پچیس (۲۵) روزے اور مذکورہ بالا چوتھی صورت میں مسلسل چوبیس (۲۴) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے:

چوتھی و پانچویں قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان میں ایک جمع کرکے اس کے دوگنا دنوں کی قضا کرنی ہوگی خواہ رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہو یا تیس (۳۰) دن کا اور خواہ

www.idaraghufran.org

۲ شوال ہی سے قضاء شروع کی جائے یا بعد میں قضاء کئے جائیں۔

چونکہ اس طرح کی خواتین کو مہینے میں صرف ایک بار حیض کا خون آنا یاد ہے اس لئے ان کے حق میں رمضان کے صرف اتنے دنوں کے روزے ہی فاسد ہوں گے جتنے دن ان کو حیض کا خون آنا یاد ہے البتہ دن کے وقت حیض شروع ہونے اور دن کے وقت ہی بند ہونے کی وجہ سے مزید ایک دن کا روزہ فاسد ہوگا لہٰذا اس طرح کی خواتین جس دن سے بھی ان روزوں کی قضاء شروع کریں گی اسی دن سے ان کے حیض کا شروع ہونا سمجھا جائے گا اس طرح حیض کے محفوظ دن اور ایک اضافی دن یہ تمام دن گویا حیض کے دن ہوئے ان دنوں کے روزے تو معتبر نہ ہوئے اور اس کے بعد پاکی کے دن ہوں گے اس لئے مزید اتنے ہی دنوں کے روزے رکھنے پڑیں گے تاکہ چھوٹے ہوئے روزوں کا پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے۔

چھٹی قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان کے دوگنا دنوں کی قضا کرنی ہوگی خواہ رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہو یا تیس (۳۰) دن کا اور خواہ ۲ شوال ہی سے قضاء شروع کی جائے یا بعد میں قضاء کئے جائیں۔

مذکورہ بالا وضاحت میں غور کرنے سے اس کی وجہ سمجھی جاسکتی ہے۔

فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی اور دوسری قسم کی خواتین پر کفارۂ رمضان وقتل سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے مسلسل اتنے دنوں کے روزے رکھنے پڑیں گے کہ ان کے حیض کے دنوں کو نکال کر ساٹھ (۶۰) دن پورے ہوجائیں جس کا قاعدہ یہ ہے حیض کے دن + ایک + ۱۴ اسی ترتیب سے حیض کے دن + ایک + ۱۴ کرتے رہیں یہاں تک کہ فقط پاکی کے دنوں یعنی ۱۴، ۱۴ کا مجموعہ ۶۰ ہوجائے

مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین دن حیض آنا یاد ہے تو اسے مسلسل ۴+۱۴+۴+۱۴+۴+۱۴+۴+۱۴+۴+۴=۸۰ دن روزے رکھنے پڑیں گے۔

تیسری قسم کی خواتین کے لئے کفارۂ رمضان وقتل کے واجب شدہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہونے کے لئے قاعدہ یہ ہے حیض کے دن + ۱۵ اسی ترتیب سے

www.idaraghufran.org

حیض کے دن+۱۵ کرتے رہیں یہاں تک کہ فقط پاکی کے دنوں یعنی ۱۵، ۱۵ کا مجموعہ ۶۰ ہو جائے۔
مثلاً اگراس طرح کی کسی خاتون کو تین دن حیض آنا یاد ہے تو اسے مسلسل ۳+۱۵+۳+۱۵+۳+۱۵+۳+۱۵=۷۲ دن روزے رکھنے پڑیں گے۔

چوتھی اور پانچویں قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان میں ایک کا اضافہ کر کے جو مجموعی تعداد حاصل ہو وہ تمام دن ان کے حق میں حیض کے دن شمار ہوں گے اور تیس (۳۰) دنوں میں سے حیض کے ان دنوں کو نکالنے کے بعد جو دن باقی بچیں گے وہ ان کے حق میں طہر کے دن شمار ہوں گے لہٰذا ایسی خواتین کے لئے کفارۂ رمضان وقتل کے واجب شدہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہونے کے لئے طریقہ یہ ہوگا کہ پہلے حیض کے محفوظ دنوں میں ایک جمع کر کے حیض کے مجموعی دن معلوم کر لئے جائیں پھر تیس دنوں میں سے حیض کے مجموعی دن نکال کر طہر کے دن معلوم کر لئے جائیں پھر حیض کے مجموعی دنوں اور طہر کے دنوں کو اس ترتیب سے جمع کر لیں:

حیض کے مجموعی دن+طہر کے دن اس ترتیب سے جمع کرتے رہیں یہاں تک کہ فقط طہر کے دنوں کا مجموعہ ۶۰ ہو جائے۔

مثلاً اگراس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو اس کے حق میں حیض کے مجموعی دن ۳+۱=۴ ہوں گے اور طہر کے دن ۳۰-۴=۲۶ ہوں گے لہٰذا اس طرح کی خاتون کو مسلسل ۴+۲۶+۴+۲۶+۴+۸=۷۲ دن روزے رکھنے پڑیں گے۔

چھٹی قسم کی خواتین کو حیض کے جتنے دن یاد ہوں ان کے حق میں فقط وہی دن حیض کے دن شمار ہوں گے اور تیس (۳۰) دنوں میں سے حیض کے ان دنوں کو نکالنے کے بعد جو دن باقی بچیں گے وہ ان کے حق میں طہر کے دن شمار ہوں گے لہٰذا ایسی خواتین کے لئے کفارۂ رمضان وقتل کے واجب شدہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہونے کے لئے طریقہ یہ ہوگا کہ پہلے تیس دنوں میں سے حیض کے محفوظ دن نکال کر طہر کے دن معلوم کر لئے جائیں پھر حیض کے محفوظ دنوں اور طہر کے دنوں کو اس ترتیب سے جمع کر لیں:

www.idaraghufran.org

حیض کے محفوظ دن+طہر کے دن اس ترتیب سے جمع کرتے رہیں یہاں تک کہ فقط طہر کے دنوں کا مجموعہ ۶۰ ہوجائے۔

مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو اس کے حق میں حیض کے دن یہی ہوں گے اور طہر کے دن ۳۰-۳=۲۷ ہوں گے لہٰذا اس طرح کی خاتون کو مسلسل ۳+۲۷+۳+۲۷+۳+۶=۶۹ دن روزے رکھنے پڑیں گے۔

فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے قسم کے کفارے کے روزے رکھنے کی ترتیب

پہلی، دوسری، چوتھی اور پانچویں قسم کی خواتین پر (روزہ رکھنے کی صورت میں) قسم کے کفارے سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے۔

(الف) حیض کے محفوظ دنوں میں چھ دن کا اضافہ کرکے جتنے دن حاصل ہوں اتنے دن مسلسل روزے رکھنا مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو اسے ۳+۶=۹ دن مسلسل روزے رکھنے پڑیں گے۔

گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے قسم کے کفارے سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے بیان کردہ طریقے کی وضاحت میں غور کرنے سے چھ دن کے اضافے کی وجہ سمجھی جاسکتی ہے مختصراً یہ ہے کہ: ۲ دن طہر+۳ دن حیض+۱+۳ دن طہر=۹ دن

(ب) تین روزے رکھے پھر حیض کے محفوظ دنوں میں سے دو (۲) دن کم کا وقفہ کرے یعنی روزے نہ رکھے اس کے بعد چار (۴) روزے مزید رکھے مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو وہ ۳ روزے رکھے پھر ۲ دن وقفہ کرکے ۴ روزے رکھے۔ گزشتہ بیان کردہ وضاحت کی رو سے اس کی وجہ مختصراً یہ ہے: ۲ دن طہر+۳ دن حیض+۱+۳ دن طہر

تیسری اور چھٹی قسم کی خواتین پر (روزہ رکھنے کی صورت میں) قسم کے کفارے سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک کا اختیار کرنا ضروری ہے۔

(الف) حیض کے محفوظ دنوں میں پانچ دن کا اضافہ کرکے جتنے دن حاصل ہوں اتنے دن مسلسل روزے رکھنا مثلاً اگر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو اسے ۳+۵=۸ دن

www.idaraghufran.org

مسلسل روزے رکھنے پڑیں گے۔

گنتی اور وقت بھولنے والی خاتون کے لئے قسم کے کفارے سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے بیان کردہ طریقے کی وضاحت میں غور کرنے سے پانچ دن کے اضافے کی وجہ سمجھی جاسکتی ہے مختصراً یہ ہے کہ: ۲ دن طہر +۳ دن حیض +۳ دن طہر = ۸ دن

(ب) تین روزے رکھے پھر حیض کے محفوظ دنوں کا وقفہ کر کے دوبارہ تین روزے رکھے مثلاً گر اس طرح کی کسی خاتون کو تین (۳) دن حیض آنا یاد ہے تو وہ ۳ روزے رکھے پھر ۳ دن وقفہ کر کے ۳ روزے رکھے۔ گذشتہ بیان کردہ وضاحت کی رو سے اس کی وجہ مختصراً یہ ہے: ۳ دن طہر +۳ دن حیض +۳ دن طہر

گزشتہ بیان کردہ وضاحت کی رو سے تین دن سے پہلے اور بعد کے تین روزوں میں سے کوئی سے تین روزے طہر کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا۔

فقط وقت بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام

رجوع کے حق میں عدت کی مدت:...... پہلی، دوسری اور تیسری قسم کی خواتین میں سے کسی خاتون کو اگر اس کے شوہر نے رجعی طلاق دیدی تو رجوع کے حق میں اس کی عدت کی احتیاطاً کم سے کم مدت حاصل کرنے کے لئے درج ذیل قاعدے پر عمل کیا جائے گا۔

عدت = مدت حیض +۱۵ دن +مدت حیض +۱۵ دن +مدت حیض

مثال: ایک خاتون کو پانچ دن حیض آنا یاد ہے اور یہ یاد نہیں کہ حیض مہینے میں ایک بار آتا تھا یا دو بار تو شوہر کے رجوع کرنے کے حق میں اس کی عدت مذکورہ بالا قاعدے کی رو سے ۴۵ دن بنے گی۔

چوتھی، پانچویں اور چھٹی قسم کی خواتین میں سے کسی خاتون کو اگر اس کے شوہر نے رجعی طلاق دیدی تو رجوع کے حق میں اس کی عدت کی احتیاطاً کم سے کم مدت حاصل کرنے کے لئے درج ذیل قاعدے پر عمل کیا جائے گا۔

عدت = مدت حیض +مدت طہر +مدت حیض +مدت طہر +مدت حیض

مثال: ایک خاتون کو مہینے میں ایک بار پانچ دن حیض آنا یاد ہے تو شوہر کے رجوع کرنے کے حق

www.idaraghufran.org

میں اس کی عدت مذکورہ بالا قاعدے کی رو سے ۶۵ دن بنے گی۔

دوسری جگہ نکاح کرنے کے حق میں عدت کی مدت:......مطلقہ عورت کے دوسری جگہ نکاح کرنے کے لئے **پہلی، دوسری اور تیسری قسم** کی خواتین کے لئے عدت درج ذیل قاعدے سے معلوم کی جائیگی۔

ایک لمحہ کم مدت حیض+۶۰ دن+مدت حیض+۶۰ دن+مدت حیض+۶۰ دن+مدت حیض

مثال: ایک خاتون کو یہ تو یاد ہے کہ اسے پانچ دن حیض آتا تھا لیکن یہ یاد نہیں کہ حیض ہر ماہ ایک بار آتا تھا یا دو بار تو اس کے مطلقہ ہونے کی صورت میں دوسری جگہ نکاح کرنے کے لئے مذکورہ بالا قاعدہ کی رو سے اس کی عدت چھ ماہ بیس دن سے ایک لمحہ کم ہوگی۔

وضاحت ایک لمحہ کم پانچ دن (ناقص حیض) +۶۰ دن (پہلا طہر) + پانچ دن (پہلا حیض) +۶۰ دن (دوسرا طہر) +پانچ دن (دوسرا حیض) +۶۰ دن (تیسرا طہر) +پانچ دن (تیسرا حیض) =۲۰۰ دن ایک لمحہ کم (چھ ماہ بیس دن سے ایک لمحہ کم)

چوتھی، پانچویں اور چھٹی قسم کی خواتین کیلئے عدت درج ذیل قاعدے سے معلوم کی جائیگی۔

عدت =ایک لمحہ کم مدت حیض +مدت طہر +مدت حیض +مدت طہر +مدت حیض+مدت طہر+مدت حیض۔

مثال: ایک خاتون کو یہ بھی یاد ہے کہ اسے پانچ دن حیض آتا تھا اور یہ بھی یاد ہے کہ اسے حیض ہر ماہ ایک بار آتا تھا تو اس کے مطلقہ ہونے کی صورت میں دوسری جگہ نکاح کرنے کے لئے مذکورہ بالا قاعدہ کی رو سے اس کی عدت ۹۵ دن ایک لمحہ کم ہوگی۔

وضاحت ایک لمحہ کم ۵ دن (ناقص حیض) +۲۵ دن (پہلا طہر) +۵ دن (پہلا حیض) +۲۵ دن (دوسرا طہر) +۵ دن (دوسرا حیض) +۲۵ دن (تیسرا طہر) +۵ دن (تیسرا حیض) =۹۵ دن ایک لمحہ کم (تین ماہ پانچ دن سے ایک لمحہ کم)

www.idaraghufran.org

فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون

جس عورت کو یہ تو یاد ہو کہ حیض مہینہ کے کون سے عشرے میں آ تا تھا لیکن اسے حیض شروع ہونے کی تاریخ یاد نہیں اسے اصطلاح (فقہاء کی زبان) میں **ناسیة بالوقت فی بعض الشھر** (یعنی مہینے کے کچھ حصہ میں حیض کا وقت بھولنے والی) کہتے ہیں۔

اس کی آگے پھر دو قسمیں ہیں۔

(الف)...... جتنے دنوں میں تردد ہے ان میں ایک دن بھی ایسا نہ ہو جسے یقینی طور پر حیض قرار دیا جا سکے اور یہ اس صورت میں ہوگا کہ جتنے دنوں میں تردد ہے وہ حیض کے دنوں سے دوگنا ہوں یا اس سے بھی زیادہ ہوں۔

مثال: حیض تین دن آنا یاد ہے اور مہینہ کے آخری عشرہ میں بھول گئی کہ حیض کس تاریخ سے شروع ہوا تھا لہٰذا اگر آخری عشرہ نو (۹) دنوں کا بھی ہو تو یہ دن حیض کے دنوں کی تعداد (یعنی تین دن) کے دوگنا (یعنی چھ دن) سے زیادہ ہے اور اسے آخری عشرہ کے ہر دن میں تردد ہے کہ حیض کا ہے یا طہر کا۔کسی ایک دن کے بارے میں بھی حیض یا طہر ہونے کا یقین نہیں۔

حکم: اس قسم کی خواتین کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جتنے دنوں میں حیض اور طہر کا تردد ہے ان کے شروع سے حیض کے دنوں کی تعداد کے بقدر دنوں میں ہر نماز وضو سے پڑھے گی۔اس کے بعد اس عشرے کے باقی دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی،اور ہر نماز کے ساتھ پچھلی نماز لوٹائے گی۔

جیسے اوپر کی مثال میں ۲۱ تا ۲۳ تین دن وضو سے نماز پڑھے گی اور ۲۴ تاریخ سے مہینے کے آخر تک ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی،اور ہر نماز کے ساتھ پچھلی نماز لوٹائے گی۔

کیونکہ شروع کے تین دن میں حیض شروع ہونے کا تردد ہے اس لئے اگر بالفرض حیض شروع ہو چکا ہے تو نماز معاف ہو چکی ہے اور اگر حیض شروع نہیں ہوا بلکہ پچھلا طہر جاری ہے تو غسل کرنے کی ضرورت نہیں فقط وضو کافی ہے اور باقی دنوں میں چونکہ حیض ختم ہونے کا تردد ہے اور حیض ختم ہونے پر غسل فرض ہوتا ہے اس لئے ان دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھنا ضروری ہے۔

www.idaraghufran.org

مستثنیٰ صورت: اس حکم سے ایک صورت مستثنیٰ ہے وہ یہ کہ اگر حیض کے ختم ہونے کا وقت یاد ہے مثلاً یاد ہے کہ حیض عصر کے وقت ختم ہوا تھا لیکن تاریخ بھول گئی تو ۲۴ تاریخ سے مہینے کے آخر تک روزانہ صرف عصر کی نماز غسل کر کے پڑھے گی باقی نمازوں کے لئے غسل کرنا ضروری نہیں صرف وضو کر کے پڑھ لینا درست ہے۔

حیض چونکہ عصر کے وقت ختم ہونا معلوم ہے اس لئے ہر دن کے بارے میں یہ احتمال ہے کہ شاید اس دن عصر کے وقت حیض ختم ہوا ہو اور حیض کے ختم پر غسل واجب ہوتا ہے اس لئے احتیاطاً روزانہ عصر کے وقت غسل کرے گی۔

اس لئے کہ اگر واقعی حیض ختم ہو چکا ہے تو یہ غسل پاکی کیلئے کافی ہوگا اور آئندہ وضو سے نماز درست ہوگی اور اگر حیض ختم نہیں ہوا تو غسل سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور آئندہ بھی ناپاکی ہی رہے گی اس لئے غسل کی ضرورت نہیں۔ [1]

(ب)...... جتنے دنوں میں تردد ہے وہ حیض کے دنوں کے دوگنا سے کم ہوں اس صورت میں بعض دن یقیناً حیض کے ہوں گے۔

مثال ۱: کسی خاتون کو یہ یاد ہے کہ اسے مہینہ کے شروع کے پانچ دنوں میں سے تین دن حیض آتا تھا لیکن یہ یاد نہیں کہ شروع کے تین دن حیض کے ہوتے تھے یا درمیان کے یا آخر کے۔

اس مثال میں تین احتمال نکلتے ہیں ایک یہ کہ یکم تاریخ سے حیض کا شروع ہونا فرض کیا جائے، اس صورت میں یکم، ۲ اور ۳ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے دوسرا یہ کہ ۲ تاریخ سے

---

[1] (ان علمت ان ایامها ثلاثة فأضلتها فی العشرة الاخیرة من الشهر) بان لم یغلب علی ظنها موضعها من العشرة (تصلی من اول العشرة بالوضوء لوقت کل صلاة) اولکل صلاة علی الاختلاف بین المشائخ تاترخانیة (ثلاثة ایام) للتردد فیها بین الحیض والطهر محیط(ثم تصلی بعدها الی آخر الشهر بالاغتسال لوقت کل صلاة) للتردد فیه بین الحیض والطهر والخروج من الحیض محیط(الا اذا تذکرت وقت خروجها من الحیض) بان تذکرت انها کانت تطهر فی وقت العصر مثلا ولا تدری من ای یوم (فتغتسل فی کل یوم فی ذلک الوقت مرة) فتصلی الصبح والظهر بالوضوء للتردد بین الحیض والطهر ثم تصلی العصر بالغسل للتردد بین الحیض والخروج منه ثم تصلی المغرب والعشاء والوتر بالوضوء للتردد بین الحیض والطهر ثم تفعل هکذا فی کل یوم مما بعد الثلاثة(رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۱۰۷)

www.idaraghufran.org

حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲، ۳ اور ۴ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے، تیسرا یہ کہ ۳ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۳، ۴ اور ۵ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے، چونکہ ۳ تاریخ کا دن تینوں احتمالات میں حیض کا دن بنتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ ۳ تاریخ یقیناً حیض کا دن ہے۔

یقینی ایام پہچاننے کا طریقہ: حیض کے یقینی دن پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جتنے دنوں میں تردد ہے ان میں پہلے دن سے حیض فرض کیا جائے پھر دوسرے سے پھر تیسرے سے یہاں تک کہ تردد کے تمام دنوں میں حیض شروع ہونے کے احتمالات نکل آئیں، پھر جو دن ہر احتمال کی صورت میں حیض کے بنتے ہوں وہ حیض کے یقینی دن کہلائیں گے۔

مثال ۲: کسی خاتون کو یہ یاد ہے کہ اسے مہینہ کے آخری دس دنوں میں سے چھ دن حیض آتا تھا لیکن یہ یاد نہیں کہ شروع کے چھ دن حیض کے ہوتے تھے یا درمیان کے یا آخر کے۔

اس مثال میں پانچ احتمالات نکلتے ہیں:

ایک یہ کہ ۲۱ تاریخ سے حیض کا شروع ہونا فرض کیا جائے، اس صورت میں ۲۱ تا ۲۶ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔

دوسرا یہ کہ ۲۲ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲۲ تا ۲۷ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔

تیسرا یہ کہ ۲۳ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲۳ تا ۲۸ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔

چوتھا یہ کہ ۲۴ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲۴ تا ۲۹ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔

پانچواں یہ کہ ۲۵ تاریخ سے حیض شروع ہونا فرض کیا جائے اس صورت میں ۲۵ تا ۳۰ تاریخ والے دن حیض کے شمار ہوں گے۔ چونکہ پانچوں احتمالات میں ۲۵، ۲۶ تاریخوں کے دن حیض کے بنتے ہیں اس لئے معلوم ہوا کہ ۲۵، ۲۶ تاریخ یقیناً حیض کے دن ہیں۔

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

حکم: اس صورت کا حکم یہ ہے کہ جن دنوں کے بارے میں حیض ہونے کا یقین ہے ان میں نماز نہ پڑھے اور ان دنوں سے پہلے حیض کے احتمال والے دنوں میں ہر نماز وضو کر کے پڑھے غسل کرنا ضروری نہیں اور حیض کے یقینی دنوں کے بعد والے دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھنا ضروری ہوگا۔

اس حکم کے مطابق پہلی مثال میں یکم اور ۲ تاریخ والے دن میں ہر نماز وضو کر کے پڑھے گی، اور ۳ تاریخ والے دن میں نماز بالکل چھوڑ دیگی اور ۴ و ۵ تاریخ والے دن میں ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی کیونکہ پہلی دو تاریخوں میں حیض شروع ہونے کا اور ۴، ۵ کی دو تاریخوں میں حیض ختم ہونے کا تردد ہے۔ اور ۳ تاریخ کا دن یقینی حیض کا دن ہے۔

اور دوسری مثال میں ۲۱ تا ۲۴ تاریخ والے دنوں میں ہر نماز وضو کر کے پڑھے گی، اور ۲۵ و ۲۶ تاریخ والے دنوں میں نماز بالکل چھوڑ دیگی اور ۲۷ تا ۳۰ تاریخ والے دنوں میں ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی کیونکہ ۲۱ تا ۲۴ کی چار تاریخوں میں حیض شروع ہونے کا اور ۲۷ تا ۳۰ کی چار تاریخوں میں حیض ختم ہونے کا تردد ہے اور ۲۵، ۲۶ تاریخوں کے دن یقینی حیض کے دن ہیں۔

فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان کے ادا روزوں کا حکم

اس قسم کی خواتین پر رمضان کے پورے مہینے کے روزے رکھنا ضروری ہے سوائے ان دنوں کے جو حیض کے یقینی ایام ہیں۔

فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان کے روزے قضاء رکھنے کا طریقہ

اس قسم کی خواتین پر رمضان کے صرف اتنے روزے قضاء رکھنے ضروری ہیں جتنے دن ان کو حیض آنا یاد ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس قسم کی خاتون کو مہینے کے جس عشرے میں حیض آنا یاد ہے اس عشرے کے علاوہ کسی دوسرے عشرے میں اتنے روزے رکھ لے جتنے روزے اس کے چھوٹے ہیں

فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب

اس قسم کی خواتین پر کفارۂ رمضان وقتل سے بریٔ الذمہ ہونے کے لئے مسلسل اتنے روزے رکھنے ضروری ہیں کہ حیض کے دن نکال کر صرف پاکی پاکی کے دنوں کے روزے مجموعی طور پر ساٹھ

www.idaraghufran.org

(۶۰) ہو جائیں۔

مثلاً اگر اس قسم کی کسی خاتون کو مہینے کے شروع کے ۵ دنوں میں سے تین دن حیض آنے کی عادت ہے اور اسے رات سے حیض شروع ہونا بھی یاد ہے لیکن حیض شروع ہونے کی تاریخ یاد نہیں۔

تو ایسی عورت کو چاہئے کہ وہ مسلسل اتنے روزے رکھے کہ حیض کے دنوں کو نکال کر صرف پاکی پاکی کے دنوں کی تعداد مجموعی طور پر ساٹھ (۶۰) ہو جائے البتہ اس قسم کی خاتون کو اگر کچھ دنوں کا یقینی طور پر ایام حیض ہونا معلوم ہو تو وہ ان دنوں کے روزے نہیں رکھے گی۔

مثلاً اگر یہ خاتون ۶ تاریخ سے کفارۂ رمضان کے روزے رکھنے شروع کرے تو اس کے ۲۵ روزے یقیناً پاکی کی حالت میں ہو جائیں گے اس کے بعد پانچ روزوں میں سے تین روزے اس کے درست نہ ہوں گے پھر ۲۵ روزے یقیناً پاکی کی حالت میں ہوں گے پھر پانچ روزوں میں سے تین روزے درست نہ ہوں گے اور چونکہ اس خاتون کے حق میں ۳ تاریخ کا دن یقیناً حیض کا دن ہے اس لئے یہ خاتون ۳ تاریخ کا روزہ نہیں رکھے گی اس حساب سے اس خاتون کے ۵۸ روزوں میں سے ۵۴ روزے درست ہو گئے اور مزید ۶ روزے رکھنے سے ۶۰ روزے پورے ہو جائیں گے اس طرح اس خاتون کو پاکی کی حالت میں ساٹھ (۶۰) روزوں کا یقین حاصل کرنے کے لئے ۶۴ روزے رکھنے پڑے۔

فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے قسم کے کفارہ کے روزے رکھنے کا طریقہ

اس قسم کی خاتون کو جن دنوں میں پاکی کا یقین ہے ان میں مسلسل ۳ روزے رکھنے سے قسم کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

فقط وقت بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کیلئے عدت کا طریقہ

رجوع کے حق میں عدت کی مدت:......اس مسئلے کی درج ذیل چار صورتیں ہو سکتی ہیں

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو پاکی کے یقینی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کو طلاق کے بعد آنے والے تیسرے حیض کے یقینی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائے گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کے اس حیض کا تو عدت میں شمار نہ ہوگا اس کے بعد آنے والے تیسرے حیض کے یقینی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہوجائے گی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں سے پہلے حیض کے احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اسی حیض کے یقینی ایام سے عدت کا پہلا حیض شمار ہوگا اور اس کے بعد دوسری مرتبہ آنے والے حیض کے یقینی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہوجائے گی۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں کے بعد والے حیض کے احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کے اس حیض کا تو عدت میں شمار نہ ہوگا اس کے بعد تیسری مرتبہ آنے والے حیض کے یقینی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہوجائے گی۔

دوسری جگہ نکاح کرنے کے حق میں عدت کی مدت:......اس مسئلے کی درج ذیل دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو پاکی کے یقینی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کو طلاق کے بعد تیسری مرتبہ آنے والے حیض کے احتمالی ایام ختم ہوتے ہی عدت پوری ہوجائے گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو حیض کے یقینی یا احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو اس صورت میں اس خاتون کے اس حیض کا تو عدت میں شمار نہ ہوگا خواہ اسے یقینی دنوں سے پہلے والے احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو یا یقینی دنوں کے بعد والے احتمالی دنوں میں طلاق ہوئی ہو بہرصورت اس کے بعد تیسری مرتبہ آنے والے حیض کے احتمالی دن ختم ہونے پر اس کی عدت پوری ہوگی۔

تیسری قسم (فقط گنتی بھولنے والی) کے احکام

جس خاتون کو حیض شروع ہونے یا ختم ہونے کا وقت تو معلوم ہو لیکن حیض کے دنوں کی تعداد بھول جائے ایسی عورت کو ناسیہ بالعدد فقط یعنی صرف گنتی بھولنے والی کہا جاتا ہے۔ایسی خواتین کی دو

www.idaraghufran.org

قسمیں ہیں:

(۱)...... جسے یہ تو یاد ہو کہ گذشتہ حیض ختم کب ہوا تھا لیکن شروع ہونا یاد نہیں کہ حیض شروع کب ہوا تھا۔

(۲)...... جسے گذشتہ حیض کا شروع ہونا تو یاد ہو لیکن یہ بھول جائے کہ بند کب ہوا تھا۔

فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے نماز کا حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے پہلے کے بیس دن بیس رات (یعنی ۴۸۰ گھنٹے) یقینی پاکی کے ہوں گے اور بیس دن بیس رات کے بعد کے سات دنوں میں سے ہر دن میں یہ تردد ہوگا کہ حیض شروع ہوا ہے یا نہیں اور آخری تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یقینی طور پر حیض کے دن ہوں گے۔

لہٰذا آخری تین دنوں میں نماز بالکل نہ پڑھے اور اس سے پہلے کے سات دنوں میں ہر نماز فقط وضو کر کے پڑھے غسل کرنا ضروری نہیں اور اس سے پہلے کے بیس دن چونکہ یقینی پاکی کے ہیں لہٰذا ان دنوں میں اس پر پاکی کے احکام جاری ہوں گے۔

چونکہ حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) ہے اور یہ معلوم ہے کہ حیض کب ختم ہوا لہٰذا آخری تین دن یقیناً حیض کے ہوں گے۔

اور چونکہ یہ معلوم نہیں کہ حیض شروع کب ہوا تھا اس لئے ہم احتیاط کی وجہ سے حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) شمار کریں گے اس لحاظ سے مزید سات دن ایسے ہوں گے جن میں حیض شروع ہونے کا تردد ہوگا ان کے علاوہ بقیہ ایام یقیناً پاکی کے ہونگے۔

فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے ادا روزوں کا حکم

اگر اس طرح کی خاتون کو دن کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو اسے مہینے کی جس تاریخ کو حیض ختم ہونا یاد ہے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں اور اس سے پہلے کے تین دنوں کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں۔

اس لئے کہ اس طرح کی خاتون کے حق میں کم از کم آخری تین دن (یعنی آخری ۷۲ گھنٹے) یقیناً

www.idaraghufran.org

حیض کے دن ہیں اور جب دن کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو یقیناً ۷۲ گھنٹے پہلے دن کے وقت ہی حیض شروع بھی ہوا ہوگا اس طرح آخری اور پہلا دن آدھا آدھا اور درمیان کے دو دن پورے حیض کے دن شمار ہوں گے اور حیض کی حالت میں روزہ رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لہٰذا ان چار دنوں کے روزے رکھنا تو درست نہیں اور ان چار دنوں کے علاوہ پورے رمضان کے روزے رکھنا ایسی عورت پر لازم ہیں۔

اور اگر اس طرح کی خاتون کو رات کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو اسے مہینے کی جس تاریخ کو حیض ختم ہونا یاد ہے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں اور اس سے پہلے کے دو دنوں کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں۔

اس لئے کہ اس طرح کی خاتون کے حق میں کم از کم آخری تین دن (یعنی آخری ۷۲ گھنٹے) یقیناً حیض کے دن ہیں اور جب رات کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو یقیناً ۷۲ گھنٹے پہلے رات کے وقت ہی حیض شروع بھی ہوا ہوگا اس طرح آخری تین دن پورے حیض کے دن شمار ہوں گے اور حیض کی حالت میں روزہ رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لہٰذا ان تین دنوں کے روزے رکھنا تو درست نہیں اور ان تین دنوں کے علاوہ پورے رمضان کے روزے رکھنا ایسی عورت پر لازم ہیں۔

فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے قضاء روزوں کا حکم

اگر اس طرح کی خاتون کو دن کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو اسے گیارہ (۱۱) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے خواہ رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا (جبکہ قمری مہینہ کی ۳۰ تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ میں حیض ختم ہونا یاد ہو)

اور ان کو قضاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مہینے کی جس تاریخ کو اسے حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹوں) کے علاوہ مہینے کے باقی دنوں میں گیارہ (۱۱) دن روزے رکھ لے۔

اور اگر اس طرح کی خاتون کو رات کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہے تو اسے دس (۱۰) روزے

www.idaraghufran.org

بطور قضاء رکھنے پڑیں گے خواہ رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا (جبکہ قمری مہینہ کی ۳۰ تاریخ کے علاوہ کسی اور تاریخ میں حیض ختم ہونا یاد ہو)

اور ان کو قضاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مہینے کی جس تاریخ کو اسے حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹوں) کے علاوہ مہینے کے باقی دنوں میں گیارہ (۱۱) دن روزے رکھ لے۔

فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب

چونکہ اس طرح کی خاتون کے حق میں حیض ختم ہونے کے وقت سے پہلے والے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یقینی حیض کے دن ہیں اور اس سے پہلے والے سات دن سات رات (یعنی ۱۶۸ گھنٹے) احتمالی حیض کے دن ہیں۔

لہٰذا اس طرح کی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں کے علاوہ باقی دنوں میں مسلسل اتنے روزے رکھنے پڑیں گے کہ اس کے احتمالی حیض کے دنوں کو چھوڑ کر صرف پاکی پاکی کے دنوں کا مجموعہ ساٹھ (۶۰) دن ہوجائے۔ اس لحاظ سے اس طرح کی خاتون کو مسلسل اکیاسی (۸۱) روزے رکھنے سے ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا خواہ اسے دن کے وقت حیض ختم ہونا یاد ہو یا رات کے وقت ختم ہونا یاد ہو۔

چونکہ احتمالی حیض کے دنوں میں حیض کے ساتھ ساتھ طہر کا احتمال بھی ہے لہٰذا ان دنوں میں طہر کے پہلو کا اعتبار کرتے ہوئے یہ عورت روزے رکھے گی تاکہ کفارہ کے روزوں کا تسلسل برقرار رہے اور حیض کے پہلو کا اعتبار کرتے ہوئے ان روزوں کو شمار نہیں کرے گی تاکہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے۔

فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے کفارۂ قسم کے روزے رکھنے کی صورت

اس طرح کی خاتون کو جس تاریخ میں حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے دس دنوں کے علاوہ میں کفارۂ قسم کے تین روزے رکھنا درست ہے۔

www.idaraghufran.org

فقط گنتی بھولنے والی پہلی قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام

رجوع کے حق میں عدت کی مدت:......اس مسئلے کی درج ذیل تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے بھی زیادہ وقت پہلے (یعنی حیض کے احتمالی یا طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) کے اندر (یعنی حیض کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد چوتھی مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس کے بعد (یعنی طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

دوسری جگہ نکاح کے حق میں عدت کی مدت:......اس مسئلے کی درج ذیل دو صورتیں ہوسکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے بھی کچھ وقت پہلے (یعنی حیض کے یقینی یا حیض کے احتمالی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد چوتھی مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض ختم ہونا یاد ہے اس سے پہلے والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) سے بھی پہلے یا حیض ختم ہونے کے محفوظ وقت کے بعد (یعنی طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہو تو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض ختم ہونے کا محفوظ وقت آنے پر پوری ہوگی۔

www.idaraghufran.org

فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے نماز کا حکم

اس قسم کی خواتین کے لئے نماز کا حکم یہ ہے کہ جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس وقت سے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) پورے ہونے تک یقیناً حیض ہوگا لہٰذا ان دنوں میں ایسی خاتون نماز بالکل نہ پڑھے گی ان کے بعد کے سات دنوں میں سے ہر دن میں چونکہ حیض ختم ہونے کا تردد ہے لہٰذا ان دنوں میں ہر نماز غسل کرکے پڑھے گی۔ اور ان سات دنوں کے بعد والے بیس دن چونکہ یقینی پاکی کے دن ہیں لہٰذا ان دنوں میں اس پر پاکی کے احکام جاری ہوں گے۔

وضاحت: چونکہ اس صورت میں حیض شروع ہونے کا وقت معلوم ہے اور کم سے کم حیض تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) ہوتا ہے لہٰذا شروع کے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) تو یقینی حیض کے ہوں گے اور حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) ہے اس لئے تین دن کے بعد والے سات دنوں میں سے ہر دن میں حیض ختم ہونے کا احتمال ہے لہٰذا ان دنوں کی ہر نماز غسل کرکے پڑھے گی۔

فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے ادا روزوں کا حکم

اگر اس طرح کی خاتون کو دن کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو اسے مہینے کی جس تاریخ کو حیض شروع ہونا یاد ہے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں اور اس سے بعد کے تین دنوں کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں۔

اس لئے کہ اس طرح کی خاتون کے حق میں کم از کم شروع کے تین دن (یعنی ابتدائی ۷۲ گھنٹے) یقیناً حیض کے دن ہیں اور جب دن کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو یقیناً ۷۲ گھنٹے بعد دن کے وقت ہی حیض ختم بھی ہوگا اس طرح پہلا اور آخری دن آدھا آدھا اور درمیان کے دو دن پورے حیض کے دن شمار ہوں گے اور حیض کی حالت میں روزہ رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لہٰذا ان چار دنوں کے روزے رکھنا تو درست نہیں اور ان چار دنوں کے علاوہ پورے رمضان کے روزے رکھنا ایسی عورت پر لازم ہیں۔

اور اگر اس طرح کی خاتون کو رات کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو اسے مہینے کی جس تاریخ کو حیض

www.idaraghufran.org

شروع ہونا یاد ہے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں اور اس سے بعد کے دو دنوں کا روزہ رکھنا بھی درست نہیں۔

اس لئے کہ اس طرح کی خاتون کے حق میں کم از کم ابتدائی تین دن (یعنی ابتدائی ۷۲ گھنٹے) یقیناً حیض کے دن ہیں اور جب رات کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو یقیناً ۷۲ گھنٹے بعد رات کے وقت ہی حیض ختم بھی ہوگا اس طرح ابتدائی تین دن پورے حیض کے دن شمار ہوں گے اور حیض کی حالت میں روزہ رکھنا درست نہیں ہوتا۔

لہٰذا ان تین دنوں کے روزے رکھنا تو درست نہیں اور ان تین دنوں کے علاوہ پورے رمضان کے روزے رکھنا ایسی عورت پر لازم ہیں۔

فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان کے قضاء روزوں کا حکم

اگر اس طرح کی خاتون کو دن کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو اسے گیارہ (۱۱) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے خواہ رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا۔

اور ان کو قضاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مہینے کی جس تاریخ کو اسے حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹوں) کے علاوہ مہینے کے باقی دنوں میں گیارہ (۱۱) دن روزے رکھ لے۔

اور اگر اس طرح کی خاتون کو رات کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہے تو اسے دس (۱۰) روزے بطور قضاء رکھنے پڑیں گے خواہ رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا۔

اور ان کو قضاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مہینے کی جس تاریخ کو اسے حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹوں) کے علاوہ مہینے کے باقی دنوں میں گیارہ (۱۱) دن روزے رکھ لے۔

فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے رمضان اور قتل کے کفارہ کے روزے رکھنے کی ترتیب

چونکہ اس طرح کی خاتون کے حق میں حیض شروع ہونے کے وقت سے بعد والے تین دن تین

www.idaraghufran.org

رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) یقینی حیض کے دن ہیں اور اس سے بعد والے سات دن سات رات (یعنی ۱۶۸ گھنٹے) احتمالی حیض کے دن ہیں۔

لہٰذا اس طرح کی خاتون کو حیض کے یقینی دنوں کے علاوہ باقی دنوں میں مسلسل اتنے روزے رکھنے پڑیں گے کہ اس کے احتمالی حیض کے دنوں کو چھوڑ کر صرف پاکی پاکی کے دنوں کا مجموعہ ساٹھ (۶۰) دن ہوجائے۔

اس لحاظ سے اس طرح کی خاتون کو مسلسل اکیاسی (۸۱) روزے رکھنے سے ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے گا خواہ اسے دن کے وقت حیض شروع ہونا یاد ہو یا رات کے وقت شروع ہونا یاد ہو۔

چونکہ احتمالی حیض کے دنوں میں حیض کے ساتھ ساتھ طہر کا احتمال بھی ہے لہٰذا ان دنوں میں طہر کے پہلو کا اعتبار کرتے ہوئے یہ عورت روزے رکھے گی تاکہ کفارہ کے روزوں کا تسلسل برقرار رہے اور حیض کے پہلو کا اعتبار کرتے ہوئے ان روزوں کو شمار نہیں کرے گی تاکہ ساٹھ (۶۰) روزے پاکی کی حالت میں ہونے کا یقین حاصل ہوجائے۔

فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے کفارۂ قسم کے روزے رکھنے کی صورت

اس طرح کی خاتون کو جس تاریخ میں حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے دس دنوں کے علاوہ میں کفارۂ قسم کے تین روزے رکھنا درست ہے۔

فقط گنتی بھولنے والی دوسری قسم کی خاتون کے لئے عدت کے احکام

رجوع کے حق میں عدت کی مدت:.......اس مسئلے کی درج ذیل تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) یا اس سے بھی زیادہ وقت بعد (یعنی حیض کے احتمالی یا طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہوتو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) کے اندر (یعنی حیض کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہوتو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے پہلے (یعنی طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہوتو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے تین دن تین رات (یعنی ۷۲ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

دوسری جگہ نکاح کے حق میں عدت کی مدت: ......اس مسئلے کی درج ذیل دوصورتیں ہوسکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ گھنٹے) کے اندر یا اس سے کچھ وقت بعد (یعنی حیض کے یقینی یا حیض کے احتمالی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہوتو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس طرح کی کسی خاتون کو جس وقت حیض شروع ہونا یاد ہے اس سے بعد والے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) کے بعد یا حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے پہلے (یعنی طہر کے یقینی دنوں میں) اسے طلاق ہوئی ہوتو اس صورت میں اس خاتون کی عدت طلاق کے بعد تیسری مرتبہ حیض شروع ہونے کے محفوظ وقت سے دس دن دس رات (یعنی ۲۴۰ گھنٹے) پورے ہونے پر پوری ہوگی۔

www.idaraghufran.org

نفاس کی عادت بھولنے والی کے احکام

جس خاتون کو اپنے پچھلے نفاس کی مدت یاد نہ ہو اس کو نفاس کی عادت بھولنے والی کہا جاتا ہے ایسی عورت کے حق میں نمازوں کی ادائیگی اور قضا کرنے کا حکم مختلف صورتوں میں مختلف ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پہلی صورت: ایسی خاتون کو اگر اس مرتبہ نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹے) یا اس سے کم آیا ہے تو یہ سارا خون نفاس کہلائے گا اس لئے کہ نفاس کے خون کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس رات ہے اور اس مدت تک آنے والا تمام خون بہرصورت نفاس کہلاتا ہے خواہ پچھلی عادت سے کم آیا ہو یا اس کے برابر آیا ہو یا اس سے زیادہ آیا ہو۔

دوسری صورت: ایسی خاتون کو اگر اس مرتبہ نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات سے زیادہ ہو جائے (خواہ حقیقتاً زیادہ ہو جائے یا حکماً) تو اس پر لازم ہے کہ اپنے پچھلے نفاس کے بارے میں خوب سوچ بچار کرے پھر جتنے دن کا غالب گمان ہو جائے اتنے دن ہی اس خاتون کے حق میں نفاس کی عادت شمار ہوگی اس لئے اس مرتبہ بھی اتنی مدت تک یہ خاتون اپنے آپ کو نفاس والی سمجھے اور اس کے بعد غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دے۔

تیسری صورت: اگر اس طرح کی خاتون خوب سوچ بچار کرنے سے بھی گذشتہ نفاس کی مدت غالب گمان کے درجہ میں طے نہ کر سکے بلکہ اسے بالکل ہی یاد نہ آ رہا ہو کہ پچھلا نفاس کتنی مدت تھا تو ایسی صورت میں اس پر چالیس دن چالیس رات کی نمازیں قضاء کرنا ضروری ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پچھلا نفاس ایک لمحہ آیا ہو اور ایسی صورت میں یہ نفاس بھی ایک لمحہ ہی ہوگا۔ اور عبادات میں احتیاط پر عمل کرنا ضروری ہے اس لئے اس صورت میں چالیس دنوں کی نماز قضاء کرنے میں ہی احتیاط ہے۔

نفاس کی عادت بھولنے والی کے حق میں رمضان کے روزے ادا و قضا کرنیکی تفصیل

پہلی صورت: ایسی خاتون کے ہاں اگر بچے کی ولادت رمضان کی پہلی رات کو ہوئی اور رمضان کا

www.idaraghufran.org

مہینہ تیس (۳۰) دن کا تھا اورنفاس کا خون چالیس دن چالیس رات سے بڑھ گیا اور اسے پچھلے نفاس کی مدت بھی یاد نہیں اور سوچ بچار کرنے سے بھی گذشتہ نفاس کی مدت غالب گمان کے درجے میں یاد نہیں آرہی نیز اس خاتون کو اپنے گذشتہ حیض کی عادت بھی یاد نہیں البتہ یہ یاد ہے کہ حیض رات کے وقت شروع ہوتا تھا تو ایسی خاتون کو رمضان کے پورے روزے رکھنے کے بعد انچاس (۴۹) روزے قضاء کرنے ہوں گے بشرطیکہ قضاء روزے ۲ شوال سے رکھنا شروع کرے۔

جب نفاس کی عادت معلوم نہیں تو ہوسکتا ہے کہ نفاس ایک لمحہ ہو اس لئے اس امکان کے پیش نظر کہ شاید ایک لمحہ نفاس کا خون آکر بند ہو گیا ہو یہ خاتون پورے رمضان کے روزے رکھے گی اور چونکہ یہ بھی امکان ہے کہ شاید رمضان کا پورا مہینہ نفاس کا خون جاری رہا ہو اس لئے یہ خاتون رمضان کے بعد رمضان کے تمام دنوں کی قضاء بھی کرے گی اس لئے کہ عبادات میں احتیاط لازم ہے۔

اور رمضان کا مہینہ چونکہ ہم نے ۳۰ دنوں کا فرض کیا ہے اس لئے ۳۰ روزوں کی قضاء کرنی ہوگی اب اگر قضاء رمضان سے متصل رکھے تو ہوسکتا ہے کہ نفاس دس شوال تک ہو (کیونکہ نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہے اور احتیاطاً نفاس کی اکثر مدت ہی فرض کی جائے گی) لہٰذا دس شوال تک روزے ناپاکی میں ہونے کا امکان ہے۔

پھر پندرہ دن پاکی کا امکان ہے (کیونکہ نفاس اور حیض کے درمیان کم از کم پندرہ دن پاکی ہوتی ہے) پھر دس دن حیض ہونے کا امکان ہے کیونکہ حیض کی اکثر مدت دس دن ہے اور احتیاطا حیض کی اکثر مدت ہی فرض کی جائیگی پھر دوبارہ پندرہ دن پاکی کے فرض کئے جائیں گے اور چونکہ یکم شوال عید کا دن ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنا منع ہے۔ لہٰذا اگر ۲ شوال سے یہ عورت قضاء روزے رکھنے شروع کرے تو کل انچاس (۴۹) روزے رکھنے کی صورت میں تیس (۳۰) روزے یقیناً پاکی میں ہوں گے۔ یعنی ۹ دن نفاس + ۱۵ دن طہر + ۱۰ دن حیض + ۱۵ دن طہر = ۴۹ دن

دوسری صورت: ایسی خاتون کے ہاں اگر بچے کی ولادت رمضان کی پہلی تاریخ کو دن کے وقت ہوئی اور رمضان کا مہینہ تیس (۳۰) دن کا تھا اور نفاس کا خون چالیس دن چالیس رات سے بڑھ گیا اور اسے پچھلے نفاس کی مدت بھی یاد نہیں اور سوچ بچار کرنے سے بھی گذشتہ نفاس کی مدت

www.idaraghufran.org

غالب گمان کے درجے میں یاد نہیں آرہی نیز اس خاتون کو اپنے گذشتہ حیض کی عادت بھی یاد نہیں اور یہ بھی یاد نہیں کہ حیض رات کے وقت شروع ہوتا تھا یا دن کے وقت یا یہ یاد ہے کہ حیض دن کے وقت شروع ہوتا تھا تو ان دونوں صورتوں میں ایسی خاتون کو رمضان کے پورے روزے رکھنے کے بعد باسٹھ (۶۲) روزے بطور قضا رکھنے ہوں گے بشرطیکہ قضاء روزے ۲ شوال سے رکھنا شروع کرے۔

کیونکہ جب نفاس کی عادت معلوم نہیں تو ہوسکتا ہے کہ نفاس ایک لمحہ ہو اس لئے اس امکان کے پیش نظر کہ شاید ایک لمحہ نفاس کا خون آکر بند ہوگیا ہو یہ خاتون پورے رمضان کے روزے رکھے گی اور چونکہ یہ بھی امکان ہے کہ شاید رمضان کا پورا مہینہ نفاس کا خون جاری رہا ہو اس لئے یہ خاتون رمضان کے بعد رمضان کے تمام دنوں کی قضاء بھی کرے گی اس لئے کہ عبادات میں احتیاط لازم ہے۔

اور رمضان کا مہینہ چونکہ ہم نے ۳۰ دنوں کا فرض کیا ہے اس لئے ۳۰ روزوں کی قضاء کرنی ہوگی اب اگر قضاء رمضان سے متصل (یعنی ۲ شوال سے) رکھنا شروع کرے تو چونکہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت ۱۰ شوال تک پوری ہوگی (کیونکہ نفاس کی اکثر مدت چالیس دن ہے اور احتیاطاً نفاس کی اکثر مدت ہی فرض کی جائے گی) لہٰذا ۱۱ شوال تک کے روزے ناپاکی میں ہونے کا امکان ہے۔ پھر پندرہ دن پاکی کا امکان ہے (کیونکہ نفاس اور حیض کے درمیان کم از کم پندرہ دن پاکی ہوتی ہے) لیکن چونکہ اس خاتون کے حق میں دن کے وقت حیض کا شروع ہونا فرض کرنے میں احتیاط ہے اس لئے پندرہ دن کی پاکی میں چودہ (۱۴) روزے ادا ہوں گے پھر دس دن حیض ہونے کا امکان ہے کیونکہ حیض کی اکثر مدت دس دن ہے اور احتیاطاً حیض کی اکثر مدت ہی فرض کی جائیگی لیکن یہاں بھی دن کے وقت حیض کا شروع ہونا فرض کرنے کی وجہ سے گیارہ (۱۱) دن کے روزے درست نہیں ہوں گے پھر دوبارہ پندرہ دن پاکی کے فرض کئے جائیں گے جن میں چودہ (۱۴) روزے ادا ہو جائیں گے اس کے بعد پھر دس دن حیض کا امکان ہے جس کی وجہ سے گیارہ (۱۱) دن کے روزے درست نہیں ہوں گے اسکے بعد پھر طہر شروع ہوگا جس میں بقیہ دو (۲) روزے رکھنے ہوں

www.idaraghufran.org

گے اور چونکہ یکم شوال عید کا دن ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنا منع ہے۔ لہٰذا اگر ۲ شوال سے یہ عورت قضاء روزے رکھنے شروع کرے تو (علاوہ رمضان کے ادا روزوں کے) کل باسٹھ (۶۲) روزے رکھنے کی صورت میں تیس (۳۰) روزے یقیناً پاکی میں ہوں گے۔

اسی طرح اگر کوئی عورت ان صورتوں میں قضا روزے وقفہ سے رکھنا چاہے، یا اگر رمضان کا مہینہ انتیس (۲۹) دن کا ہو یا کسی عورت کو اپنے حیض کے دنوں کی تعداد (گنتی) یاد ہو وقت یاد نہ ہو اسی طرح اور صورتوں کے احکام گذشتہ بیان کردہ تفصیل میں غور کر کے سمجھے جاسکتے ہیں۔

اگر کسی خاتون کو ایسی نوعیت پیش آئے تو اپنی سمجھ پر اعتماد کرتے ہوئے عمل شروع نہ کردے بلکہ کسی ماہر مفتی سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کرے۔ [1]

---

[1] (وان اضلت عادتها فى النفاس فان لم يجاوز الدم اربعين فظاهر) اى كله نفاس كيف كانت عادته وتترك الصلاة والصوم لما عرفت فى الفصل الثانى فلا تقضى شيئا من الصلاة بعد الاربعين(فان جاوز) الاربعين(تحرى) بفتح اوله اصله تتحرى(فان لم يغلب ظنها على شئى) من الاربعين انه كان عادة لها(قضت صلاة الاربعين) لجواز ان نفاسها كان ساعة تاترخانية ولانها لم تعلم كم عادتها حتى ترد اليها عند المجاوزة على الاكثر(فان قضتها فى حال استمرار الدم تعيد بعد عشرة ايام) لاحتمال حصول القضاء اول مرة فى حالة الحيض والاحتياط فى العبادات واجب تاترخانية

☆تنبيه☆ لم ارمن ذكر حكم صومها اذا اضلت عادتها فى النفاس والحيض معا و تخريجه على مامر انها اذا ولدت اول ليلة من رمضان وكان كاملا وعلمت ان حيضها يكون بالليل ايضا تصوم رمضان لاحتمال ان نفاسها ساعة ثم اذا قضت موصولا تقضى تسعة واربعين لانها تفطر يوم العيد ثم تصوم تسعة يحتمل انها تمام نفاسها فلا تجزيها ثم خمسة عشر هى طهر فتجزى ثم عشرة تحتمل الحيض فلا تجزى ثم خمسة عشر هى طهر فتجزى والجملة تسعة واربعون صح منها ثلاثون ولو ولدت نهارا وعلمت ان حيضها بالنهار اولم تعلم تقضى اثنين وستين لانها تفطر يوم العيد ثم تصوم عشرة لا تجزى لاحتمال انها آخر نفاسها ثم تصوم خمسة وعشرين يجزيها منها اربعة عشر ولا تجزى احد عشر ثم تصوم خمسة وعشرين كذلك فقد صح لها فى طهرين ثمانية وعشرون ثم تصوم يومين تمام الثلاثين والجملة اثنان وستون وعلى هذا يستخرج حكم ما اذا قضته مفصولا وما اذا كان الشهر ناقصا وما اذا علمت عدد ايام حيضها فقط وغير ذلك عند التأمل وضبط ما مر من القواعد والفروع والله تعالىٰ الموفق(رسائل ابن عابدين ج ۱ ص ۱۰۸)

Idara Ghufran
www.idaraghufran.org

خاتمہ

استحاضہ کے احکام اور چند متفرق مسائل کا بیان

چونکہ استحاضہ کے خون کی وجہ سے نماز پڑھنا کسی خاتون سے معاف نہیں ہوتا، اور خون آتے رہنے کی وجہ سے وضو بھی برقرار نہیں رہتا، جس کی وجہ سے ایسی حالت میں مبتلا خاتون کو نماز وغیرہ پڑھنے میں پریشانی ہوتی ہے، اس لئے خاتمہ میں ایسی حالت کے خاص احکام اور چند دیگر متفرق مسائل ذکر کئے جارہے ہیں۔

استحاضہ کی بیماری میں خون مسلسل جاری رہنے کی حالت میں نماز کا حکم

استحاضہ کی بیماری میں خون مسلسل جاری رہنے کی وجہ سے طہارت کا مسئلہ رہتا ہے۔ چونکہ اس کا حکم معذور کے حکم جیسا ہے لہٰذا معذور کے احکام درج کئے جاتے ہیں یہی احکام استحاضہ کے بھی ہوں گے۔

معذور کی تعریف

اگر کسی شخص کو مثلاً ریح خارج ہوتے رہنے یا پیشاب کے قطرے آتے رہنے یا کسی زخم وغیرہ سے خون، پیپ جاری رہنے یا کسی کو نکسیر جاری رہنے یا کسی خاتون کو استحاضہ کا خون جاری رہنے کا عذر ہے (جو اس کے اختیار میں نہیں ہے) تو اگر اُس پر کم از کم کسی بھی ایک نماز کا وقت شروع ہونے سے لیکر ختم ہونے تک مکمل اور پورا وقت (مثلاً ظہر کے ابتدائی وقت سے عصر کے ابتدائی وقت تک، یا عصر کے ابتدائی وقت سے مغرب کے ابتدائی وقت تک، یا مغرب کے ابتدائی وقت سے عشاء کے ابتدائی وقت تک، یا عشاء کے ابتدائی وقت سے فجر کے ابتدائی وقت تک) اس حالت میں گزر جائے کہ اُس کو وضو کے فرائض ادا کر کے اُس وقت کی نماز کے فرائض وواجبات ادا کرنے کا وقت نہ ملے بلکہ اس سے کم وقفہ ملے یا مسلسل وہ عذر جاری رہے، تو ایسا شخص شرعاً معذور کہلاتا ہے۔

معذور کا حکم

ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد تازہ وضو کرلیا کرے اور اس کے لئے اگلی نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے تک اس وضو سے فرض، ادا، قضا اور سنت ونفل سب

www.idaraghufran.org

نمازیں پڑھنا جائز ہے۔اوراس کا اُس عذر کی وجہ سے ایک نماز کے وقت کے اندر وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ اگراس عذر کے علاوہ (جس کی وجہ سے وہ معذور بنا ہے) کوئی اور وضو توڑنے والی چیز پائی جائے تو اُس کا وضوٹوٹ جائے گا۔

ایک مرتبہ معذور بننے کے بعد جب تک ایک نماز کا وقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک مکمل وقت میں ایک مرتبہ بھی یہ عذر پایا جا تا رہے گا، وہ شخص شرعاً معذور رہے گا، اور جب کسی ایک نماز کا پوراوقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک اس حال میں گزر جائے کہ اُس کو اُس پورے وقت میں ایک مرتبہ بھی وہ عذر پیش نہیں آیا تو وہ شخص معذور ہونے کے حکم سے نکل جائے گا، اور اُس کے بعد دوبارہ معذور کا حکم حاصل کرنے کے لیے پہلے بیان کردہ تفصیل کے مطابق اُس عذر کا پایا جانا ضروری ہوگا (ماخوذ از ''کرسی پر اور مریض کی نماز کے احکام'' مؤلفہ حضرت مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم ص ۱۴۰ وص ۱۴۱ بتغیر) [1]

---

[1] (ثم ان الحدث ان استوعب)ولو حكما(وقت صلاة)مفروضة (بان لم يوجد فيه زمان خال عنه يسع الوضوء والصلاة يسمى عذرا وصاحبه)يسمى(معذوراو)يسمى ايضا(صاحب العذر)هكذا ذكر في الكافى ونقل الزيلعى عن عدة كتب شرط استيعاب الوقت كله ثم قال هو اظهر قال مولانا خسرو اراد به الرد على الكافى بان كلامه مخالف لتلك الكتب اقول لا مخالفة بينهما ثم ذكروجهه والحق ماقاله فى الكافى اذالعلم بحقيقة الاستيعاب متعسر بل متعذر خصوصا للمستحاضة فانها تتخذالكرسف فكيف يتيسر معرفة استيعاب خروج الدم مص قلت جعل فى الفتح كلام الكافى تفسيرالما قاله فى عامة الكتب وهو مآل كلام ملا خسرو فتدبر (وحكمه ان لا ينتقض وضوؤه) الناشئى (من ذلک الحدث بتجدده) متعلق بينتقض وسيأتى فى كلامه محترز القيدين(الا عند خروج وقت مكتوبة) فلو توضأ لصلاة العيد يجوز له ان يؤدى به الظهر فى الصحيح كذا فى الزيلعى وهذا عند أبى حنيفة ومحمد وعند ابى يوسف بدخول الوقت وخروجه مص قلت وافاد بقوله عند خروج الخ ان الناقض ليس نفس الخروج بل الحدث السابق المتجدد بعد الوضوء او معه وانما خروج الوقت شرط(فيصلى به فى الوقت) بشروط تعلم مما سيأتى وهى ان يكون وضوؤه من حدثه الذى صار به معذورا ولم يعرض عليه حدث آخر وكان وضوؤه فى الوقت لاقبله وكان لحاجة فحينئذ يبقى وضوؤه فى الوقت وان قارن الوضوء السيلان او سال بعده فيصلى به فى الوقت (ماشاء من الفرائض) الوقتية والفائتة (والنوافل) والواجبات بالاولى (ولا يجوز له ان يمسح خفه الا فى الوقت هذا اذا كان الدم سائلا عند اللبس اوالطهارة واما اذا كان منقطعا عندهما معا يمسح تمام المدة كا لصحيح ....(ثم فى البقاء) اى بعد ماثبت كونه معذورا باستيعاب عذره الوقت (لا يشترط الاستيعاب) ثانيا(بل يكفى وجوده) اى ذلک الحدث (فى كل وقت مرة ولو لم يوجد فى وقت تام) بان استوعبه الانقطاع حقيقة (سقط العذر من اول الانقطاع)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

تنبیہ:......بعض خواتین کو بیماری کی وجہ سے فرج (یعنی شرمگاہ) سے پانی کی طرح رطوبت آتی ہے، جسے سیلان الرحم اورطبی اصطلاح میں لیکوریا کہا جاتا ہے، چونکہ یہ رطوبت ناپاک ہوتی ہے، اس لئے اس اگرکسی خاتون کو یہ رطوبت مسلسل جاری ہو، تو اسے وہی تفصیل ملحوظ رکھنی چاہئے، جو پیچھے استحاضہ کے مسلسل جاری ہونے سے متعلق تحریر کی گئی ہے۔

ایسی مریضہ اگر استنجا کرنے کے بعد اپنی فرجِ داخل (یعنی شرمگاہ کے گول سوراخ) میں روئی رکھ لے، جس کی وجہ سے یہ رطوبت فرجِ خارج (یعنی شرمگاہ کے بیرونی حصے) میں خارج نہ ہو، تو جب تک یہ رطوبت بیرونی حصہ پر ظاہر نہیں ہوگی، اس وقت تک اس کا وضو برقرار رہے گا۔

اگراس طرح کی رطوبت سرخ، سیاہ، زرد، سبز، گدلے یا مٹیالے رنگ کی ہو، تو چونکہ یہ سارے رنگ حیض کے ہیں۔

لہٰذا مدتِ حیض میں ایسی رطوبت نظر آنے کی صورت میں گزشتہ بیان کردہ قواعد کے مطابق حیض یا استحاضہ کہلائے گی۔

یادرہے کہ رطوبت کے تر ہونے کی حالت میں اس کا جو رنگ ہوگا، اسی کا اعتبار ہوگا، اگر خشک ہوکر تبدیل ہوجائے، تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

والحاصل ان شرط ثبوت العذر استيعابه للوقت ولو حكما وشرط بقائه وجوده فى كل وقت ولو مرة وشرط زواله تحقق الانقطاع التام فى جميع الوقت (حتى لو انقطع) بعد الوقت(فى اثناء الوضوء او الصلاة ودام الانقطاع الى آخر الوقت الثانى يعيد تلك الصلاة لوجود الانقطاع التام (وان عاد قبل خروج الوقت الثانى لا يعيد) لعدم الانقطاع التام لان الانقطاع لم يستوعب الوقت الاول ولا الثانى وقيد بكونه فى اثناء الوضوء اوالصلاة لانه لو انقطع بعد الفراغ من الصلاة او بعد القعود قدر التشهد لايعيد لزوال العذر بعد الفراغ كالمتيمم اذا رأى الماء بعد الفراغ من الصلاة بحر عن السراج لكن قوله او بعد القعود من المسائل الاثنى عشرية وفيها الخلاف المشهور (ولو عرض) الحدث ابتداء (بعد دخول وقت فرض انتظر الى آخره) رجاء الانقطاع وعبارة التاترخانية ينبغى له ان ينتظر الخ(فان لم ينقطع يتوضأ ويصلى ثم ان انقطع فى اثناء الوقت الثانى يعيد تلك الصلاة) لانه لم يوجد استيعاب وقت تام فلم يكن معذورا وقد صلى بالحدث فلا يجوز (وان استوعب) الحدث (الوقت الثانى لا يعيد لثبوت العذر حينئذ من ابتدا العروض) والحاصل ان الثبوت والسقوط كلاهما يعتبر ان من اول الاستمرار اذا وجد الاستيعاب(رسائل ابن عابدين ج ا ص ۱۱۵ تا ۱۱۷)

لہٰذا اگر رطوبت نکلتے وقت سفید تھی، لیکن سوکھ کر زرد ہوگئی، تو وہ سفید ہی سمجھی جائے گی، اور وہ حیض شمار نہ ہوگی، اگرچہ مدتِ حیض میں ہو۔

اور اگر رطوبت خارج ہوتے وقت زردی تھی، لیکن سوکھ کر سفید ہوگئی، تو وہ زرد ہی سمجھی جائے گی۔

پس اگر مدتِ حیض میں ہوئی، تو حیض ہوگی، ورنہ استحاضہ۔

آئسہ کسے کہتے ہیں؟

جس خاتون کو حیض کا خون نہ آتا ہو اسے آئسہ کہا جاتا ہے۔

آئسہ کی قسمیں

آئسہ خواتین بنیادی طور پر دو طرح کی ہوسکتی ہیں۔

ایک وہ جس کو شروع ہی سے حیض بالکل نہ آیا ہو ایسی عورت تیس سال کی عمر ہوجانے پر آئسہ شمار ہوگی، دوسری وہ جس کو کچھ عمر تک حیض آنے کے بعد بالکل بند ہوگیا یا بہت مدت کے بعد آتا ہے تو یہ پچپن سال کی عمر ہوجانے پر آئسہ ہوگی۔ [1]

گدّی کسے کہتے ہیں؟

فرج (یعنی شرمگاہ) کے منہ پر جو روئی یا کپڑا وغیرہ اس مقصد کے لئے رکھا جاتا ہے کہ کپڑے ناپاک نہ ہوں اس کو اردو میں گدّی اور عربی میں کرسف کہتے ہیں۔

گدی سے متعلق چند مسائل

مسئلہ: ......حیض کے دنوں میں گدی رکھنا کنواری لڑکی (یعنی جس کا پردۂ بکارت زائل نہ ہوا ہو خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ) کے لئے مستحب ہے اور غیر کنواری (یعنی جس کا پردۂ بکارت زائل ہوچکا ہو خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ) کے لئے حیض کے دنوں میں سنت اور طہر (پاکی) کے

---

[1] (و) الایاس (سنة) للرومية وغيرها (خمس وخمسون) عند الجمهور، وعليه الفتوى ....وفى البحر عن الجامع :صغيرة بلغت ثلاثين سنةولم تحض حكم بإياسها.(الدرالمختار)

وذكر فى الجامع الصغير اذا بلغت ثلاثين سنة ولم تحض حكم باياسها (البحرالرائق، كتاب الطلاق، باب العدة)

www.idaraghufran.org

دنوں میں مستحب ہے۔ [1]

مسئلہ:......فرج (یعنی شرمگاہ) کے منہ پر رکھی جانے والی روئی وغیرہ سب کی سب فرج داخل میں رکھنا مکروہ ہے۔ [2]

مسئلہ:......اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں رات کے وقت گدی رکھی اور صبح کے وقت اس نے اس گدی کو سفید پایا تو جس وقت گدی رکھی ہے اسی وقت سے پاک شمار ہوگی۔ لہٰذا اس کے ذمہ اس رات کی عشاء کی نماز قضاء پڑھنا ضروری ہے۔ اور اگر کسی عورت نے پاکی کی حالت میں رات کے وقت گدی رکھی اور صبح اس پر خون دیکھا تو جس وقت اس نے خون دیکھا اسی وقت سے وہ حیض والی شمار ہوگی، لہٰذا اگر عشاء کی نماز نہیں پڑھی، تو بعد میں قضا پڑھے۔ [3]

مسئلہ:......اگر کوئی عورت خون کے ظاہر ہونے سے پہلے روئی یا کوئی ایسی چیز رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلے تو جب تک خون سوراخ کے اندر رہے گا، اور باہر والی گدی یا روئی پر اس کا دھبہ ظاہر نہ ہوگا اس وقت تک حیض شروع ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ البتہ جب خون کا دھبہ روئی وغیرہ پر ظاہر ہوجائے گا تو حیض کے شروع ہونے کا حکم بھی لگ جائے گا۔ مثال کے طور پر عصر کی نماز سے گھنٹہ پہلے کسی عورت نے گدی رکھی عشاء کے وقت خون کا دھبہ ظاہر ہوا تو اب عشاء کے وقت سے اس پر حائضہ ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور عشاء کی نماز اس کو معاف ہوگی، لیکن اگر عصر اور

---

[1] (واما الکرسف)بضم الکاف والسین المھملة بینھما راء ساکنة القطن وفی اصطلاح الفقھاء ما یوضع علی فم الفرج(فسنة) ای استحب وضعه کما فی الفتح و شرح الوقایة (للبکر) ای من لم تزل عذرتھا(عند الحیض فقط) ای دون حالة الطھر(وللثیب) من زالت بکارتھا (مطلقا) لانھا لا تأمن عن خروج شئی منھا فتحتاط فی ذلک خصوصا فی حالة الصلاة بخلاف البکر کما فی المحیط ونقل فی البحر ما ذکره المص عن شرح الوقایة ثم قال وفی غیره انه سنة للثیب حالة الحیض مستحب حالة الطھر ولو صلتا بغیر کرسف جاز انتھی (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۴)

[2] (ویکره وضعه)ای وضع جمیعه (فی الفرج الداخل) لانه یشبه النکاح بیدھا محیط (رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۸۴)

[3] (ولو وضعت الکرسف فی اللیل وھی حائضة او نفساء فنظرت فی الصباح فرأت علیه البیاض) الخالص (حکم بطھارتھا من حین وضعت) للتیقن بطھارتھا وقته محیط(فعلیھا قضاء العشاء)لخروج وقته وھی طاھرة (ولو)وضعته لیلا وکانت (طاھرة فرأت علیه الدم) فی الصباح (فحیض من حین رأت)علی القیاس فی اسناد الحوادث الی اقرب الاوقات وفی الفتح فتقضی العشاء ایضاان لم تکن صلتھا قبل الوضع انزالا لھا طاھرة فی الصورة الاولی من حین وضعته وحائضا فی الثانیة حین رفعته اخذ ابالاحتیاط فیھما انتھی فتأمل(رسائل ابن عابدین الفصل الاول ج ۱ ص ۸۵)

www.idaraghufran.org

مغرب کی نماز ادا نہ کی ہوگی تو ان دونوں نمازوں کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہوگی۔ اگر قضاء نہیں کرے گی تو نماز چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔ ؎۱

چند متفرق مسائل

مسئلہ:...... اگر کسی خاتون کو درد وغیرہ کسی علامت کی وجہ سے حیض آنے کا احساس ہو گیا لیکن ابھی تک خون شرمگاہ کے بیرونی حصے پر ظاہر نہیں ہوا تو ایسی حالت میں اس خاتون کا محض درد یا کسی علامت کی وجہ سے اپنے آپ کو حائضہ قرار دے کر نماز وغیرہ کا چھوڑ دینا جائز نہیں۔ اور اگر اس دوران اس کی کوئی نماز قضا ہو گئی تو وہ معاف نہ ہوگی بلکہ اس کی قضا ضروری ہوگی۔

مسئلہ:...... اگر کوئی عورت حیض کا خون ظاہر ہونے سے پہلے اپنی شرمگاہ میں روئی رکھ لے جس سے خون باہر نہ نکلے تو جب تک خون سوراخ کے اندر رہے گا اور گول سوراخ سے باہر والے روئی کے حصہ پر خون کا دھبہ ظاہر نہ ہوگا اس وقت تک حیض کے شروع ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ اور جب خون شرمگاہ کی بیرونی کھال تک سرایت کر کے پہنچ جائے گا خواہ روئی میں جذب ہو کر ظاہر ہو یا روئی نکالنے سے ظاہر ہو اس وقت حیض شروع ہونے کا حکم لگے گا۔

مثال: کسی عورت نے عصر کی نماز سے کچھ پہلے اپنی شرمگاہ میں روئی رکھی اور عشاء کے وقت روئی کے بیرونی حصے پر خون کا دھبہ ظاہر ہوا تو اب عشاء کے وقت سے اس پر حائضہ ہونے کا حکم لگے گا۔ اور عشاء کی نماز اس کو معاف ہوگی (جبکہ دوسری شرائط پائے جانے کی وجہ سے اس خون کا حیض ہونا ثابت ہو جائے) لیکن اگر اس خاتون نے عصر اور مغرب کی نماز ادا نہیں کی تو ان دونوں نمازوں کی قضاء اس کے ذمہ لازم ہوگی۔ ؎۲

؎۱ (ومنها) خروج الدم الى الفرج الخارج ولو بسقوط الكرسف فما دام بعض الكرسف حائلا بين الدم والفرج الخارج لا يكون حيضا هكذا في المحيط ☆ طاهرة رأت على الكرسف اثر الدم يحكم بحيضها من حين الرفع ☆ والحائض اذا لم تجد عليه أثر الدم حكم بالانقطاع من حين الوضع هكذا في شرح الوقاية (فتاوىٰ هنديه ج ۱ ص ۳۶)

؎۲ ومنها (اى من الامور التى يتوقف عليها كون الدم حيضا) خروج الدم الى الفرج الخارج ولو بسقوط الكرسف فما دام بعض الكرسف حائلا بين الدم والفرج الخارج لا يكون حيضا فى ظاهر المذهب) (هنديه ج ۱ ص ۳۶)

www.idaraghufran.org

مانع حیض تدابیر وادویات استعمال کرنے کا شرعی حکم

کسی عورت کا ایسی دوا استعمال کرنا کہ جس سے حیض کا خون آنا بند ہوجائے یا مؤخر ہوجائے اس کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ ایسی دوا استعمال کرنا اس وقت جائز ہے جبکہ یہ کسی ناپاک چیز سے بنی ہوئی نہ ہو اور صحت کے لئے بھی نقصان دہ نہ ہو۔

اگر ان ادویات سے مکمل طور پر خون بند ہوگیا تو جب تک خون نہیں آئیگا اس وقت تک اس عورت کو پاکی کی حالت کے احکام (مثلاً نماز، روزہ وغیرہ) کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

اور اگر ان ادویات سے خون مکمل طور پر بند نہیں ہوا البتہ کم ہوگیا مثلاً ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سُرخی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس عورت کو ان دنوں میں جو قاعدے کی رو سے اس کے حق میں حیض کے دن بنتے ہیں حیض کی حالت کے احکام کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے پورے ایک دو ماہ تک تھوڑا تھوڑا خون آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھ کر مہینہ دو مہینہ نہ نماز پڑھتی ہیں نہ روزہ رکھتی ہیں اور طواف کے لئے پریشان رہتی ہیں تو یہ ان عورتوں کی لاعلمی ہے اس لئے کہ اس سارے خون کو شرعاً حیض قرار دینا ممکن نہیں بلکہ اس میں استحاضہ کا خون بھی شامل ہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ قاعدے کی رو سے اس عورت کے حق میں جو دن حیض کے بنتے ہیں ان دنوں میں اس عورت کو حیض کے احکام کا لحاظ رکھنا ہوگا اور باقی دنوں میں پاکی (یعنی طہر) کے احکام کا لحاظ رکھنا ہوگا لہٰذا صرف حیض کے دنوں میں نماز، روزہ اور طواف وغیرہ کا چھوڑنا ضروری ہے باقی دنوں میں باوجود خون آنے کے پاکی کی حالت کے احکام مثلاً نماز، روزہ اور طواف وغیرہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔اس لئے کہ یہ خون استحاضہ کا خون ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم

محمد یونس

۱۷/ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ 28 / اگست/ 2010ء بروز ہفتہ

ادارہ غفران، راولپنڈی

Idara Ghufran